رہنمائے حج

نظر ثانی

محمد خلیق، ڈپٹی ڈائریکٹر (شعبہ تحقیق و مراجع)، جمیل الرحمن، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (حج آئی ٹی سیل)،
اعجاز احمد میمن، سیکشن آفیسر (کمیٹی سیکریٹری)

وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

حکومت پاکستان، اسلام آباد

Website: www.mora.gov.pk , www.hajjinfo.org
Facebook: /mora.official , Twitter: /MORAisbofficial
Instagram: /morifh.official , Youtube: /mediacellmora

حصہ اول

حج کے ضروری انتظامی امور

وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

پیغام

حج اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے، ہر مسلمان کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ حج ادا کرے، خانہ کعبہ کی زیارت کرے اور حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر درودوسلام پیش کرے۔ ہم اپنی خوش نصیبی پر ناز کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے گھر کی حاضری اور اپنے محبوب ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کا موقع فراہم کیا۔اس مقدس سفر پر روانگی کے لیے ہمارے جذبات کی جو کیفیت ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے لئے یہ سفر آسان فرمائے (آمین)

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی ہے کہ میں اللہ عزوجل کے مہمانوں کی خدمت میں اپنا حصہ ادا کر سکوں اور عازمینِ حج کے سفر میں آسانیاں پیدا کرنے میں حتی المقدور کوشش کر سکوں۔ میری کوشش ہو گی کہ اس سال پاکستان سے حج کے لیے جانے والوں کو نہ صرف پاکستان بلکہ سعودی عرب میں بھی بہبود کی بہتر سہولیات مہیا کی جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اور میرے رفقاء کار انشاء اللہ آپ کو بہتر سے بہتر سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کوشاں رہیں گے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہماری اور آپ کی کوششیں بار آور ثابت ہوں اور عازمین حج آسانی کے ساتھ حج ادا کر کے وطن واپس لوٹیں۔ حج کے دوران جہاں آپ اپنے لئے، اپنے پیاروں کے لئے اور اپنے وطن اور عالمِ اسلام کی سربلندی کے لئے دعا کریں، وہاں مجھ ناچیز اور میرے رفقائے کار کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

وفاقی وزیر وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

پیغام

وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی ہر سال عازمینِ حج کی راہنمائی کے لئے لٹریچر شائع کرتی ہے۔ زیرِ نظر کتاب کو مرتب کرتے وقت کوشش کی گئی ہے کہ عازمینِ حج کو مناسک حج اور دیگر متعلقہ انتظامی امور کے بارے میں جامع انداز میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں تاکہ وہ اس کی مدد سے مناسک حج آسانی سے ادا کر سکیں۔

میں اس سلسلہ میں ان تمام علمائے کرام اور وزارت کے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے یہ کتاب مرتب کرنے میں مدد کی۔ وزارت ہذا کی کوششوں کے باوجود اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہو گی جس کے لئے وزارت امید کرتی ہے کہ آپ اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے ضرور دیں گے، تاکہ آنے والے حج کے موقع پر اسے مزید بہتر بنایا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین) آپ سے درخواست ہے کہ دورانِ حج اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ ساتھ وطن عزیز کی ترقی، خوشحالی اور سلامتی کے لئے بھی ضرور دُعا کریں۔

اللہ کریم ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

وفاقی سیکرٹری وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

فہرست عنوانات

حصہ اول

باب اوّل: سفر حج سے پہلے پاکستان میں تیاری 06

باب دوم: سرزمینِ سعودی عرب میں سفر کے مراحل اور قیام 39

باب سوم: مشاعر مقدسہ کا تعارف 56

باب چہارم: خیال رکھنے کی باتیں 77

باب پنجم: سفر حج کیلئے طبی سہولیات 88

باب ششم: حادثات سے بچاؤ 94

حصہ دوم: رہنمائے حج (فقہ جعفریہ)

باب اوّل: فلسفہ (احکام حج) 100

باب دوم: احکامِ حج 125

باب اوّل

سفرِ حج سے پہلے پاکستان میں تیاری

حج کی فرضیت:

حج ہر عاقل، بالغ مسلمان، مرد وعورت پر بشرطِ استطاعت زندگی میں ایک دفعہ ادا کرنا فرض ہے۔ حج کی استطاعت کا مطلب ہے کہ راستہ پر امن ہو، نیز اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ مدتِ حج کے لیے اپنے زیرِ کفالت افراد کے نان ونفقہ کا بندوبست موجود ہو۔

حج کی تربیت وتیاری:

حج ایک نہایت عظیم الشان عبادت ہے، اس لئے عازمینِ حج کے لیے اس کی تربیت نہایت ضروری ہے تاکہ حجازِ مقدس میں گذرنے والے ہر لمحے سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکے۔

مناسک حج کی تربیت کے علاوہ اس مبارک سفر کی تیاری کے دو اہم پہلو ہیں پہلا یہ کہ اپنے باطن کا تزکیہ کیا جائے اور حج جیسی مبارک عبادت کی روح کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اور اپنے رب سے سچی توبہ اور آئندہ اس کی نافرمانی سے دور رہنے کا پختہ عزم کیا جائے۔ ربِ کریم نے قرآنِ کریم میں تقویٰ کو اس سفر کے لئے بہترین زادِ راہ قرار دیا ہے۔ یہ موقع اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خوش نصیب بندوں کو عطا فرمایا جاتا ہے کہ وہ مقدس مقامات پر اپنے رب کے سامنے سچی توبہ کرتے ہیں اورحجِ مبرور کے بدلے میں نہ صرف جنت کی خوشخبری لے کر واپس آتے ہیں بلکہ گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاتے ہیں جیسے انہیں ماں نے اِسی دن جنا ہو۔ جبکہ تیاری کا دوسرا پہلو عملی یا ظاہری ہے۔ لہٰذا اپنے آپ کو ذہنی اور جسمانی طور پر مشکل سفر کیلئے تیار کیا جائے۔ اس کیلئے آپ کو یہ جاننا ہو گا کہ آپ نے حج سے پہلے، اس کے دوران اور بعد میں کیا کرنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل انتظامی امور کا خیال رکھا جائے تاکہ اس مبارک سفر میں مکمل یکسوئی کے ساتھ عبادات میں مصروف رہیں۔

حج درخواستوں کی منظوری کے بعد:

سرکاری سکیم کے تحت حج درخواستیں منظور ہونے کے بعد خوش نصیب افراد کو بذریعہ SMS اطلاع کر دی جاتی ہے۔ درخواستوں کے بارے میں معلومات وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کی ویب سائٹ www.hajjinfo.org پر بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ جس کے بعد وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کے زیر اہتمام عازمین حج کا تربیتی پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے۔ e-hajj سسٹم کے تحت فلائٹ شیڈول عموماً شوال میں جاری کیا جاتا ہے اور عازمین حج کو بلڈنگ / مکتب نمبر سے بھی مطلع کر دیا جاتا ہے۔ عموماً ماہِ ذوالقعدہ کے پہلے ہفتے سے حج پروازیں شروع ہو جاتی ہیں جو کہ 25 ذی القعدہ تک جاری رہتی ہیں۔ ملازمت پیشہ لوگ اپنی روانگی اور واپسی کے شیڈول یعنی سعودی عرب میں قیام کی مدت کے لحاظ سے اپنے ادارے سے چھٹی منظور کروالیں اور اپنے محکمہ سے این او سی (N.O.C) بھی حاصل کر لیں۔

عازمین حج کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے تحصیل اور ضلعی سطح پر تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں آپ کی شرکت لازمی ہو گی۔ ان تربیتی پروگراموں میں حجاج کی بہبود کیلئے پاکستان اور سعودی عرب میں انتظامات کے ساتھ احکام حج، عمرہ اور مدینہ منورہ کی حاضری کے مطلق ہدایات دی جاتی ہیں۔

پاک حج ایپ:

حج ۲۰۲۴ کیلئے وزارت مذہبی امور کی طرف سے پاک حج ایپ کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس ایپ کا مقصد حجاج کے لئے کئی آسانیاں پیدا کرنا ہے کئی معلومات دینا ہے وہ تمام سوالات جو حجاج کے ذہنوں میں ہوتے ہیں ان کے جوابات آپ یہ ایپ انسٹال کرنے کے بعد اپنے موبائل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کی حج تربیت کب اور کہاں ہو گی؟ ویکسینیشن کے لیے کب اور کہاں جانا ہے؟ مبارک سفر کے لئے آپ کی فلائٹ کب ہے؟ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں

آپ کی رہائش کہاں ہے؟ آپ کی واپسی کی فلائٹ کب ہے؟ آپ کا مکتب کون سا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

یہ ایپ ان تمام سوالات کے جوابات کے لئے مفید رہے گی۔ ان میں سے بہت سی معلومات وقتاً فوقتاً ایپ پر اپلوڈ کی جاتی رہیں گی۔

ذیل میں ایپ کے طریقہ استعمال کے متعلق معلومات دی گئی ہیں ان کا مطالعہ کیجئے تا کہ اس ایپ کی افادیت اور طریقہ استعمال سے متعلق آگاہی حاصل ہو سکے۔

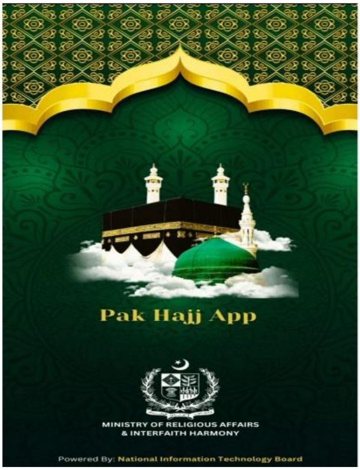

پاک حج ایپ

پاک حج ایپ

حج ایپ کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- حجاج کی ذاتی و گروپ معلومات
- حج تربیت، ویکسینیشن، روانگی و آمد کی فلائٹ اور مکتب کی معلومات
- مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رہائش

2

پاک حج ایپ (جاری)

حج ایپ کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- گمشدگی کی صورت میں رہنمائی
- شکایات کا اندراج اور ازالہ کی رہنمائی
- حج کا کتابچہ (رہنمائے حج) کی دستیابی

3

ایپ کی انسٹالیشن

پلے سٹور سے مندرجہ ذیل لنک استعمال کرتے ہوئے پاک حج ایپ انسٹال کریں:

For Android:

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.nitb.android.hajjapp&hl=en&gl=US

For IOS

https://apps.apple.com/pk/app/pak-hajj/id6473727234

انسٹال کا بٹن دبائیں

ایپ کا کھولنا

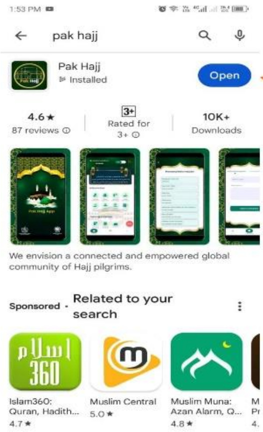

انسٹال ہونے کے بعد اوپن کے بٹن کو کلک کریں

ایپ لاگ ان

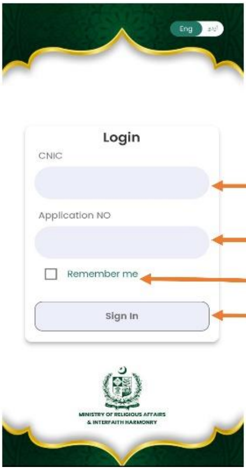

- لاگ ان اسکرین
- شناختی کارڈ نمبر
- حج درخواست نمبر درج کریں
- چیک باکس سلیکٹ کریں
- سائن ان کا بٹن دبائیں

ایپ کا مین اسکرین

- حاجی کا نام
- زبان کا انتخاب کریں
- ایپ سے باہر نکلنے کا بٹن

مختلف آئیکون (بٹن) کی معلومات

- ذاتی معلومات
- گروپ کی معلومات
- محرم کی معلومات
- مددگار کی معلومات

- اضافی سہولیات
- نامزد کی معلومات
- درخواست دہندہ کا بینک اکاؤنٹ
- درخواست کی حیثیت

مختلف آئیکون (بٹن) کی معلومات ـ (جاری)

تربیت کا شیڈول

- حاجی کیمپ کی تفصیلات
- مکمل شیڈول
- تاریخ اور وقت

ویکسینیشن کی تفصیلات

- شیڈول

مختلف آئیکون (بٹن) کی معلومات ۔(جاری)

رہائش
- مکہ مکرمہ رہائش
- مدینہ رہائش
- مکتب معلومات

دعا

مختلف آئیکون (بٹن) کی معلومات ۔(جاری)

پروازوں کا شیڈول
- روانگی
- آمد

تربیتی مواد
- تربیتی ویڈیوز
- حج کتابچہ

مختلف آئیکون (بٹن) کی معلومات ۔(جاری)

- شکایت کی قسم
- شکایت کی تفصیل

- ہوم
- شکایات
- SOS
- اعلانات
- پروفائل

سعودی ویزہ بائیو کے ذریعے بائیو میٹرک تصدیق

بائیو میٹرک ایپ انسٹال کرنے کا طریقہ

❖ سب سے پہلے گوگل پلے یا ایپ سٹور سے SAUDI VISA BIO APP انسٹال کریں۔

Saudi Visa Bio
Ministry of Foreign Affairs KSA

For Google Play Store

For App Store

❖ آپ اوپر دیے گئے QR CODE کو سکین کر کے بھی ایپ انسٹال کر سکتے ہیں۔

ایپ کو سیٹ اپ کرنے کا طریقہ

انسٹال کرنے کے بعد سعودی ویزا بائیو ایپ کھولیں اور دی گئی ہدایات کو غور سے پڑھیں

ہدایات کو پڑھنے کے بعد، اپنا اندراج شروع کرنے کے لیے اس بٹن پر کلک کریں۔

ایپ کو سیٹ اپ کرنے کا طریقہ

اس بٹن پر کلک کریں۔

ایپ کو سیٹ اپ کرنے کا طریقہ

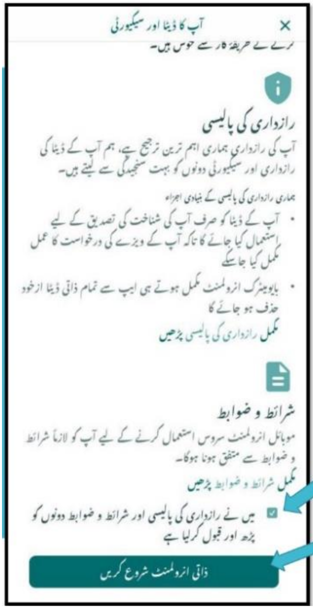

اس چیک باکس کو منتخب کریں۔

اور اس بٹن پر کلک کریں۔

ای میل کی تصدیق کرنے کا طریقہ

اپنا ای میل یہاں درج کریں۔

اور اس بٹن پر کلک کریں۔

ای میل کی تصدیق کرنے کا طریقہ

تصدیق کے لیے ای میل پر جانے کے لیے، یہاں کلک کریں۔

ای میل کی تصدیق کرنے کا طریقہ

ای میل کھولنے کے بعد، تصدیق کے لیے یہاں کلک کریں۔

ویزا کی قسم منتخب کریں

حج کا انتخاب کریں۔

اور اس بٹن پر کلک کریں۔

پاسپورٹ سکیننگ کرنے کا طریقہ

پاسپورٹ سکیننگ سے پہلے ان ہدایات کو غور سے پڑھیں

اور اس بٹن پر کلک کریں۔

پاسپورٹ سکیننگ کرنے کا طریقہ

- ❖ اپنے فون کے بیک کیمرہ کا استعمال کرتے ہوئے اپنے پاسپورٹ کے فرنٹ پیج کو اسکین کریں۔
- ❖ اس بات کو یقینی بنائیں کہ پاسپورٹ پر کوئی چمک یا سایہ نہ ہو۔
- ❖ پاسپورٹ کو سیدھا اور مستحکم رکھیں
- ❖ اچھی روشنی والی جگہ میں تصویر لیں

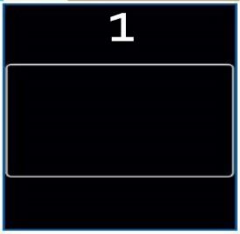

کیمرہ تیار کرنا

دستاویز کی تلاش

دستاویز پر عمل درآمد

پاسپورٹ سکیننگ کرنے کا طریقہ

اپنے پاسپورٹ کو سکین کرنے کے بعد، اپنے ڈیٹا کی تصدیق کریں۔

احتیاط سے چیک کریں کہ آپ کا پاسپورٹ نمبر، قومیت، تاریخ پیدائش اور نام وغیرہ درست ہیں۔

پاسپورٹ سکیننگ کرنے کا طریقہ

اپنے ڈیٹا کی تصدیق کے بعد، جاری رکھنے کے لیے یہاں کلک کریں۔

سفارت خانے کے انتخاب کا طریقہ

1) سفارت خانہ کو منتخب کرنے کے لیے یہاں کلک کریں۔

2) درخواست دہندگان جو اسلام آباد، لاہور، پشاور، فیصل آباد، ملتان، سیالکوٹ اور رحیم یار خان سے سفر کریں گے پاکستان / اسلام آباد کا انتخاب کریں گے۔

3) درخواست دہندگان جو کراچی، سکھر یا کوئٹہ سے سفر کریں گے پاکستان / کراچی کا انتخاب کریں گے۔

سفارت خانے کے انتخاب کا طریقہ

1) اگر آپ نے پہلے سعودی ویزا نہیں لیا ہے تو یہاں "نہیں" کو منتخب کریں۔

2) پھر جاری رکھنے کے لیے یہاں کلک کریں۔

چہرے کی سکیننگ کرنے کا طریقہ

- اپنے فون کا فرنٹ کیمرہ سے اپنے چہرے کی تصویر لیں
- یقینی بنائیں کہ آپ کا پورا چہرہ نظر آ رہا ہو
- عینک یا چہرے پر آنے والے بال ہٹا دیں
- اچھی روشنی والی جگہ میں چہرے پر براہ راست روشنی یا سائے کے بغیر تصویر لیں
- ہلکے رنگ کے سادہ پس منظر کے ساتھ تصویر لیں (سفید پس منظر)
- اپنی آنکھیں کھلی اور تاثرات معتدل رکھیں (مسکرائیں نہیں)

فنگر پرنٹ سکیننگ کرنے کا طریقہ

اپنے فون کا بیک کیمرہ استعمال کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کو پورا دکھائیں تاکہ آپ کی انگلیوں کے نشانات کو سکین کر سکیں

انگلیوں کو سکین کرنے کا صحیح طریقہ

- یقینی بنائیں کہ بیک گراؤنڈ سیاہ، سادہ اور خالی ہے (تاکہ یہ آپ کی جلد کے رنگ کے برعکس ہو)۔
- اپنے ہاتھ یا انگلی کو کیمرے کے سامنے رکھیں
- تصویر کھینچنے کے پورے عمل کے دوران اپنا ہاتھ ساکت رکھنے کی کوشش کریں

فنگر پرنٹ سکیننگ کرنے کا طریقہ

بائیں انگوٹھے کو سکین کرنے کے لیے:

• موبائل فون کو دائیں ہاتھ میں پکڑیں اور بیک کیمرہ استعمال کریں۔

• اپنے بائیں انگوٹھے کو کیمرے کے سامنے لائیں۔ ایپ خود بخود آپ کے بائیں انگوٹھے کو سکین کرے گی۔

بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو سکین کرنے کے لیے:

• موبائل فون دائیں ہاتھ میں پکڑیں اور بیک کیمرہ استعمال کریں۔

• اپنے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں کیمرے کے سامنے رکھیں، ایپ خود بخود بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیوں کو سکین کر لے گی۔

فنگر پرنٹ سکیننگ کرنے کا طریقہ

دائیں انگوٹھے کو سکین کرنے کے لیے۔

• موبائل فون بائیں ہاتھ میں پکڑیں اور بیک کیمرہ استعمال کریں۔

• دائیں انگوٹھے کو کیمرے کے سامنے لائیں۔ ایپ خود بخود دائیں انگوٹھے کو سکین کر لے گی۔

دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو سکین کرنے کے لیے:

• موبائل فون بائیں ہاتھ میں پکڑیں اور بیک کیمرہ استعمال کریں۔

• دائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں کیمرے کے سامنے لائیں۔ ایپ خود بخود دائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سکین کر لے گی۔

معذوری کی صورت میں بائیو میٹرک کرنے کا طریقہ

- اگر آپ کسی معذوری کی وجہ سے بائیو میٹرک سے مستثنیٰ ہیں تو آپ کو میڈیکل سرٹیفکیٹ (انگریزی یا عربی میں) اپ لوڈ کرنا ہوگا جو معذوری کی قسم کی وضاحت کرے گا۔
- ان معذوریوں میں انگلی کا کٹا ہونا، بڑھاپے یا کام کی وجہ سے انگلیوں کے نشانات کا مدھم ہونا، آنکھ کا نقصان وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔
- میڈیکل سرٹیفکیٹ وفاقی حکومت / صوبائی حکومت / نیم سرکاری / مسلح افواج / خود مختار اداروں کے اسپتالوں / کارپوریشنوں کے اسپتالوں کے میڈیکل آفیسر سے جاری کیا جانا چاہیے۔

ایپ میں فنگر پرنٹ سکیننگ کے مرحلے کے دوران یہاں کلک کریں۔

معذوری کی صورت میں بائیو میٹرک کرنے کا طریقہ

- ہاتھ / انگلی کے کٹ جانے اور آنکھ کے ضائع ہونے کی صورت میں اپنی تصویر فوٹو اسٹوڈیو سے حاصل کریں، اس تصویر میں واضح طور پر اس معذوری کو ظاہر کرنا چاہیے جس کی وجہ سے آپ کے چہرے / انگلیوں کو اسکین نہیں کیا جا رہا ہے۔
- اس تصویر کو میڈیکل سرٹیفکیٹ پر چسپاں کریں اور دی گئی ہدایات کے مطابق ایپ پر اپ لوڈ کریں۔
- میڈیکل سرٹیفکیٹ کے ساتھ تصویر متعلقہ بینکوں کے ذریعے وزارت کو بھیجی جانی چاہیے۔

2) یہاں استثناء کی قسم منتخب کریں۔

بائیومیٹرک کی تصدیق

بایومیٹرک مکمل ہونے کے بعد ڈیٹا کی تصدیق کرنے کے بعد submit کرلیں۔ جس کی تصدیق آپ کے دیئے گئے ای میل پے موصول ہوگی۔

تصدیقی ای میل کا پرنٹ لیں اور اپنے پاسپورٹ کے ساتھ متعلقہ بینک میں جمع کروائیں۔

کسی بھی پریشانی کی صورت میں متعلقہ بینک یا درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

رابطہ

Landline Numbers:
(+92) 51 9205696, 9216980, 9216981, 9216982,
Email Address: hajjinfo@mora.gov.pk
WhatsApp: +92519201564
Official Timing: Monday to Friday, 09:00 to 16:00 HRS

بیرون ملک مقیم عازمین حج اپنا بائیومیٹرک مکمل کرنے کے بعد سعودی ویزا بائیو ایپ سے موصول ہونے والی تصدیقی ای میل متعلقہ POD انچارجز کو اپنے پاسپورٹ کی کاپی کے ساتھ درج ذیل ای میلز پر بھیجیں:

Officer Name	Place of Departure	Email Address
Zahid Hussain Katpar	(KARACHI, QUETTA)	adhcc1@mora.gov.pk
Hafiz Majid Ali	(LAHORE, SUKKUR)	adhcc2@mora.gov.pk
Bahadur Hussain	(ISLAMABAD, RAHIM YAR KHAN)	adhcc3@mora.gov.pk
Ghulam Mustafa	(PESHAWAR, MULTAN, SIALKOT, FAISALABAD)	adhcc4@mora.gov.pk

طبی معائنہ:

کامیاب حج درخواست گذار اپنے متعلقہ بینک برانچ سے طبی معائنے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرے اور کسی سرکاری / نیم سرکاری / فوج / حکومتی خود مختار ادارے / کارپوریشن ہسپتال کے ڈاکٹر سے تصدیق کرواکر واپس بینک میں جمع کروادے۔ پرائیویٹ ڈاکٹر کا تصدیق شدہ میڈیکل سرٹیفکیٹ قابل قبول نہیں ہوگا۔ اگر کسی پیچیدہ بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر آپ کو سفر حج کے قابل قرار نہیں دیتے تو آپ اپنی صحت یابی تندرست ہونے تک حج کا ارادہ ترک کر دیں۔ اگر آپ بیماری کی حالت میں حج کے لیے جائیں گے تو اپنے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لیے پریشانی کا باعث بنیں گے۔ اگر حج کے لیے انتخاب کے بعد بیماری کی وجہ سے حج پر جانے کا ارادہ نہ ہو وزارت کو فوری اطلاع کر دیں تاکہ آپ کی جگہ کسی متبادل کو بھیجا جاسکے۔ واضح رہے کہ جعلی طبی سرٹیفکیٹ پیش کرنے والے کو اس کے ذاتی خرچے پر حج سے واپس بھیج دیا جائے گا۔ اور ایسا سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے ڈاکٹر کے خلاف تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

گردن توڑ بخار و دیگر حفاظتی ٹیکے:

سعودی عرب روانہ ہونے سے قبل اپنے متعلقہ حاجی کیمپ سے گردن توڑ بخار اور فلو کا ٹیکہ (Vaccine Meningitis) لگوانا اور پولیو کے قطرے پینا لازمی ہے، کیونکہ یہ آپ کی صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ یہ ٹیکہ لگواکر ہیلتھ کارڈ ضرور حاصل کریں۔ بعض عازمینِ حج ٹیکے لگوانے کو اہمیت نہیں دیتے اور سعودی عرب روانگی سے دو چار روز پہلے ٹیکے لگواتے ہیں ایسی صورت میں سعودی عرب میں قیام کے دوران انہیں خطرناک / جان لیوا بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔ سعودی حکومت نے عازمینِ حج کے لئے پولیو ویکسین بھی لازمی قرار دی ہے اس لئے گردن توڑ بخار کے ٹیکے کے ساتھ پولیو کے قطرے بھی تمام عازمینِ حج کو پلائے جائیں گے۔

سامانِ ضرورت:

عازمینِ حج سعودی عرب میں قیام کی مدت کے حساب سے سامانِ ضرورت بیگ میں رکھ لیں۔ وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف سے تمام حجاج کو ایک عدد بڑا اور ایک عدد چھوٹا ٹرالی بیگ متعلقہ بینک کے ذریعے فراہم کیا جائے گا۔ نیز جوتوں کا چھوٹا تھیلا، خواتین کے لیے دو عدد عبایا، اور مرد حضرات کے لیے احرام کی بیلٹ بھی فراہم کی جائے گی۔ غیر ضروری سامان ساتھ نہ لے جائیں۔ تاکہ سامان کا وزن ایئر لائن کے مقرر کردہ وزن سے زائد ہونے پر ایئر لائن کو اضافی رقم ادا نہ کرنا پڑے۔ سہولت کے لیے درج ذیل فہرست کے مطابق سامان تیار کر کے اس کے سامنے والے خانے میں ✓ کا نشان لگا کر اطمینان کر لیں، تاکہ کوئی ضروری چیز ساتھ لے جانے سے رہ نہ جائے۔

نمبر شمار	اشیاء	نشان
1.	احرام کی چار اَن سلی چادریں	☐
2.	احرام کی بیلٹ	☐
3.	احرام میں پہننے کے لئے چپل جس سے دونوں ٹخنے، پاوں کے درمیان کی ابھری ہوئی ہڈی اور ایڑی سے اوپر کی پچھلی ہڈی کھلی رہے (خواتین کوئی بھی جوتا پہن سکتی ہیں)	☐
4.	تولیہ	☐
5.	عام لباس کے ساتھ پہننے کے لئے جوتا	☐
6.	روزمرہ پہننے کے لئے مناسب تعداد میں کپڑوں کے جوڑے	☐
7.	صفائی کے لئے کپڑا / ڈسٹر	☐
8.	خواتین کے لئے بالوں پر باندھنے کے لئے دو عدد رومال	☐
9.	ٹوپی	☐
10.	چھوٹا تالا	☐

نمبر شمار	اشیاء	نشان
.11	کنگھا، شیشہ، قینچی، ناخن تراش	☐
.12	جائے نماز، تسبیح	☐
.13	چند لفافے، کاغذ اور قلم	☐
.14	نظر کی عینک دو عدد (اگر استعمال کرتے ہوں)	☐
.15	ٹائلٹ پیپر، ٹشو پیپر	☐
.16	مناسک حج و عمرہ کے بارے میں کتابچہ	☐
.17	سوئی دھاگہ	☐
.18	پلاسٹک کے ضروری برتن پلیٹ، گلاس، پانی والی بوتل	☐
.19	فالتو سامان رکھنے کے لئے بڑا اور مضبوط شاپنگ بیگ	☐
.20	بٹن بکسوا (سیفٹی پن)	☐
.21	سفری دستاویزات رکھنے کے لئے گلے میں لٹکانے والا چھوٹا بیگ	☐
.22	ٹوتھ پیسٹ، برش / مسواک	☐
.23	سامان پر نام لکھنے کے لئے بڑا مارکر	☐
.24	ضرورت کے وقت سامان باندھنے کے لئے ڈوری یا رسّی	☐
.25	خواتین کے مخصوص ایام کے دوران استعمال کے لئے نیپکن	☐
.26	ضروری دوائیاں بمع ڈاکٹر کا نسخہ جو کہ حاجی کیمپ سے پلاسٹک کے لفافے میں پیک کروائی گئی ہوں	☐
.27	وہیل چیئر (اگر ضرورت ہو)	☐
.28	پی سی آر رپورٹ	☐
.29	اسمارٹ فون	☐
.30	چارجر / چارجنگ شو، تھری پن	☐

سامان کی شناخت:

اپنے تمام سامان پر نام، پتہ، درخواست نمبر اور فون نمبر واضح اور صاف تحریر کریں۔ نام اور پتہ لکھنے کے لئے کاغذ کے سٹیکر نہ لگائے جائیں، کیونکہ سامان اتارنے چڑھانے کے دوران یہ سٹیکر اتر جاتے ہیں۔ سامان کو تالا لگا کر رکھیں۔ ایک چابی احرام کی بیلٹ کی جیب میں اور ایک چابی بیگ میں رکھ لیں۔ اٹیچی کیس اور دستی بیگ کے اندر بھی نام اور پتہ کی ایک چٹ ڈال لیں تاکہ گمشدہ سامان ملنے کی صورت میں آپ کے پتے پر بھجوایا جاسکے۔ روڈ ٹو مکہ پراجیکٹ کے تحت سفر کرنے والے حجاج کے لیے سامان کے شناختی اسٹیکرز ایئرپورٹ پر فراہم کیے جائیں گے جنہیں اپنے تمام سامان پر چسپاں کرنا لازمی ہے۔

کھانے پینے کی چیزیں / ممنوعہ اشیاء:

کھانے پینے کی تمام چیزیں سعودی عرب میں وافر مقدار میں مل جاتی ہیں۔ صحت عامہ کے پیشِ نظر کھانے پینے کی ہر قسم کی اشیاء سعودی عرب لے جانے کی ممانعت ہے۔ اس لئے آٹا، چاول، گھی، چینی، دالیں، مٹھائی، پھل وغیرہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لے کر جائیں۔ اس کے علاوہ مٹی کے تیل یا گیس کے چولہے، لٹریچر، تصاویر، ویڈیو آڈیو کیسٹ بھی ساتھ لے جانے کی ممانعت ہے۔ حاجی کیمپ یا ایئرپورٹ میں چیکنگ کے دوران تمام ممنوعہ اشیاء سامان سے نکال دی جائیں گی۔

انتباہ:

سعودی عرب میں ہر قسم کی منشیات یعنی چرس، افیون، ہیروئین وغیرہ لے جانے والے کو سزائے موت دی جاتی ہے۔ اس لئے عازمینِ حج احتیاط کریں، کسی کا دیا ہوا پیکٹ یا سامان اپنے ساتھ نہ لے کر جائیں۔ ممکن ہے کہ اس میں کوئی ممنوعہ شے ہو جو آپ کے لئے مشکل پیدا کر دے۔

خواتین کا لباس:

ایسا موزوں لباس اپنے ساتھ رکھیں جسے پہن کر باوقار لگیں اور پاکستان کا تشخص اجاگر ہو۔ خواتین باریک اور غیر شائستہ لباس نہ پہنیں، بلکہ اپنے لباس پر عبایا پہنے رکھیں۔ خصوصاً اپنی عمارت

سے نکلتے وقت عبایا لازمی پہنیں۔ خواتین اونچی ایڑھی کا جوتا نہ پہنیں، بلکہ کوئی آرام دہ جوتا پہنیں جس سے انہیں پیدل چلنے میں آسانی ہو۔ نیز کانچ کی چوڑیاں پہن کر نہ جائیں، کیونکہ طواف کے دوران چوڑیاں ٹوٹنے سے خود بھی اور دوسرے بھی زخمی ہوسکتے ہیں۔

پاکستانی پرچم کا سٹیکر:

مرد وخواتین عازمین حج اپنے لباس پر پاکستانی پرچم کا اسٹیکر ضرور چسپاں کریں جو انہیں متعلقہ حاجی کیمپ کی طرف سے مہیا کیا جائے گا۔

زرمبادلہ کا انتظام:

عازمینِ حج کو سعودی عرب میں قیام کے دوران اخراجات کے لئے زرمبادلہ کا انتظام خود کرنا ہو گا۔ قیام کی مدت کے حساب سے زرمبادلہ کی رقم سعودی ریال (کم از کم 2000 ریال) کی شکل میں اپنے ساتھ رکھ لیں۔ یاد رکھیں کہ سعودی قوانین کے تحت 9500 ریال سے زائد رقم ساتھ لے کر جانا ممنوع ہے۔

حج پر روانگی سے قبل حاجی کیمپ میں آمد:

ہر حاجی کیمپ میں عازمینِ حج کی سہولت کے لیے مختلف شعبے قائم کیے جاتے ہیں، جن میں استقبالیہ، معلومات، ائیر لائن کے دفاتر، بینک برانچیں، ڈسپنسری، کینٹین اور ضروری اشیاء کے اسٹال شامل ہوتے ہیں۔

آپ کو وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کی جانب سے سفر حج کے پروگرام کا میسج (ایس ایم ایس) موصول ہو گا، نیز پاک حج ایپ کے ذریعے بھی ان معلومات کی اپ ڈیٹس موصول ہوتی رہیں گی۔ اس میسج میں بتائی گئی تفصیلات کے مطابق پرواز سے دو دن پہلے اپنی سفری دستاویزات یعنی پاسپورٹ، ویزا، ٹکٹ وغیرہ لینے کے لیے وزارت کے دیے ہوئے وقت کے مطابق متعلقہ حاجی کیمپ میں تشریف لائیں۔ روانگی کا پروگرام آپ وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کی ویب سائٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

دُور دراز کے علاقوں سے سفر کرنے والے حجاج کرام حاجی کیمپ تشریف لاتے وقت سفر حج کا اپنا مکمل سامان ساتھ لے کر آئیں جہاں ان کے لیے رہائش کی سہولت موجود ہے۔ جبکہ نزدیکی علاقوں کے عازمینِ حج جو حاجی کیمپ میں رہائش نہیں اختیار کرنا چاہتے وہ اپنے ضروری کاغذات (بنک رسید، اطلاع نامہ اور شناختی کارڈ) کے ہمراہ حاجی کیمپ تشریف لائیں جہاں پر آپکی تربیت کا انتظام روزانہ کی بنیاد پر ہر نماز کے بعد مسجد اور ہال میں کیا جاتا ہے۔

آپ پر حاجی کیمپ میں ٹھہرنے کی پابندی نہیں ہے، لیکن دُور دراز سے آئے ہوئے حجاج کے لئے یہاں ٹھہرنے کا بندوبست بھی ہے۔ پرواز سے کم از کم 6 گھنٹے قبل آپ کو ایئرپورٹ خود پہنچنا ہو گا۔

حاجی کیمپ میں ضروری امور:

اگر کسی خاص بیماری مثلاً شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہیں تو اس کا اندراج علاج کی کتاب (Treatment Book) میں کروائیں۔ یہ کتاب حاجی کیمپ کی ڈسپنسری سے مل سکتی ہے۔ نیز چالیس روز کے لئے اپنی زیر استعمال دوائیں بھی حاجی کیمپ کی ڈسپنسری سے پیک کروالیں۔ اگر آپ نے ابھی تک ویکسی نیشن نہیں کرائی تو آپ اسی ڈسپنسری سے ویکسی نیشن کروالیں۔

وزارت کی طرف سے ملنے والے اطلاع نامے کا کارڈ پیش کر کے متعلقہ ایئرلائن کے کاؤنٹر سے پاسپورٹ اور ایئر ٹکٹ حاصل کریں۔ ہر حاجی کو یہاں ایک شناختی لاکٹ دیا جائے گا جس پر حاجی کا نام، پاسپورٹ نمبر، مکتب نمبر اور مکہ مکرمہ کی رہائش گاہ کا پتہ درج ہو گا۔ اس شناختی لاکٹ کو ہر وقت گلے میں ڈالے رکھیں تاکہ سعودی عرب میں آپ کی رہنمائی میں آسانی ہو۔ نیز ہر حاجی کو اپنا حج درخواست نمبر زبانی یاد ہونا چاہیے تاکہ گمشدگی کی صورت میں درخواست نمبر کی مدد سے فوری آپکو اپنی جگہ پر پہنچایا جاسکے۔

پاسپورٹ پر اپنے کوائف، ویزا اور اس پر تصویر ضرور چیک کریں۔ بعض اوقات ویزے پر تصویر غلطی سے تبدیل ہو جاتی ہے یا اس پر نام غلط لکھا جاتا ہے اور آگے چل کر پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لیے احتیاط ضروری ہے۔ ایئرلائن کے عملہ سے پرواز کی روانگی کے اوقات کے

متعلق آگاہی ضرور حاصل کرلیں۔

بینک سے ملنے والی تصویر والی رسید، پاسپورٹ اور ائیر ٹکٹ اس بینک کی برانچ میں پیش کریں جس میں آپ نے واجبات جمع کرائے تھے۔ متعلقہ بینک کی برانچ سے آپ کو کچھ کرنسی واپس کی جائے گی۔ واپس کی گئی رقم کا دارومدار مکہ مکرمہ میں آپ کے لئے لی گئی رہائشی عمارت کے کرائے پر ہوتا ہے۔ چونکہ مکہ مکرمہ میں عمارتوں کے کرائے ان کے معیار یا حرم سے فاصلے کے حساب سے مختلف ہوتے ہیں لہٰذا مختلف عازمینِ حج کو واپس کی گئی رقم میں فرق ہوتا ہے۔ اگر عازمین حج میں سے کسی حاجی کو آپ سے زیادہ رقم واپس کی گئی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی عمارت کا کرایہ آپ کی عمارت کے کرایے سے کم ہے اور یوں اس کی رقم زیادہ بچی ہے اس سلسلے میں بینک یا دوسرے افراد کے ساتھ بحث ومباحثہ سے گریز کریں۔

تمام ضروری امور سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کیمپ میں ہونے والے حج تربیتی پروگراموں میں شرکت آپ کے لیے فائدہ مند ہوگی۔ یہ پروگرام حاجی کیمپ کی مسجد میں ہر نماز کے بعد منعقد ہوتے ہیں۔

ایئرپورٹ روانگی:

ایئرپورٹ روانگی سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ درج ذیل دستاویزات آپ کے پاس موجود ہیں:

- پاسپورٹ اور ہوائی جہاز کا ٹکٹ
- ویزہ، پاسپورٹ اور ٹکٹ کی فوٹو کاپی
- تصدیق شدہ 2 عدد تصاویر۔
- گردن توڑ بخار، فلو کے ٹیکے اور پولیو کے قطرے کا سرٹیفکیٹ۔
- نادرا کا جاری کردہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ مع دو عدد فوٹو کاپی۔

- ڈاکٹری نسخہ (ضروری ادویات ساتھ لے جانے کی صورت میں)۔

دستی سامان:

ایئرپورٹ پر بورڈنگ کارڈ لیتے وقت سامان والا بڑا سوٹ کیس ایئرلائن سٹاف کے پاس جمع کروادیا جاتا ہے لہٰذا ضروری سامان ایک چھوٹے دستی بیگ میں رکھیں جو دورانِ پرواز آپ کے ساتھ رہے گا۔

دستی بیگ میں وہ سامان بھی رکھ لیں جو جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ایئرپورٹ پر زیرِ استعمال آئے گا۔ مثلاً احرام کی چادریں، چپل،احرام کی بیلٹ، حج کی کتاب، نظر کی عینک، مسواک، تمام سفری دستاویزات بشمول پاسپورٹ، ایئرٹکٹ، کرنسی، تسبیح، سرکاری ملازمین کے لئے این او سی(N.O.C) اور دوران پرواز استعمال کرنے والی ادویات۔

یاد رکھیں قینچی، ناخن تراش یا کوئی بھی دھاری دار چیز یا کوئی مائع چیز دستی بیگ میں ہرگز نہ رکھیں۔ نیز اس بیگ کا وزن سامان سمیت سات کلوگرام سے زیادہ نہ ہو۔

ایئرپورٹ کے امور:

عازمینِ حج کو چاہیے کہ پرواز کے وقت سے کم از کم چھ گھنٹے قبل ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ ایئرپورٹ کی عمارت میں داخل ہونے کے بعد کسٹم حکام سامان چیک کریں گے اور پھر اسے سکیننگ مشینوں سے گزارا جائے گا۔ اس کے بعد آپ متعلقہ پرواز کے کاؤنٹر پر سامان جمع کروائیں گے۔ پاسپورٹ اور ایئرٹکٹ دکھا کر بورڈنگ کارڈ وصول کریں گے۔ سامان جمع کروانے کے بعد آپ کو جدہ یا مدینہ منورہ پہنچ کر سامان وصول کرنے کے لئے ٹیگ بھی دیئے جائیں گے۔ انہیں سنبھال لیں اور دستی سامان والا بیگ اپنے پاس ہی رکھیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے سامان پر حج کا ٹیگ لگا دیا گیا ہے۔اس کے بعد آپ کو امیگریشن کاؤنٹر سے گزرنا ہو گا جہاں پاسپورٹ پر ملک سے باہر جانے کا اندراج کیا جائے گا۔ اب اپنا پاسپورٹ دستی سامان والے بیگ میں محفوظ کرلیں اور صرف بورڈنگ کارڈ ہاتھ میں رکھیں۔ یوں سیکورٹی کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد آپ مسافروں

کی انتظار گاہ میں پہنچ جائیں گے جہاں آپ پرواز کی روانگی تک رہیں گے۔

احرام باندھنا:

احرام سے قبل ناخن تراشنا، مونچھوں کے بال کم کرنا، زیرِ ناف اور زیر بغل بال صاف کرنا مستحب اور غسل کرنا سنت ہے۔ غسل مرد و خواتین، حتیٰ کے حیض و نفاس والی خواتین کے لئے بھی سنت ہے۔ یہ تمام کام ایئرپورٹ آنے سے قبل ہی پورے کر لیں۔

جن حجاج کی پرواز جدہ کے لیے ہے وہ مرد حضرات ایئرپورٹ پہنچ کر ضروری امور سے فارغ ہونے کے بعد جب انتظار گاہ میں پہنچیں تو احرام کی ایک چادر تہہ بند کے طور پر باندھ لیں اور دوسری اوپر اوڑھ لیں۔ نیچے والی چادر کو ناف سے اوپر رکھیں تاکہ عبادات کے دوران ستر چھپا رہے۔

خواتین اپنے عام کپڑوں میں رہیں، یہی ان کا احرام ہے۔ البتہ ان کا لباس مکمل ساتر ہونا چاہیے یعنی اتنا باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے، نہ اتنا تنگ ہو کہ جسم کی ساخت نمایاں ہو اور نہ اس کا رنگ اتنا بھڑکیلا ہو کہ نظروں کو متوجہ کرے۔ اسی لئے پاکستانی پرچم کے سٹیکر والا عبایا لازم ہے۔ مختصراً یہ کہ خواتین کے ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ سارا جسم ڈھانپا ہونا چاہیے۔ یہی ان کا احرام ہے۔ واضح رہے کہ خواتین کے بال بھی نظر نہیں آنے چاہیں کیونکہ یہ بھی ان کے ستر میں شامل ہیں۔

خواتین پیشانی کے بالوں سے شہ رگ تک اور دونوں کانوں کے درمیان چہرہ نہ ڈھانپیں۔ البتہ بعض علمائے کرام یہ تجویز کرتے ہیں کہ نامحرم مردوں سے پردے کی خاطر ایسی کیپ استعمال کریں جس پر چہرے کے سامنے جالی لگی ہوئی ہو اور وہ چہرے سے فاصلے پر ہو یا کوئی کپڑا وغیرہ ہاتھ میں رکھ لیں جس سے ضرورت کے وقت چہرہ چھپا لیا جائے۔ اب قبلہ رُخ ہو کر عمرے کی نیت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

”یا اللہ! میں نے تیری رضا کے لئے عمرے کی نیت کی، تو اسے میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما۔“

یا

لَبَّيكَ عُمرَةً

"یا اللہ میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے"

مرد حضرات عمرے کی نیت سے تین مرتبہ اونچی آواز میں اور خواتین دھیمی آواز میں تلبیہ کہیں۔

تلبیہ کہنے کے ساتھ ہی احرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔ تلبیہ کہنے کے بعد عمرے میں آسانی، قبولیت اور اخلاص کی دُعائیں کریں۔ پاکستانی عازمین حج چونکہ عموماً حجِ تمتع کرتے ہیں (جس کی تفصیل آگے آئے گی) لہٰذا یہ احرام حجِ تمتع میں شامل عمرے کا احرام ہو گا۔

ضروری وضاحت:

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی سرکاری سکیم کے تحت سفر کرنے والے کچھ حجاج کرام پاکستان سے براہ راست مدینہ منورہ جائیں گے جس کی اطلاع انہیں بروقت دے دی جائے گی۔ ان خواتین و حضرات کو بھی ایئرپورٹ پر انہی مراحل سے گزرنا ہو گا لیکن وہ احرام نہیں باندھیں گے۔ وہ مدینہ منورہ میں اپنا قیام مکمل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ روانگی کے وقت ذوالحلیفہ سے ادائیگی عمرہ کیلئے احرام باندھیں گے۔

دوران سفر چند احتیاطیں:

جہاز پر جانے کا اعلان ہو تو بورڈنگ کارڈ اور دستی سامان لے کر قطار بنا کر تحمل سے جہاز میں سوار ہوں۔ شناختی لاکٹ گلے میں پہنے رکھیں۔ دستی سامان جہاز میں اپنی سیٹ کے اوپر والے خانے میں رکھ دیں جبکہ دستاویزات اور کرنسی والا بیگ اپنے ساتھ رکھیں۔ اپنی مخصوص نشست پر تشریف رکھیں۔ سیٹ بیلٹ باندھ لیں اور جہاز میں ہونے والے اعلانات غور سے سنیں اور انہی کے مطابق عمل کریں۔ ٹیک آف اور لینڈنگ کے وقت جہاز کے اندر چلنے پھرنے سے گریز کریں۔ دوران سفر جہاز میں پانی کا استعمال احتیاط سے کریں اور جہاز کے فرش پر پانی نہ گرائیں۔ جہاز

کا ٹوائلٹ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ ٹوائلٹ احتیاط سے استعمال کریں کیونکہ احرام کے ناپاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ پرواز کے دوران ذکر واذکار میں ہی مصروف رہیں اور تلبیہ پڑھتے رہیں۔ جہاز سے اترتے وقت بھی ہوائی عملے کی ہدایات پر عمل کریں اور جلد بازی سے اجتناب کریں۔

روڈ ٹو مکہ:

پاکستانی حجاج کرام کے لیے روڈ ٹو مکہ پراجیکٹ کا آغاز اسلام آباد اور کراچی ایئرپورٹ سے کر دیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان کی کوشش ہے کہ یہ سہولت دیگر ایئرپورٹس پر بھی جلد از جلد فراہم کر دی جائے۔ جو عازمین حج روڈ ٹو مکہ پراجیکٹ کے تحت سفر کریں گے ان کا سامان پاکستانی ایئرپورٹ سے ہی ہر قسم کے عمل سے گذرنے کے بعد سعودی عرب میں ان کے ہوٹل تک پہنچا دیا جائے گا۔ اس عمل کے لیے پاکستانی ایئرپورٹس پر اضافی وقت درکار ہوتا ہے لہذا عازمین حج اس سلسلے میں وزارت اور متعلقہ حاجی کیمپ کی طرف سے بتائے گئے ٹائم شیڈول کی سختی سے پابندی کریں۔

جو عازمین حج روڈ ٹو مکہ پراجیکٹ کے تحت سفر نہیں کریں گے ان سے گذارش ہے کہ وہ ایئرپورٹس پر اپنی نگرانی میں سامان کسٹمز سے کلیئر کروانے کے بعد بس / لوڈر ٹرک پر رکھوائیں۔ کسی صورت میں بھی اپنے سامان سے لاتعلق نہ رہیں ورنہ سامان گم ہو جانے کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

کلائی پر پہننے والا شناختی بریسلٹ

ٹرین کا ٹکٹ

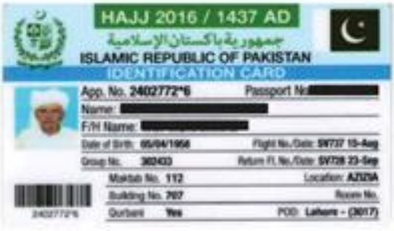

حاجی کا شناختی لاکٹ

عبایا اور احرام پر پاکستانی پرچم والا شناختی سٹیکر

ضروری سامان رکھنے کیلیے احرام کی بیلٹ

سامان پر اپنا نام، پاسپورٹ نمبر واضح لکھیں

باب دوم

سرزمینِ سعودی عرب میں سفر کے مراحل اور قیام

سعودی عرب رقبے کے لحاظ سے مغربی ایشیاء کی سب سے بڑی عرب ریاست ہے اس کا رقبہ تقریباً2,150,000 مربع کلو میٹر ہے اور اسکی آبادی تقریباً32.18 ملین ہے۔ اس کے شمال میں اردن اور عراق، شمال مشرق میں کویت، مشرق میں قطر، بحرین اور عرب امارات، جنوب مشرق میں عمان اور جنوب میں یمن واقع ہیں۔ یہ واحد ملک ہے جو بحیرہ احمر اور خلیج فارس کے دو ساحلوں پر واقع ہے۔ سلطنت سعودی عربیہ 1932ء میں قائم ہوئی۔ اسلام کے دو مقدس ترین مقامات یعنی مسجد الحرام مکہ معظمہ میں اور مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں واقع ہیں۔ سعودی عرب دنیا کا دوسرا بڑا تیل پیدا کرنے والا ملک ہے اور تیل کی سب سے زیادہ برآمد یہاں سے ہوتی ہے۔(شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اس کے حکمران ہیں)۔ پاکستان کے ساتھ شروع سے اسکے تعلقات برادرانہ رہے ہیں اور کئی مشکل مواقع پر سعودی عرب نے پاکستان کی بھرپور مدد کی ہے۔

"جدہ" مغربی سعودی عرب میں بحیرہ احمر کے کنارے واقع ایک شہر اور بندرگاہ ہے جو ریاض کے بعد سعودی عرب کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ جدہ حج بیت اللہ کرنے والے عازمین کی مکہ مکرمہ روانگی کے لیے داخلی راستہ فراہم کرتا ہے اور زیادہ تر عازمینِ حج کے ہوائی جہاز اسی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترتے ہیں۔

جدہ ایئرپورٹ:

- اگر آپ نے روڈ ٹو مکہ کے تحت سفر نہیں کیا تو جدہ ایئرپورٹ پر آپ کو غیر معمولی تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ امیگریشن اور دیگر مراحل سے گزر کر عازمینِ حج کا سامان مکہ مکرمہ جانے والی بسوں میں رکھا جاتا ہے۔ یہاں مندرجہ ذیل امور انجام دیے جاتے ہیں:

- جدہ ایئرپورٹ پر جہاز سے اترنے کے بعد آپ کی ویکسی نیشن کی جائے گی اور بعض اوقات پاکستان میں کی گئی ویکسی نیشن کے کارڈ بھی چیک کیے جاتے ہیں۔
- ایئرلائن کا سٹاف آپ کو امیگریشن کاؤنٹر پر لے جائے گا جہاں پاسپورٹ پر دخول (Entry) کی مہر لگائی جائے گی اور پاسپورٹ آپ کو واپس دے دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی سعودی حج ریکارڈ میں آپ کا اندراج کر لیا جائے گا۔
- اس کے بعد آپ اپنا سامان وصول کریں گے اور کسٹم کلیرنس اور سکیورٹی سکینرز کے مرحلے سے گزرتے ہوئے ایئرپورٹ سے منسلکہ بڑی بڑی چھتریوں سے ڈھکے میدان میں آئیں گے جہاں مختلف ممالک کے حجاج کی انتظار گاہیں ہیں۔ روڈ ٹو مکہ کے تحت سفر کرنے والوں کا سامان ان کی رہائش گاہوں تک پہنچا دیا جائے گا۔
- جدہ ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آ کر آپ اپنا سامان پورٹرز کے حوالے کریں گے جو اسے ایک بڑی ٹرالی میں رکھ کر پاکستانی حجاج کی انتظار گاہ میں لے جائیں گے۔ احتیاطاً اس ٹرالی کا نمبر اپنے پاس نوٹ کر لیں۔
- راستہ کی نشاندہی کیلئے پاکستانی پرچم جابجا لگے ہوں گے۔ خوش آمدید کیلئے پاکستانی ڈیوٹی اسٹاف سبز جیکٹ اور کیپ میں ملبوس ہوں گے۔
- جب آپ کی پرواز کے مسافروں کو مکہ مکرمہ لے جانے والی بسوں کا انتظام ہو جائے گا تو آپ کو بس سٹاپ کی طرف لے جانے کے لئے اعلان کیا جائے گا۔ آپ اپنا سامان اپنے گروپ کے لئے مخصوص بس کے نزدیک رکھ دیں گے اور پورٹرز اسے بس پر لوڈ کر دیں گے۔ یہاں آپ اپنا پاسپورٹ موسسہ کے نمائندوں کے حوالے کر دیں گے لیکن پاسپورٹ حوالے کرتے وقت اپنا فضائی ٹکٹ نکال کر اپنے پاس محفوظ کر لیں اور ایک اچھے شہری کی طرح قطار میں کھڑے ہوں۔
- خیال رکھیں کہ آپ کا سامان جس بس پر رکھا گیا ہے آپ اسی بس میں سوار ہو رہے ہیں۔

- گروپ کے ممبران ایک ہی بس میں سوار ہوں۔
- تقریباً ایک گھنٹہ سفر کرنے کے بعد بس زم زم دفاتر کے سامنے رکے گی یہاں آپ کو زم زم اور کچھ کھانے کی اشیاء کا تحفہ دیا جائے گا اور کچھ ضروری کاغذی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ یہاں سے کچھ فاصلے کے بعد حرم کی حدود شروع ہو جاتی ہے۔
- بسیں آپ کو مکہ مکرمہ میں آپکی مخصوص رہائش گاہ پر لے جائیں گی جہاں آپ کے مکتب کا عملہ موجود ہو گا۔وہ آپ کو مکتب کے کارڈ اور پیلے رنگ کے شناختی بریسلیٹ دیں گے۔ شناختی بریسلیٹ آپ کے پاسپورٹ کا نعم البدل ہیں اور سعودی عرب کے قیام کے دوران یہ ہر وقت آپ کی کلائی پر موجود رہنے چاہییے۔
- حج کے موسم میں کوئی سعودی اہلکار عازمینِ حج کے کاغذات چیک نہیں کرتا۔ اگر کوئی اس طرح کا مطالبہ کرتا ہے تو ہوشیار رہیں اور سوائے گلے کے کارڈ کے کوئی اور کاغذات نہ نکالیں۔
- پاکستان سے براہ راست مدینہ منورہ جانے والے عازمینِ حج سے ایئر پورٹ پر مکتب الوکلاءوالے پاسپورٹ لے لیں گے اور اس کی جگہ ایک کارڈ دیں گے۔اسے سنبھال کر رکھیں کیونکہ اس پر حاجی کے بارے میں ساری معلومات درج ہوتی ہیں۔

سیکٹر اور بلڈنگ نمبر:

سرکاری سکیم کے تحت حج پر جانے والے افراد کے لئے حاصل کی گئی عمارات کو ان کے محل وقوع کے اعتبار سے مختلف سیکٹرز (Sectors) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر سیکٹر میں کئی عمارتیں ہوتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو مخصوص بلڈنگ نمبر الاٹ کیا جاتا ہے اور اس مبارک سفر کے آغاز سے پہلے ہی ہر حاجی کو اس کا بلڈنگ نمبر بتا دیا جاتا ہے۔ ہر بلڈنگ کے سامنے پاکستانی پرچم والے بورڈ پر بلڈنگ نمبر اور مکتب نمبر درج ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عموماً ایک ہی فلائٹ کے ذریعے جانے والے تمام عازمینِ حج کو ایک ہی بلڈنگ میں ٹھہرایا جاتا ہے۔ لہٰذا چار سے پانچ سو افراد اکٹھے ہی اپنی بلڈنگ میں پہنچتے ہیں جہاں انہیں پہلے سے الاٹ شدہ کمروں کی چابیاں دی جاتی ہیں۔ گذارش

ہے کہ اس سلسلے میں کمرے کی تبدیلی کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ اگر آپ نے خصوصی سہولیات کے تحت خاص تعداد کے بیڈز کے حامل کمرے کی درخواست نہ کی ہو تو عام طور پر ایک کمرے میں چھ افراد کے رہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ عازمینِ حج کو چاہیئے کہ اس موقع پر ایک دوسرے سے تعاون کریں تاکہ خواتین و حضرات کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں ایڈجسٹ کیا جا سکے۔ اس موقع پر تمام عازمینِ حج جلد سے جلد کمروں میں جانے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور سب کا سامان کئی منزلہ عمارت کے کمروں میں پہنچانا ہوتا ہے لہٰذا لفٹوں پر بہت بھیڑ بن جاتی ہے۔ عازمینِ حج اس موقع پر صبر کا مظاہرہ کریں اور دوسرے عازمین حج کا خیال رکھتے ہوئے پہلے انہیں کمروں میں جانے دیں۔

رہائش کی الاٹمنٹ:

مکہ معظمہ میں رہائشیں پہلے سے حاصل کر لی جاتی ہیں اور بذریعہ کمپیوٹر مختص کی جاتی ہیں۔کمروں کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں گروپ لیڈر ،معاونین الحجاج اور سرکاری اہلکاروں کے مشورے پر عمل کریں، خصوصاً عمر رسیدہ اور خواتین عازمینِ حج کی ضروریات کو اولیت دیں۔ اپنی پسند یا ناپسند کی بجائے دوسروں کی خواہش کا احترام کر کے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ رہائش کے سلسلے میں مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں:

- اپنے کمرے میں کبھی بھی کسی مہمان کو نہ ٹھہرائیں۔ یہ سعودی حج قوانین اور حجاج کی سلامتی کے خلاف ہے۔ شکایت کی صورت میں آپ کو اپنے مہمان کا پورا کرایہ بطور جرمانہ ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔ نیز مہمان کا اقامہ ضبط کیا جا سکتا ہے اور اسے حوالہ پولیس کیا جا سکتا ہے۔
- غسل خانہ کی کمی کی شکایت عام ہوتی ہے۔ کیونکہ 4 سے 8 اشخاص کے لئے صرف ایک غسل خانہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کے لئے اوقات بانٹ لیں، پانی ضائع نہ کریں۔
- خواتین کپڑے دھونے کیلئے غسل خانے کو اندر سے بند کر کے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔
- بیت الخلاء میں پتھر، اینٹ، کپڑے کے ٹکڑے، استعمال شدہ پتی، ترکاری اور چھلکے ہرگز نہ ڈالیں۔ کوڑادان استعمال کریں۔ بیت الخلاء میں صرف ٹائلٹ پیپر یا پانی استعمال کریں۔

- حرم شریف میں بھیڑ بہت ہوتی ہے۔ طواف کے دوران جیب تراشی کے واقعات بھی ہو جاتے ہیں اس لئے واپسی کا ٹکٹ اور نقدی اپنے پاس احتیاط سے رکھیں، گم ہونے کی صورت میں پاکستانی حج آفس میں فوری اطلاع کریں۔
- مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آپ کی روانگی پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہی ہو گی۔ مقررہ تاریخ سے پہلے جانا ممکن نہیں ہوتا۔ ورنہ مدینہ منورہ میں آپ کی چالیس نمازیں بھی پوری نہ ہوں گی اور خلاف ورزی کی صورت میں آپ کو پریشانی کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ نیز مدینہ منورہ میں سرکاری رہائش بھی میسر نہ ہو گی۔

کھانے سے متعلق ہدایات:

- حجاج کو ان کی بلڈنگ میں ہی کھانا دیا جائے گا۔ حجاج نظم وضبط کی پابندی کریں اور لبن یعنی لسی، دہی، جوس اور پھل اپنے حصہ سے زیادہ لینے سے پرہیز کریں کیونکہ اپنے حصہ سے زیادہ لینے کی وجہ سے حجاج کے مابین لڑائی جھگڑے کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی زیادہ کھانا بیماری اور دیگر تکالیف کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اشیاء کو فریج میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان کی میعاد کم ہوتی ہے۔
- مدینہ منورہ میں بعض اوقات بہت سے حجاج ایک بڑے ہوٹل میں دوسرے ممالک کے حجاج کے ساتھ قیام پذیر ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں پاکستانی عازمین حج کو صرف ان کے نامزد کردہ کیٹرنگ کمپنیوں سے کھانا لینا چاہیے اور دوسرے ممالک کے حجاج کی میزوں سے کھانے کی اشیاء نہ اٹھائی جائیں، یہ عمل نہایت شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔
- قطاروں میں کھانا لیتے وقت خواتین اور عمر رسیدہ و معذور افراد کو ترجیح دینی چاہیے۔ بچا ہوا کھانا ٹوکری میں ڈالیں تاکہ ڈائننگ ایریا صاف رہے۔ کھانا اگرچہ پاکستانی باورچیوں سے تیار کروایا جاتا ہے لیکن ہر فرد کے انفرادی ذائقے کی فرمائش پوری کرنا ممکن نہیں لہٰذا اس معاملے میں پاکستان حج مشن سے تعاون کرنے کی درخواست ہے۔
- زیادہ ٹھنڈے مشروبات پینے سے گریز کریں حتیٰ کہ زم زم بھی حرم میں رکھے گئے۔ ان کولرز

سے استعمال کریں جس پر "غیر مبرد" (Not Cold) لکھا ہوتا ہے۔

- زیادہ تر پھل، دہی، سبزیوں اور جوسز کا استعمال کریں۔ پینے کے لئے ہوٹل کے استقبالیہ میں زم زم موجود رہتا ہے۔ اگر زم زم نہ مل سکے تو کچن یا واش روم سے نکلنے والا پانی پینے کے لئے ہرگز استعمال نہ کریں بلکہ پانی کی بوتلیں خرید کر استعمال کریں۔
- اگر آپ پانی گرم کرنے کے لئے کیتلی اور ٹی بیگ اپنے ساتھ رکھیں تو ہوٹل کی نسبت سستی چائے اپنے کمرے میں ہی بنا سکتے ہیں۔

بلڈنگ سے حرم تک ٹرانسپورٹ کا نظام:

حکومتِ پاکستان مسجدِ حرام سے دور واقع عمارتوں میں رہائش پذیر عازمینِ حج کی سہولت کے لئے حرم تک ٹرانسپورٹ کا بندوبست کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تمام عمارتوں کی مناسب گروپ بندی کی جاتی ہے اور ہر گروپ کے نزدیک ایک بس سٹاپ بنایا جاتا ہے جہاں سے ہر نماز کے نظام الاوقات کے مطابق بسیں موجود رہتی ہیں اور تھوڑے تھوڑے وقفے سے عازمینِ حج کو لے کر حرم کی طرف روانہ ہوتی ہیں۔ ہر بس کے سامنے اس کا مخصوص سیکٹر نمبر اور بلڈنگ نمبر درج ہوتا ہے تاکہ عازمینِ حج کو اپنی بس کی شناخت میں آسانی ہو۔ یہ بسیں حرم کے قریب ایک، دو کلومیٹر کے فاصلے پر بنائے گئے ایک اور بس سٹاپ تک لے جاتی ہیں۔ اس بس سٹاپ سے مسجدِ حرام تک سعودی حکومت کی ٹرانسپورٹ سروس "ساپتکو (SAPTCO) " موجود ہوتی ہے۔ ایّامِ حج سے کچھ دن پہلے اور بعد اِن بسوں پر عازمینِ حج کا رش بہت بڑھ جاتا ہے۔ ان ایّام میں بسوں میں سوار ہوتے وقت نہایت صبر سے کام لیں اور دھکم پیل سے پرہیز کریں۔ خواتین، بزرگوں اور معذور عازمین حج کو بس میں بیٹھنے کیلئے ترجیح دیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بس سٹاپ پر نماز کے ایک یا دو گھنٹے بعد ہی بھیڑ کم ہو جاتی ہے۔ نیز مشکلات سے بچنے کے لئے حرم جانے اور واپس آنے کے مناسب نظام الاوقات اپنائیں تاکہ انتظار اور بھیڑ کی اذیت سے بچ سکیں۔ بسوں سے اترتے وقت بھی صبر اور نظم وضبط کا دامن نہ چھوڑیں۔ عازمینِ حج کو چاہیے کہ باری باری اپنی سیٹوں سے اٹھیں اور ایک خاص ترتیب سے بس سے اتر کر منظم قوم کے افراد ہونے کا ثبوت دیں۔ بس کے لئے انتظار کے وقت اور دورانِ

سفر اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔ اس انتظام میں اگر کوئی تکلیف بھی پیش آئے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھیں اور غصّے میں نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کو اس صبر کا بہترین اجر عطا فرمائے گا۔

بسوں کی بندش:

ایّامِ حج سے چند دن پہلے اور بعد حرم کے قرب وجوار میں ٹریفک کی بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے حرم کے لئے مہیا کی جانے والی بسیں بند کر دی جاتی ہیں۔ اِن ایّام میں حجاج کی رہائش گاہوں سے حرم جانے کے لئے ٹیکسی والے بھی اپنے دام کہیں زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان دنوں میں عازمینِ حج خصوصاً بزرگ خواتین و حضرات حرم جانے سے اجتناب کریں اور اپنی نمازیں اپنی بلڈنگ کی قریبی مسجد میں ادا کریں۔ اس طرح آپ نہ صرف ذہنی الجھن سے بچ سکیں گے بلکہ آنے والے ایّامِ حج کے لئے اپنی توانائیاں بھی محفوظ کر سکیں گے۔

بلڈنگ میں لفٹ کا استعمال:

عازمینِ حج کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کرائے پر لی جانے والی عمارتیں کئی منزلہ ہوتی ہیں اور ہر منزل پر جانے کے لئے لفٹ کا انتظام موجود ہوتا ہے، لیکن نماز کے اوقات میں لفٹ پر بھیڑ بڑھ جاتی ہے لہٰذا پریشانی سے بچنے کے لئے عازمینِ حج کو چاہیے کہ وہ وقت سے پہلے ہی تیار ہو کر اپنے کمروں سے نکلیں اور لفٹ پر نماز کے وقت بھیڑ سے بچیں۔ لفٹ میں سوار ہوتے وقت پہلے لفٹ سے اترنے والے حجاج کو اس سے باہر آنے کا موقع دیں اور پھر لفٹ میں سوار ہوں۔ جس بھی منزل پر جانا مقصود ہو لفٹ میں سوار ہونے کے بعد مطلوبہ منزل کا بٹن دبائیں، لفٹ کے اس منزل پر رکنے کے بعد دروازہ کھلنے کا انتظار کریں اور آرام سے اتر جائیں۔ اپنے کمروں سے نیچے آنے کے لئے رش کے اوقات میں اگر سیڑھیاں استعمال کرنے کی قدرت رکھتے ہیں تو ضرور کریں۔

گمشدگی کی صورت میں عام ہدایات:

- رہائش کے حصول کے بعد عمارت کا نمبر، محل وقوع، شارع اور پورا پتہ اپنے پاس رکھیں تاکہ گم ہونے کی صورت میں آپ اس پتہ پر پہنچ سکیں۔ پتہ نہ ہونے کی صورت میں بعض اوقات گروپ کے افراد کئی کئی دن آپس میں نہیں مل پاتے۔ ان کے پاس نہ کوئی کپڑا ہوتا ہے، نہ کھانے پینے کے لئے پیسے۔ ایسی صورت میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور عبادات میں بھی خلل پڑتا ہے۔
- اگر ساتھیوں سے بچھڑ جائیں یا کسی بھی قسم کی معلومات اور رہنمائی کے لئے دفتر برائے امورِ حجاج پاکستان یا اس کے ذیلی دفاتر جن پر پاکستانی پرچم نظر آئے ان سے رجوع کریں۔ وہاں پر موجود سبز رنگ کی جیکٹ اور ٹوپی میں ملبوس معاونین الحجاج آپ کی مدد کریں گے۔

سعودی عرب میں رہنمائی و شکایات کا طریقہ کار:

حکومتِ پاکستان نے سعودی عرب میں عازمینِ حج کی رہنمائی، مدد اور دیکھ بھال کے لئے جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں دفاتر کھول رکھے ہیں۔ جن میں آپ کی سہولت کے لئے تمام ضروری شعبے قائم کئے جاتے ہیں۔ ان میں ہسپتال، پی آئی اے، کمپیوٹر اور معاونین الحجاج کے دفاتر ہوتے ہیں۔ یہاں ہر قسم کی معلومات مثلاً گمشدگی، مدینہ روانگی، شکایات، بازیابی، بیماری اور موت وغیرہ کے کاؤنٹر بھی موجود ہیں۔ جہاں سے عمومی مسائل کے حل کے لئے مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں سبز رنگ کی جیکٹ اور ٹوپی میں گشت کرنے والی جماعتیں ہر قسم کی مدد اور رہنمائی کے لئے مختلف مقامات پر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

اگر آپ کو دورانِ قیام کوئی مسئلہ درپیش ہو یا رہنمائی درکار ہو تو سب سے پہلے عمارت میں موجود معاونِ حجاج سے رابطہ کریں، وہ آپ کی ہر ممکن مدد و رہنمائی کرے گا۔ شکایت کی صورت میں استقبالیہ پر موجود رجسٹر میں اپنی شکایت درج کروانے پر اصرار کریں۔ معاونِ حجاج آپ کی شکایت درج کرنے کا پابند ہے۔ نیز آپ پاک حج ایپ کے ذریعے بھی اپنی شکایات درج کرواسکتے ہیں۔

اگر عمارت میں موجود معاونِ حجاج آپ کی شکایت کا ازالہ نہ کر سکے تو اپنے قریبی دفتر برائے امورِ حجاج کے سیکٹر یا سب سیکٹر آفس سے رجوع کریں۔ اس کے ساتھ ہی مفت ہیلپ لائن 08001166622 پر اپنی شکایت درج کرائیں۔ اگر اس کے باوجود بھی مسئلہ حل نہ ہو تو مین کنٹرول آفس (MCO) میں موجود عملہ سے یا ڈائریکٹر (حج) یا ڈائریکٹر جنرل (حج) سے ملاقات کریں۔ کسی بھی صورت میں احتجاج کا راستہ نہ اپنائیں اور نہ ہی معصوم حجاج کو احتجاج پر اکسائیں۔ اس سے معاملات مزید خراب ہو سکتے ہیں اور سعودی پولیس ضروری کاروائی کر سکتی ہے۔

سعودی وزارتِ حج نے بھی عازمینِ حج کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف ادارے اور دفاتر قائم کر رکھے ہیں جن میں مکہ مکرمہ میں معلمین کی کارپوریشن (موسسہ جنوب آسیا) اور مدینہ منورہ میں ادلہ کارپوریشن (موسسہ اڈلہ اہلیہ) شامل ہیں۔ ان کا ہیلپ لائن نمبر کارڈ کے پیچھے درج ہو گا۔

پہلے عمرے کی ادائیگی:

اپنی رہائش پر سامان رکھیں، تھوڑا آرام کرنے اور خورد و نوش سے فارغ ہونے کے بعد ایک پرواز سے آنے والے تمام لوگ گروپ کی صورت میں اکھٹے ہو کر نظم و ضبط کے ساتھ عمرہ کے لئے حرم شریف تشریف لے جائیں تاکہ عمرہ کے مناسک صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ جب تک عمرہ کے تمام مناسک مکمل نہ کر لیں احرام نہ کھولیں۔ حرم میں داخل ہونے سے پہلے باہر ایک ہی جگہ کا تعین کر لیں تاکہ حرم کے باہر اکٹھا ہو سکیں۔ کیونکہ عمرہ کی ادائیگی کے دوران ایک دوسرے سے بچھڑنے کا امکان ہوتا ہے۔ اپنے ہوٹل کا نام، سیکٹر نمبر، بلڈنگ نمبر، اور اپنا سعودی کارڈ اپنے پاس رکھیں۔

عمرہ کی ادائیگی اور ریاض الجنۃ کے لیے آن لائن بکنگ:

- سعودی حکومت کی طرف سے دوران حج عمرہ کی ادائیگی اور ریاض الجنۃ کے لیے آن لائن بکنگ کی طریقہ کار شروع کیا گیا ہے۔

- عمرہ کی ادائیگی اور ریاض الجنۃ کے لیے اسمارٹ فون میں موجود گوگل پلے اسٹور / ایپل ایپ سٹور سے "اعتمرنا / نسک" ایپ موبائل میں ڈاؤن لوڈ کر کے اس کے ذریعے آن لائن بکنگ کی جاتی ہے۔

حرم میں داخل ہونے سے پہلے:

جب بھی حرم میں جائیں تو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آپ کونسی سڑک سے اور کون سے دروازے سے حرم میں داخل ہوئے ہیں۔ جس دروازے سے بھی آپ حرم میں داخل ہوں اسکا نمبر نوٹ کر لیں۔ نیز اس دروازے کے باہر موجود اہم نشانات اور بڑی عمارتیں ذہن نشین کر لیں تاکہ جب آپ حرم سے باہر آئیں تو ان نشانات کی مدد سے اپنی بلڈنگ یا اپنے بس سٹاپ کی سمت کی درست نشاندہی کر سکیں۔ حرم جاتے وقت ایک کپڑے کا چھوٹا تھیلا نما بیگ جسے ڈوریوں کی مدد سے اپنی پشت پر لٹکایا جا سکتا ہے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں اور ضرورت کی اشیاء مثلاً پانی کی چھوٹی بوتل، دھوپ والی عینک، سفری جائے نماز، لیدر کی جرابیں، طواف کے لئے سات دانوں والی تسبیح، حج / عمرہ کی کتاب اور عام ضرورت کی دوائیں (سر درد، کھانسی، نزلہ زکام) وغیرہ اس میں رکھ لیں۔ حرم میں داخلے سے پہلے ہی اپنی چپل پلاسٹک بیگ (جو عموماً وہاں بڑے دروازوں پر مفت دستیاب ہوتے ہیں) میں رکھ کر اپنی کمر کے پیچھے لٹکانے والے بیگ میں محفوظ کر کے اپنے ساتھ ہی رکھیں تاکہ واپسی پر چپل ادھر اُدھر ہو جانے کی الجھن سے بچ سکیں۔ گم ہونے کی صورت میں دوسروں کے جوتے نہ پہن کر جائیں۔

طہارت کیلئے بیت الخلاء:

طہارت کیلئے بیت الخلاء (اسے عربی میں دورۃ المیاہ کہا جاتا ہے) باب الملک عبد العزیز اور باب الملک فہد کی طرف مسجد سے تھوڑے دُور بنائے گئے ہیں جو کہ دو منزلہ ہیں۔ اسی طرح مروہ کے باہر اور اجیاد روڈ کی طرف بھی کثرت سے بیت الخلاء موجود ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ عازمینِ حج

داخل ہوتے ہی شروع کے بیت الخلاء کے سامنے بھیڑ بنا لیتے ہیں جبکہ اس کے بعد والے یا نچلی منزل والے بیت الخلاء خالی موجود ہوتے ہیں۔

متحرک زینے:

مسجدِ حرام میں کئی جگہ پر پہلی اور دوسرے منزل پر جانے کیلئے متحرک زینے (بجلی سے چلنے والی خود کار سیڑھیاں) لگائی گئی ہیں۔ اس طرح بعض وضو خانوں میں جانے کیلئے بھی ایسی ہی سیڑھیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بزرگ خواتین و حضرات ان سیڑھیوں کا استعمال کرتے وقت اپنے پاؤں نہایت ہی آرام سے دو سیڑھیوں کے جوڑ والی جگہ کو بچاتے ہوئے رکھیں تا کہ اپنا توازن برقرار رکھ سکیں۔ بالائی منزل پر جانے کیلئے نیچے سے اوپر حرکت کرتی ہوئی سیڑھیوں پر جائیں۔ اگر اس مقصد کیلئے الٹی سمت سے نیچے آنے والی سیڑھیوں پر جانے کی کوشش کریں گے تو حادثے کا سبب بن سکتا ہے۔ متحرک سیڑھیوں پر سوار ہوتے وقت اپنے سے آگے والے عازمینِ حج کے ساتھ مل کر کھڑے نہ ہوں ورنہ اترتے وقت دھکم پیل کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

کعبہ شریف کا تعارف:

حجرِ اسود:

یہ مبارک پتھر کعبہ شریف کے مشرقی کونے پر نصب ہے جس کی بلندی مطاف سے تقریباً ایک میٹر ہے اس پتھر کو حفاظت کے لئے خالص چاندی کے حلقے میں رکھا گیا ہے۔ طواف کی ابتدا اور انتہا اسی مبارک پتھر کے سامنے سے ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے پیش رو انبیاء کرام علیہ السلام نے اس مبارک پتھر کا بوسہ لیا ہے۔ اس لئے طواف کرنے والوں کے لئے مسنون ہے کہ اگر با آسانی ممکن ہو سکے تو وہ اس کا بوسہ لیں ورنہ بھیڑ کے وقت اس کا استلام کریں یعنی ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کریں۔ ہجوم کے وقت عازمینِ حج دھکم پیل کر کے ایک دوسرے کو ایذاء نہ پہنچائیں۔

رکن یمانی:

یہ کعبہ شریف کے جنوبی کونے کو کہتے ہیں۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے اپنی یا دوسروں کی ایذاء کا اندیشہ نہ ہو تو رکنِ یمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا سیدھے ہاتھ سے تبرکاً چھوئیں۔ صرف بائیں ہاتھ سے نہ چھوئیں اور نہ ہی دور سے اس کی طرف اشارہ کرکے استلام کریں۔

ملتزم:

کعبہ شریف کے دروازے سے لے کر حجر اسود تک بیت اللہ شریف کی دیوار کو مقامِ ملتزم کہا جاتا ہے۔ اس کا عرض تقریباً 2 میٹر ہے اس مقام کو ملتزم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ جب طواف سے فارغ ہو جاتے تو اس جگہ آکر کعبہ شریف سے چمٹ جاتے اور اپنے سینہ مبارک، ہاتھوں اور رخسار کو اس جگہ سے چمٹا لیتے۔ یہ اُن مقامات میں سے ہے جہاں پر دعائیں یقینا قبول ہوتی ہیں۔

حطیم:

کعبہ شریف کے شمال میں نصف گول دائرہ کی شکل کی طرح کی جگہ حطیم کہلاتی ہے۔ یہ کعبۃ اللہ کا حصہ ہے۔ اس مقام کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس میں نماز پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی۔ طواف کرتے وقت حطیم کے اندر سے نہیں گزرنا چاہیے۔

میزاب (پرنالہ):

یہ پرنالہ کعبہ شریف کی چھت پر شمالی سمت یعنی حطیم کی جانب کعبہ شریف کی چھت سے بارش کا پانی نکالنے کے لئے لگایا گیا ہے۔

مطاف:

خانہ کعبہ کے چاروں طرف کھلی جگہ جس میں طواف کیا جاتا ہے مطاف کہلاتا ہے۔ مختلف ادوار میں بڑھتی ہوئی عازمینِ حج کی تعداد کے پیشِ نظر مطاف میں توسیع ہوتی رہی ہے۔

مقامِ ابراہیم علیہ السلام:

حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر کی۔ جس وقت حضرت ابراہیمؑ اس پتھر پر کھڑے ہوئے تو آپؑ کے پاؤں مبارک اس کے اندر دھنس گئے اور آپؑ کے پاؤں کے نشانات اب بھی موجود ہیں۔ مقامِ ابراہیمؑ کعبہ شریف سے تقریباً 13 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کی فضیلت قرآنِ مجید اور احادیث شریف میں وارد ہوئی ہے۔

آبِ زم زم:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "زم زم کا پانی اس چیز کے لئے ہے جس کے لئے (جس نیت سے) پیا جائے۔" یعنی یہ مبارک پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی برکت سے وہ مقصد پورا فرما دیتے ہیں۔ زم زم کا پانی ایسا مبارک ثابت ہوا کہ صدیوں سے نہ صرف اہلِ مکہ بلکہ تمام دنیا کے مسلمان اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آج کل مسجدِ حرام سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر کدائی کے علاقے میں ایک فیکٹری لگائی گئی ہے اور وہاں زم زمؑ کی بوتلیں دستیاب ہوتی ہیں۔

حجاج کرام وطن واپسی پر متوقع پالیسی کے مطابق جدہ اور مدینہ منورہ کے ایئرپورٹس سے یا پاکستانی ایئرپورٹس سے 5 لیٹر زم زم کی پیک شدہ بوتل حاصل کر سکیں گے۔ اس ضمن میں حجاج کو مزید آگاہی بھی دے دی جائے گی۔

صفا و مروہ:

صفا و مروہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں۔ صفا کعبہ شریف سے جنوب مشرق اور مروہ بیت اللہ شریف سے شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ (جہاں حج اور عمرہ کے لئے سعی کی جاتی ہے) کو مسعیٰ کہا جاتا ہے۔ مسعیٰ کو سایہ دار اور کھلا کرنے کے لئے مختلف ادوار میں توسیع ہوتی رہی ہے اور اب مسعیٰ ایک تہہ خانے سمیت چار منزلہ برآمدے کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اسے سفید سنگِ مرمر سے مزین کر دیا گیا ہے۔ مسعیٰ والے برآمدے کی لمبائی تقریباً چار سو میٹر ہے۔ اس کے ایک طرف صفا اور دوسری طرف مروہ پہاڑی کے نشانات ہیں۔ صفا پہاڑی کا نسبتاً

زیادہ حصہ اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی ایک تاریخی واقعہ سے منسوب ہے اور وہ ہے حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہؑ کا ان پہاڑیوں کے درمیان اپنے کم سن بچے کیلئے پانی کی تلاش میں دوڑنا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی بندی کی یہ ادا پسند آئی اور اس نے تا قیامت تمام مسلمانوں کو پابند کر دیا کہ جو بیت اللہ میں حج اور عمرہ کی نیت سے آئیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں۔

خانہ کعبہ پر پہلی نظر:

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَ بَّنَا بِالسَّلَامِ اَ للّٰھُمَّ زِدبَيتَكَ هٰذَا تَعظِيمًا وَتَشرِيفًا وَمَهَابَةً وَتَكرِيمًا وَزِدمَن حَجَّه اَوِ اعتَمَرَهُ تَشرِيفًا وَ تَعظِيمًا وَبِرًّا

ترجمہ: ''اے اللہ آپ کا نام سلام ہے اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اے اللہ! اس گھر کی شرافت، عظمت وبزرگی، اور ہیبت بڑھا۔ جو اس کی زیارت کرنے والا ہو، اس کی عزت واحترام کرنے والا ہو، حج کرنے والا ہو یا عمرہ کرنے والا ہو، اس کی بھی شرافت اور بزرگی اور بھلائی میں اضافہ فرما۔''

سعودی عرب کا نقشہ اور محلِ وقوع

رہائش سے حرم آنے جانے کیلئے بسیں
1
108 109
110
488

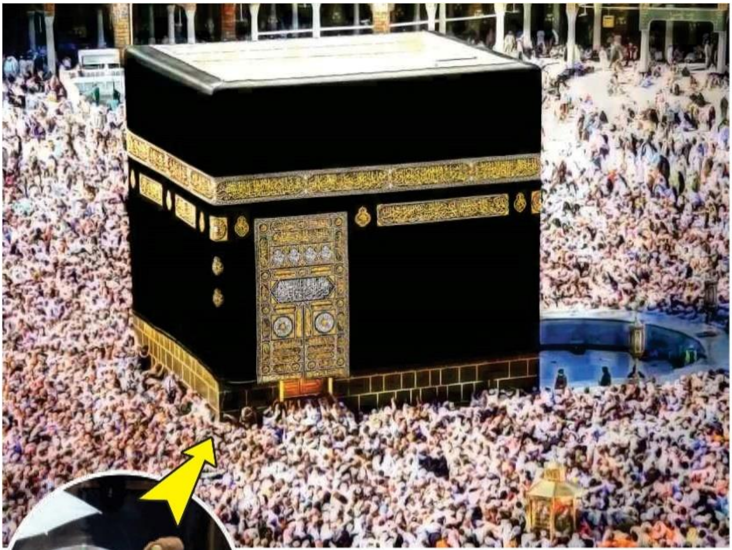

حجر اسود کا کلوز اپ

خانہ کعبہ کا تعارفی نقشہ

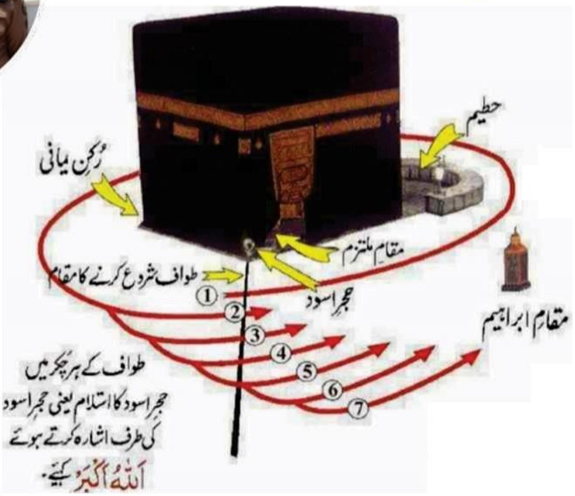

طواف کے چکروں میں اضطباع کا مسنون طریقہ

باب سوم

مشاعر مقدسہ کا تعارف

حجاج کرام چونکہ ایام حج کا بیشتر حصہ منٰی میں گزارتے ہیں لہٰذا وہاں کے اہم امتیازی نشانات سے آگاہی فائدے سے خالی نہ ہو گی۔ مندرجہ ذیل نقشے میں ان مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں مناسک حج ادا کیے جاتے ہیں۔ مسجد الحرام سے منٰی کا فاصلہ تقریباً 6 کلو میٹر ہے جبکہ عرفات سے مزدلفہ اور منٰی بالترتیب تقریبا9 اور 13 کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔

منیٰ سے مختلف مقامات کے فاصلے:

مسجد حرام کا منیٰ سے فاصلہ تقریباً6 کلو میٹر ہے اور پیدل چلنے والوں کے لئے ان مقامات کے درمیان ایک سایہ دار سڑک بنائی گئی ہے جبکہ دونوں کناروں پر تھوڑے تھوڑے وقفے پر پینے کے ٹھنڈے پانی کے کولر نصب کئے گئے ہیں۔

وادی منیٰ سے میدان عرفات کا فاصلہ تقریباً13 کلو میٹر ہے اور یہاں بھی پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لئے علیحدہ وسیع سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ بسوں اور دیگر ٹریفک کیلئے کئی علیحدہ سڑکیں ہیں جن پر یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کو اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی۔ منیٰ سے مزدلفہ کے مختلف حصے تقریباً4 کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ منیٰ سے عرفات جانے والے تمام راستے مزدلفہ سے ہی گزرتے ہیں۔ حجاجِ کرام کو یہ سفر 10 ذی الحجہ کو کرنا ہوتا ہے اور اسے پیدل طے کرنا دوسرے ذرائع کی نسبت زیادہ آسان ہوتا ہے۔ میدانِ عرفات سے مزدلفہ کا فاصلہ تقریباً9 کلو میٹر ہے۔

منیٰ میں داخلے کے راستے:

8 ذوالحجہ کو اس مبارک وادی میں حجاج کے داخلے کے ساتھ ہی اسلام کے رکنِ حج کے مناسک کا آغاز ہو جاتا ہے۔ عازمینِ حج کیلئے بہتر ہو گا کہ 8 ذوالحجہ کو منیٰ میں پہلی بار اپنے مکتب کے ذمہ دار افراد کی رہنمائی میں جائیں۔ البتہ منیٰ میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل 4 بڑے

راستے ہیں۔ ایام حج سے پہلے ان راستوں سے شناسائی عازمین حج کیلئے فائدہ مند ہو گی۔

1. **طریق 68 مدخل الملک فہد:** یہ راستہ منیٰ میں وادی کی مغربی سمت سے داخل ہوتا ہے۔ شیشہ اور طریق الحج کے علاقوں میں رہنے والے عازمینِ حج اس راستے سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔
2. **مدخل کبری الملک خالد:** یہ راستہ منیٰ میں جنوب کی طرف سے مسجدِ خیف کے قریب سے داخل ہوتا ہے۔ عزیزیہ میں سوق السلام، راجحی سینٹر اور دیگر قریبی علاقوں میں رہائش پذیر عازمینِ حج اس راستے سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔
3. **مدخل کبری الملک عبد العزیز:** یہ راستہ بھی منیٰ میں جنوب کی طرف سے داخل ہو کر منیٰ کے عین درمیان سے گزرتا ہے۔ لہٰذا زیادہ تر عازمینِ حج منیٰ میں داخل ہونے کے لئے یہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔ عزیزیہ کے مشرقی علاقوں یعنی بن داود، طریق الملک عبد اللہ اور طریق عبد اللہ خیاط کے ارد گرد رہائش پذیر عازمینِ حج اس راستہ سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔
4. **مدخل کبری الملک فیصل:** یہ راستہ بھی منیٰ میں جنوب کی سمت سے ہی داخل ہوتا ہے لیکن یہ منیٰ کے انتہائی مشرقی کنارے سے منیٰ میں داخل ہوتا ہے لہٰذا کم لوگوں کے زیرِ استعمال آتا ہے۔

وادی منیٰ میں اہم نشانات:(Land Marks)

عازمینِ حج ایامِ حج کا بیشتر وقت منیٰ کے خیموں میں ہی بسر کرتے ہیں اور پھر یہاں سے انہیں مناسکِ حج کی ادائیگی کیلئے مختلف ایام میں منیٰ سے دوسرے مقاماتِ مقدسہ میں آنا جانا ہوتا ہے۔ لہٰذا منیٰ میں اپنے خیمے کا محل وقوع اچھی طرح ذہن نشین کر لینا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ بوقتِ ضرورت اپنے خیمے سے آنے جانے والے راستوں سے اچھی طرح شناسائی ہو جائے اور خدا نخواستہ بھولنے کے امکانات بالکل ختم ہو جائیں۔ اس مقصد کیلئے وادی منیٰ میں موجود مندرجہ ذیل امتیازی نشانات سے آگاہی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

منیٰ کے اہم پل:

پل کو عربی میں کبری یا جَسر کہا جاتا ہے مقامی زبان میں پل کے لئے زیادہ تر کبری کا لفظ

استعمال کیا جاتا ہے وادی منیٰ میں ٹریفک کی سہولت کے لئے کئی پل بنائے گئے ہیں جن میں سے تین اہم ترین پل مندرجہ ذیل ہیں۔

1. **کبری ملک خالد:** یہ کبری منیٰ کے شمالی علاقے مسجد خیف کے قریب جمرات سے تقریباً نصف کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اگر آپ منیٰ میں شارع خالد سے داخل ہوں تو ایک سرنگ (عربی زبان میں نفق) سے داخل ہونے کے بعد آپ اِسی کبری پر آ کر نکلیں گے اور آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف منیٰ کا ایک ہسپتال ہے جسے عربی زبان میں مستشفی الطواری کہا جاتا ہے یعنی ایمرجنسی ہاسپیٹل۔ اس کبری کے دائیں طرف سے منیٰ کے اندر بڑی سڑکوں سے کبری کے اوپر آنے کے لئے راستہ مہیا کرتے ہیں۔
2. **کبری ملک عبدالعزیز:** یہ کبری منیٰ کے تقریباً درمیان میں کبری ملک خالد سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور منیٰ میں حجاج کے خیموں کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کرتی ہے اگر آپ شارع ملک عبداللہ کے راستے عزیزیہ سے منیٰ میں داخل ہوں تو اسی کبری کے اوپر سے آپ کا منیٰ میں داخلہ ہو گا اور آپ کے بائیں طرف ایک اور ہسپتال ہے جس کا عربی زبان میں نام مستشفیٰ منیٰ الجسر ہے۔ کبری ملک عبدالعزیز کے نیچے مستشفیٰ منیٰ الجسر کے قریب ایمبولینس سٹاپ بھی واقع ہے۔ بوقتِ ضرورت یہاں سے ایمبولینس لی جا سکتی ہے۔ ایمبولینس کو عربی زبان میں اَسعاف کہتے ہیں۔
3. **کبری ملک فیصل:** یہ کبری نیو منیٰ اور مزدلفہ کے میدان کے درمیان واقع ہے۔ عازمینِ حج کے رہائشی خیمے جو کہ کبری ملک خالد اور مسجد خیف کے قریب سے شروع ہوتے ہیں کبری ملک فیصل کے قریب آ کر اختتام پذیر ہوتے ہیں اور کبری کی دوسری طرف میدان مزدلفہ شروع ہو جاتا ہے۔ عازمینِ حج 10 ذی الحجہ کی صبح جب مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو سب سے پہلے کبری فیصل کے نیچے سے ہی ان کا گزر ہوتا ہے اور یہاں سے ہی خیمے شروع ہوتے ہیں جو کہ تقریباً چار کلو میٹر کے بعد کبری ملک خالد سے تھوڑے ہی فاصلے کے بعد ختم ہوتے ہیں۔

منیٰ کے زون:

زون کو عربی زبان میں منطقہ کہا جاتا ہے اور منیٰ کی وادی کو 9 مختلف زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ زون 1 تا 7 منیٰ جبکہ زون 8 اور 9 مزدلفہ میں ہیں۔ زون ایک جمرات کی طرف ہے اور یوں ان کے نمبر مزدلفہ کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ منیٰ میں عازمینِ حج کے رہائشی خیمے زون 7 تک جاتے ہیں جو کہ کبری فیصل کے بالکل قریب واقع ہے۔ ہر زون کی نشاندہی کے لئے اونچے پول پر پیلے رنگ کے بورڈ لگا دیئے گئے ہیں اور ان پر سیاہ رنگ سے زون نمبر لکھ دیئے گئے ہیں۔ زون کی نشاندہی وہاں موجود چھوٹی سڑکوں سے بھی ہوتی ہے۔ جیسے شارع 511 زون 5 کی 11 نمبر سڑک ہے اور اس طرح شارع 219 زون 2 کی 19 نمبر سڑک ہے۔ پاکستانی حجاج کے خیمے عموماً زون 6، 5، 4، 2 اور 7 میں ہوتے ہیں۔

نیو منیٰ:

وقت گزرنے کے ساتھ جوں جوں حجاج بیت اللہ کی تعداد میں اضافہ ہوا تو منیٰ کی وادی اپنی تمام وسعتوں کے باوجود تنگ ہونا شروع ہو گئی۔ اس بات کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جہاں پورے گاؤں یا محلے میں صرف چند لوگوں کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوتی تھی الحمد اللہ وہاں اب ہر دوسرے گھر میں کئی حجاج نظر آنے لگے ہیں لہٰذا یہ ضروری ہو گیا کہ حجاج کے رہائشی خیموں کو قدیم وادی منیٰ کی حدود سے باہر مزدلفہ کی حدود میں بھی نصب کیا جائے۔ لہٰذا سعودی حکومت نے مستند علماء کرام کے اجتہاد فتویٰ کی روشنی میں حجاج کے رہائشی خیموں کو قدیمی منیٰ کے بالکل ساتھ مزدلفہ کی حدود میں کبری فیصل تک بڑھا دیا ہے۔ مزدلفہ کی حدود میں وہ علاقہ جہاں حجاج کے رہائشی خیمے لگائے گئے ہیں عرفِ عام میں نیو منیٰ کہلاتا ہے اور یہاں عازمینِ حج کا ٹھہرنا ان کے منیٰ کے قیام کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کی حدود کی نشاندہی کے بورڈ

حجاج جمرات پر رمی کرتے ہوئے (شیطان کو کنکریاں مارتے ہوئے)

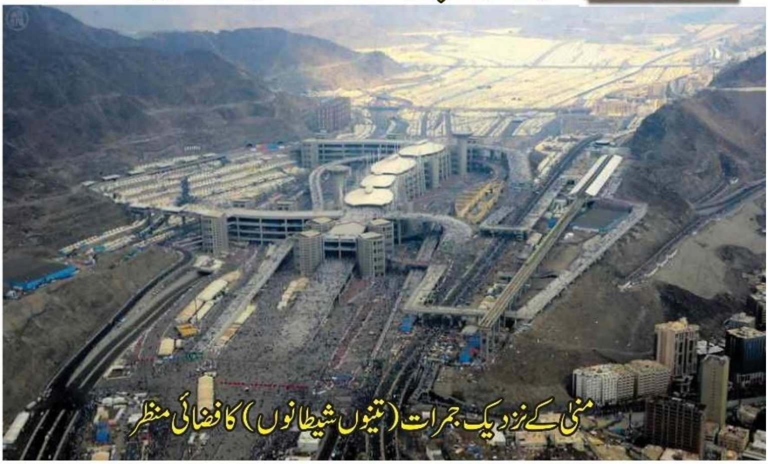

منیٰ کے نزدیک جمرات (تینوں شیطانوں) کا فضائی منظر

منیٰ کی اہم سڑکیں:

منیٰ ایک وسیع وادی ہے اور یہاں لاکھوں افراد کے قیام کے لئے انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں کئی بڑی اور چھوٹی سڑکوں کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے۔ بڑی سڑکوں کو عربی زبان میں طریق کہتے ہیں اور منیٰ میں ہر طریق یعنی بڑی سڑک کا اپنا نام اور نمبر ہوتا ہے۔ یہ سڑکیں وادی منیٰ کے لمبے رخ یعنی شرقاً غرباً بنائی گئی ہیں۔ منیٰ کی چند اہم سڑکیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1. **طریق 38 الملک عبد العزیز:** یہ سڑک مسجد حرام سے منیٰ اور مزدلفہ سے ہوتے ہوئے عرفات تک جاتی ہے اور ریل کی پٹری کے بالکل نیچے چلتی ہے۔
2. **طریق 44 القصر الملکی:** یہ سڑک میدانِ عرفات سے شروع ہوتی ہے اور مزدلفہ سے ہوتے ہوئے کبری فیصل کے نیچے سے منیٰ میں داخل ہوتی ہے اور پھر طریق الملک عبد العزیز کے ساتھ چلتے ہوئے کبری عبد العزیز کے بعد طریق 38 میں ضم ہو جاتی ہے۔
3. **طریق 50 الملک فیصل:** یہ سڑک میدانِ عرفات کے مشرقی کنارے سے شروع ہوتی ہے اور طریق القصر الملکی کے شمال کی طرف اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ پھر مزدلفہ سے ہوتے ہوئے منیٰ کے آخری حصے میں جمرات کے قریب ختم ہوتی ہے۔
4. **طریق المشاۃ (پیدل چلنے کا راستہ):** مشاۃ عربی زبان میں پیدل چلنے کو کہتے ہیں۔ یعنی مکہ سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات تک پیدل سفر کرنے والوں کی سہولت کے لئے بنائے گئے راستوں میں یہ پہلا بڑا پیدل راستہ ہے۔ زیادہ تر عازمینِ حج مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے اسی راستے پر سفر کرتے ہیں۔
5. **طریق 56 الجوھرۃ:** یہ سڑک بھی طریق مشاۃ کے ساتھ چلتے ہوئے عرفات سے منیٰ کے آخری حصے میں واقع جمرات تک جاتی ہے۔
6. **طریق 62 سوق العرب:** طریق سوق العرب بھی میدان عرفات کے مشرقی حصے سے شروع ہوتی ہے اور جبل الرحمۃ کے پاس سے گزرتی ہے۔ طریق 62 میدانِ مزدلفہ اور وادی منیٰ سے گزرتے ہوئے جمرات کے قریب آکر ختم ہوتی ہے۔ منیٰ میں جنوب ایشیائی ممالک یعنی

افغانستان، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کے عازمینِ حج کے خیمے طریق الجوھرة اور طریق سوق العرب پر ہی واقع ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ کے لئے ان شاہراہوں سے اچھی طرح شناسائی کر لینا نہایت ضروری ہے۔

اہم نوٹ:

طریق الجوھرة، طریق سوق العرب اور طریق المشاة عرفات سے شروع ہوتی ہیں اور ان کے درمیان وقفہ کہیں زیادہ ہو جاتا ہے تو کہیں کم اور وادی محسر میں تو بالکل مل جانے کے بعد پھر علیحدہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا عازمینِ حج 10 ذی الحجہ کی صبح مزدلفہ سے منیٰ کا سفر کرتے ہوئے جب وادیِ محسر پہنچتے ہیں تو ان کا غلطی سے اپنی مطلوبہ سڑک کی بجائے دوسری سڑک پر چلے جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا آپ کو وادی محسر میں ان سڑکوں کی نشاندہی کرنے والے بورڈوں اور نقشوں وغیرہ کی مدد سے یقین کر لینا چاہئے کہ آپ مطلوبہ سڑک پر ہی سفر کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر اپنے خیمے کا راستہ کھو جانے کا اندیشہ بڑھ جائے گا۔

7. **طریق 68 الملک فہد:** یہ سڑک میدانِ عرفات کے مغربی کنارے پر واقع عرفات رِنگ روڈ سے شروع ہو کر مزدلفہ اور منیٰ کے شمالی حصے سے گزرتی ہے اور پھر جمرات کے شمال سے گزرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتی ہے۔ منیٰ میں اس سڑک کے کنارے زیادہ تر افریقی اور عرب ممالک کے عازمینِ حج کے خیمے نصب ہوتے ہیں۔

چھوٹی سڑکیں:

منیٰ میں مندرجہ بالا سڑکوں کو کئی چھوٹی رابطہ سڑکوں کے ذریعے جوڑا گیا ہے۔ ان سڑکوں کو عربی زبان میں شارع کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک سڑک کو اس کے زون کے مطابق نمبر الاٹ کیا گیا ہے۔ مثلاً شارع نمبر 521 میں 5 کا ہندسہ اس کے زون کو ظاہر کرتا ہے اور 21 سڑک کا نمبر ہے یعنی یہ زون 5 کی 21 نمبر شارع ہے۔ اسی طرح شارع 210 زون نمبر 2 کی 10 نمبر سڑک

ہے۔ سڑکوں کی نمبرنگ میں ایک اور خاص بات سمجھنے کی یہ ہے کہ منی کی افقی (شرقاً غرباً) سڑکوں کا نمبر جفت ہندسہ اور عمودی (شمالاً جنوباً) سڑکوں کا نمبر طاق ہندسہ ہوتا ہے مثال کے طور پر شارع 714 شارع 716 اور شارع 718 زون نمبر 7 میں نسبتاً بڑی افقی (شرقاً غرباً) سڑکیں ہیں اور شارع 717، شارع 735، شارع 737 چھوٹی عموداً سڑکوں کے ذریعے ان کے درمیان رابطہ مہیا کیا گیا ہے۔ اسی طرح منیٰ کے ہر زون میں عازمینِ حج کی سہولت کے لئے چھوٹی بڑی سڑکوں کا نیٹ ورک موجود ہے۔ جن میں سے کچھ سڑکیں بوقتِ ضرورت بند بھی کر دی جاتی ہیں۔

مکتب نمبر:

منیٰ میں عازمینِ حج کے خیموں کو مختلف مکاتب میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ہر مکتب کو ایک نمبر الاٹ کیا جاتا ہے۔ جنوب ایشیائی ممالک کے مکاتب منیٰ کے ایک ہی حصے میں ہوتے ہیں۔ کچھ مکاتب صرف پاکستانی حجاج کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ جبکہ کچھ مکاتب میں پاکستان کے ساتھ دوسرے ایشیائی ممالک کے عازمینِ حج کے مشترک خیمے بھی ہوتے ہیں۔ مکاتب کے سلسلے میں چند اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- منیٰ کے اندر مکاتب کی جگہ کسی خاص ترتیب سے الاٹ نہیں کی جاتی لہٰذا ممکن ہے کہ مکتب نمبر 1 کے ساتھ مکتب نمبر 13 اور پھر مکتب نمبر 28 موجود ہو۔ پاکستانی مکاتب کے بڑے گیٹ کے سامنے مکتب نمبر کے بورڈ آویزاں کیے جاتے ہیں اور پاکستانی پرچم بھی لگائے جاتے ہیں۔ مکتب کے مین گیٹ کے ساتھ پول نمبر کا بورڈ بھی لگا ہوتا ہے۔
- عازمینِ حج سے گزارش ہے کہ جب 8 ذی الحجہ کو مکتب کے ذمہ داران آپ کو پہلی بار اپنے مکتب میں لے جائیں تو اپنے مکتب کا محلِ وقوع اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ کس سڑک پر واقع ہے اور اس کا پول نمبر کیا ہے تاکہ جب بھی مکتب سے باہر جانا ہو تو آسانی سے واپس آ سکیں۔
- مکتب میں رہائش کے دوران مکتب کا جاری کردہ کارڈ ہمیشہ اپنے پاس رکھیں جو کہ مکتب میں داخلے کے وقت سیکورٹی پر مامور افراد کو دکھا کر ہی آپ اندر جا سکیں گے۔ مکتب کے اندر وضوخانے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور نماز کے اوقات سے پہلے عموماً وہاں رش زیادہ ہو جاتا ہے۔

لہٰذا وضو کے لئے ایسے اوقات کا چناؤ کریں جب نسبتاً بھیڑ کم ہو۔ عموماً نمازوں کے بعد کے اوقات میں وضوخانوں پر رش کم ہوتی ہے۔ وضوخانوں میں لگی پانی کی ٹونٹی کا ہینڈل آرام سے کھولیں ورنہ پانی زیادہ پریشر سے باہر آئے گا اور حمام کے فرش سے لگنے کے بعد چھینٹیں آپ کے کپڑوں پر بھی پڑ سکتی ہیں۔

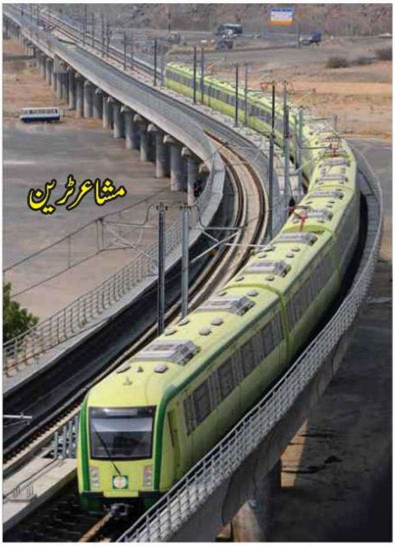

مشاعر ٹرین

منیٰ میں مکتب کی نشاندہی کا بورڈ

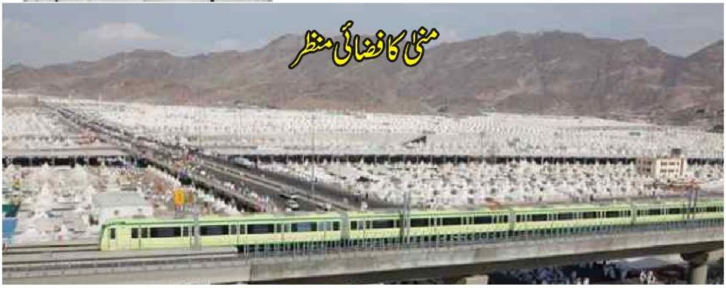

منیٰ کا فضائی منظر

منیٰ میں زون نمبر 3 کی نشاندہی کا بورڈ

پول نمبر:

منیٰ میں حجاج کے رہائشی علاقے کو مختلف کیمپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر کیمپ کا ایک خاص نمبر ہوتا ہے جو ایک پول کے اوپر چھوٹے سے بورڈ پر نمایاں لکھا ہوتا ہے۔ یہ نہایت ہی اہم نشان ہے جو عازمینِ حج کی منیٰ میں رہنمائی کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس پول پر خیمے کا نشان بنا ہوتا ہے۔ خیمے کے نشان کے اوپر عربی زبان میں اور نیچے انگریزی زبان میں پول نمبر لکھا ہوتا ہے۔ پول نمبر سے متعلق مندرجہ ذیل نکات اچھی طرح ذہن نشین کر لینے سے منیٰ میں نہ صرف اپنے خیمے کو تلاش کرنا آسان ہو جائے گا بلکہ دوسرے عازمینِ حج کی رہنمائی کر کے اجر و ثواب حاصل کرنا بھی ممکن ہو جائے گا۔

پول نمبر اکثر اعداد کی شکل میں لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً 56/6 کا اوپر والا ہندسہ کیمپ نمبر یا پول نمبر کو ظاہر کرتا ہے اور نیچے والا ہندسہ متعلقہ سڑک نمبر کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی پول نمبر 56/6 سڑک نمبر 56 کا 6 نمبر کیمپ کو ظاہر کرتا ہے۔

پول نمبر ہر چھوٹی بڑی سڑک کے دونوں کناروں پر کیمپ کے اندر لگے نظر آتے ہیں۔ ان نمبروں کی ابتداء ہر سڑک کے آغاز میں الٹے یعنی بائیں رخ کی طرف اس طرح سے ہوتی ہے کہ طاق نمبر کے پول سڑک کے بائیں طرف اور جفت نمبر کے پول سڑک کی دائیں طرف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ 56 سڑک کی ابتدا سے اس پر چلنا شروع کریں تو شروع میں ہی پول نمبر 56/1 آپ کے بائیں طرف ہو گا اور تھوڑی دیر بعد پول نمبر ?56/2 آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف آئے گا۔

کسی بھی سڑک پر کل پول نمبروں کی تعداد اس کی لمبائی پر منحصر ہوتی ہے۔ یعنی کسی چھوٹی سڑک کے پولوں کی تعداد بڑی سڑک کے پولوں کی تعداد سے کم ہو گی۔ مثال کے طور پر سڑک نمبر 521 زون نمبر 5 کی ایک چھوٹی سڑک ہے لہٰذا اس کے پول نمبروں کی کل تعداد 9 ہے۔ یعنی آخری پول نمبر 56/9 ہے۔ اس طرح طریق 62 سوق العرب ایک بڑی سڑک ہے اس کے پول نمبروں کی تعداد 63 ہے۔ یعنی اس سڑک پر آخری پول نمبر 62/63 ہے۔

تمام بڑی سڑکوں کے پول نمبر جمرات کی طرف سے شروع ہوتے ہیں اور کبری فیصل کے پاس ختم ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ اس سڑک پر کہیں بھی موجود ہیں اورآپ کو اپنے مکتب کا پول نمبر معلوم ہے تو آپ درست سمت جاکر اپنے خیمے میں جاسکتے ہیں۔

مکتب کے ذمہ داران ہر حاجی کو گلے میں لٹکایا جانے والا مکتب کارڈ یا کلائی پر باندھنے کے لئے پلاسٹک بینڈ دیتے ہیں۔ جس پر منیٰ اور عرفات کے پتے بمعہ پول نمبر درج ہوتے ہیں۔ انہیں حج کے ایّام میں اپنے پاس محفوظ رکھیئے اور اپنے خیمے کا راستہ کھو جانے کی صورت میں آپ کسی بھی ملک کے رضا کار یا معاون کو کارڈ / بینڈ دکھا کر راستہ معلوم کرسکتے ہیں۔

طواف زیارت کے لئے جانے والے راستے:

جب بھی 10 اور 12 ذو الحجہ کے درمیان آپ کو اپنی سہولت کے مطابق منیٰ سے مکہ مکرمہ طواف زیارت کے لئے جانا ہو تو آپ پیدل بھی جاسکتے ہیں اور بس، ٹیکسی پر بھی لیکن اگر صحت اجازت دے تو پیدل جانا بہت بہتر ہے، نوجوانوں کو تو ہر صورت پیدل راستہ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ بس، ٹیکسی والے ایک تو ان دنوں میں کرایہ بہت زیادہ لیتے ہیں دوسرا ٹریفک کے رش کی وجہ سے بہت زیادہ وقت لگادیتے ہیں اور پھر آپ کو حرم سے کافی فاصلے پر اتار دیتے ہیں کیونکہ ٹریفک کی پابندیوں کی وجہ سے حرم کے قریب جانا ممکن نہیں ہوتا، اسی طرح حرم سے (طواف زیارت کرنے کے بعد) منیٰ آتے ہوئے وہاں سے دور کسی انجانی جگہ پر اتار دیں گے اور آپ کو اپنے خیمے میں پہنچنا انتہائی دشوار ہو جائے گا، طواف زیارت کے لئے مندرجہ ذیل نکات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں:

- منیٰ سے جمرات تک جانے والی سب سڑکیں جمرات کے قریب آپس میں مل جاتی ہیں اور جمرات کی عمارت سے سیدھا آگے جائیں تو تھوڑی دیر بعد بائیں ہاتھ پر سرنگ سے ایک سڑک نکل رہی ہے جو حرم تک پیدل جانے والوں کے لئے بنائی گئی ہے اس سڑک کا زیادہ تر حصہ چھتا ہوا ہے اور عازمینِ حج کو سایہ مہیا کرتا ہے، سڑک کے دونوں اطراف ٹھنڈے پانی کے کولر بھی نصب کیے گئے ہیں، طواف زیارت کے لئے اس سڑک پر پیدل جانا بہترین طریقہ ہے عمر

- رسیدہ افراد جو زیادہ پیدل نہ چل سکتے ہوں جہاں تھک جائیں تو تھوڑی دیر آرام کریں اور تھوڑی دیر سستا لینے کے بعد سفر دوبارہ شروع کر دیں اس طرح وقفوں سے پیدل سفر کرنا گاڑی پر سفر کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔
- اگر آپ کا خیمہ جمرات سے زیادہ فاصلے پر ہو اور پیدل حرم شریف جانا مشکل ہو تو آپ جمرات تک کا سفر ٹرین پر کریں اور منیٰ اسٹیشن 3 پر اترنے کے بعد جب آپ ڈھلوان نما پل کے ذریعے جمرات کی طرف جاتے ہیں تو تقریبا 300 میٹر چلنے کے بعد یہ راستہ طریق ملک عبد العزیز سے مل جاتا ہے اور اس کے دائیں طرف سے آپ طریق الملک عبد العزیز پر آسانی سے جاسکتے ہیں، یہاں سے حرم جانے والی بسیں مل جاتی ہیں جو آپ کو حرم سے تھوڑے فاصلے پر اتار دیں گی، جہاں سے آپ پیدل حرم جاسکتے ہیں۔
- طواف زیارت جانے کے لئے اگر آپ کو بس، گاڑی پر جانا ناگزیر ہو تو آپ کو یہ سہولت کبری الملک خالد، کبری الملک عبد العزیز اور کبری الملک فیصل سے آسانی سے مل جائے گی جو بھی کبری آپ کے خیمے / مکتب سے نزدیک ہو وہاں سے حرم جانے والی گاڑی آپ کو مل جائے گی۔
- حجاج کو سعودی عرب میں قیام کے دوران اپنے گروپ کے ساتھ رہنا چاہیے اور رمی کے لیے مکتب کی طرف سے دیے گئے اوقات کی سختی سے پابندی کریں۔ حجاج کرام کی رمی کے لیے روانگی کے وقت مکتب اور معاونین کا عملہ حجاج کرام کو منظم رکھنے کے لیے موجود ہوتا ہے۔ معذور، ویل چیئر پر سوار، اور بچے رمی کے لیے شریعت کے مطابق اپنی جگہ اپنے گروپ کے مرد حضرات میں سے کسی کو اپنا وکیل بنا سکتے ہیں۔

مشاعر مقدسہ (منیٰ، مزدلفہ، عرفات) میں لگے رہنمائی کے لئے بورڈ:

مشاعر مقدسہ اور مکہ مکرمہ میں عازمینِ حج کی رہنمائی کے لئے سڑکوں، ہسپتالوں مسجدوں اور دیگر اہم مقامات کی نشاندہی کے لئے کئی قسم کے بورڈ لگائے جاتے ہیں ان بورڈوں کو عربی زبان میں "لوحات" کہا جاتا ہے ان میں سے چند اہم قسم کے بورڈ درج ذیل ہیں:

- حدود بورڈ: یہ بورڈ بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں اور یہ منیٰ مزدلفہ اور عرفات کی حدود کا تعین کرتے ہیں یہ بورڈ مشاعر مقدسہ کی حدود کے آغاز اور اختتام پر لگائے جاتے ہیں منیٰ کی حدود کو ظاہر کرنے کے لئے بنفشی رنگ، مزدلفہ کے لئے جامنی رنگ جبکہ میدان عرفات کی نشاندہی کے لئے پیلے رنگ کے بورڈ لگائے گئے ہیں ان تمام مقامات کی حدود کے آغاز پر "بدایہ" (یعنی ابتدا) لکھا ہوتا ہے اور حدود کے خاتمے والے بورڈ پر "نہایہ" (یعنی انتہا) لکھا ہوتا ہے یاد رکھیئے اگر آپ کو "بدایہ عرفات" کا بورڈ کا نظر آرہا ہے تو آپ اس وقت میدان عرفات کی حدود سے باہر ہیں اور اگر آپ کو "نہایہ عرفات" کا بورڈ نظر آرہا ہے تو آپ عرفات کی حدود کے اندر موجود ہیں، یہی بات مزدلفہ اور منیٰ میں حدود کی نشاندہی کرنے والے بورڈوں کے لئے بھی درست ہے۔
- سڑکوں کی نشاندہی کے بورڈ: تمام اہم سڑکوں پر مختلف قسم کے بورڈ لگائے جاتے ہیں جن سے اس سڑک پر آنے والے اہم مقامات کے فاصلے اور اس سڑک سے دائیں بائیں جانے والی سڑکوں کے نام وغیرہ کا پتہ چلتا ہے عازمینِ حج اپنی منزل کے لئے درست راستے کا انتخاب کرتے وقت ان بورڈوں سے رہنمائی لے سکتے ہیں یعنی آپ سڑک پر جارہے ہیں اس سڑک پر آگے اور دائیں اور بائیں جانے والی سڑکوں پر کون سے اہم مقامات کتنے فاصلے پر آئیں گے۔
- قبلہ سمت بورڈ: یہ بورڈ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں قبلہ کی سمت ظاہر کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں ان مقامات میں نماز کی ادائیگی سے قبل "اتجاہ قبلہ" کے بورڈ کو دیکھ کر قبلے کی سمت کا درست تعین کرلیں۔

جمرات:

جمرات لفظ جمرہ کی جمع ہے وادی منی کے مغربی حصے میں جمرات کو ظاہر کرنے کے لئے ایک بہت بڑی چار منزلہ عمارت بنائی گئی ہے یہ عمارت مسجد خیف کے قریب خالد کبری سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر منیٰ سے مکہ مکرمہ کی طرف واقع ہے یہاں گراؤنڈ فلور سمیت پانچ منازل پر بیک وقت رمی کی جاسکتی ہے ہر منزل پر رمی کے لئے جانے کے مختلف راستے ہیں جمرات کی عمارت میں داخل ہونے والے راستے اس عمارت سے منیٰ کی طرف ہیں اور باہر نکلنے والے راستے اس سے مکہ مکرمہ کی طرف ہیں عمارت کے اندر تین جمرات ہیں ان کے نام جمرہ صغری، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ ہیں، عمارت میں داخل ہونے کے تقریبا 150 میٹر بعد سب سے پہلے جمرہ صغریٰ (چھوٹا جمرہ) ہے اس کے 150 میٹر بعد جمرہ وسطیٰ (درمیانہ جمرہ) اور پھر اس کے 190 میٹر کے فاصلے پر جمرہ عقبہ (بڑا جمرہ) واقع ہے۔ جمرات سے متعلق اہم نکات درج ذیل ہیں:

پاکستانی عازمینِ حج منی سے جمرات کی طرف پیدل جاتے ہوئے طریق المشاۃ 1 (پیدل چلنے والا راستہ) طریق الجوہرہ یا طریق سوق العرب سے گزرتے ہیں اگر ٹرین کے ذریعے جائیں تو منیٰ اسٹیشن 3 پر اترتے ہیں۔

منیٰ سے جمرات کو آنے والی تمام سڑکیں عازمینِ حج کو جمرات عمارت کی مختلف منازل پر لے جاتی ہیں طریق الجوھرۃ اور طریق سوق العرب پر جانے والے حجاج گراؤنڈ فلور پر رمی کرتے ہیں۔ طریق المشاۃ (پیدل چلنے والا راستہ) ایک ڈھلوان کے ذریعے پہلی منزل پر جاتا ہے اور ٹرین پر جانے والے حضرات بالائی منزل پر رمی کرتے ہیں۔

اگر عازمینِ حج طواف زیارت کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپسی پر پیدل چلنے والا راستہ استعمال کریں تو تقریبا 6 کلو میٹر چلنے کے بعد وہ جمرات کے پاس پہنچتے ہیں اگر کسی نے اس دن کی رمی کرنا ہو تو اسی راستے پر بنے ہوئے ڈھلوان راستے عازمینِ حج کو جمرات عمارت کی دوسری منزل پر لے جاتے ہیں دوسرے فلور پر رمی کرنے کے بعد اگر عازمینِ حج عزیزیہ جانا چاہیں تو دوسری منزل کے مخرج سے نکل کر ایک سرنگ کا راستہ استعمال کرتے ہوئے وہ اپنی بلڈنگ میں جاسکتے ہیں۔

جمرات عمارت کی تیسری منزل پاکستانی عازمینِ حج کے زیر استعمال نہیں آتی، اس منزل پر آنے والے راستے منٰی کے اس حصے سے آتے ہیں جہاں صرف دوسرے ممالک کے عازمینِ حج رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

ٹرین کے ذریعے رمی جمرات کو آنے والے عازمینِ حج منیٰ سے اپنے نزدیکی ریلوے اسٹیشن یعنی منٰی اسٹیشن 1 یا منیٰ اسٹیشن 2 سے ریل پر سوار ہوتے ہیں اور منیٰ اسٹیشن 3 (جو جمرات کے قریب ہے) پر اتر جاتے ہیں یہاں سے ایک ڈھلوان نما پل پر تقریباً 600 میٹر پیدل چلنے کے بعد وہ جمرات عمارت کی بالائی منزل پر پہنچتے ہیں وہاں تینوں جمرات پر باری باری رمی کر لینے کے بعد اپنے بائیں ہاتھ بنے ہوئے پل کے اوپر سے جانے والا راستہ اختیار کرتے ہوئے واپس منیٰ اسٹیشن 3 پر چلے جاتے ہیں۔

بالائی منزل پر رمی سے فارغ ہو کر پل والا راستہ اختیار کرنے والے بزرگ خواتین و حضرات اور بچوں کو اسٹیشن پہنچانے کے لئے چھوٹی گاڑیوں کا بندوبست بھی ہوتا ہے پیدل چلنے والے عازمینِ حج طریق الملک عبدالعزیز کو پار کرتے ہیں اور پھر آٹو میٹک سیڑھیوں کے ذریعے اسٹیشن جانے والے راستے پر جاسکتے ہیں۔

رمی جمرات کے دونوں اطراف سے کی جاسکتی ہے لیکن اگر آپ رمی کرتے وقت جمرات کی طرف اس طرح رُخ کریں کہ منیٰ آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف اور مکہ مکرمہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو آپ کا یہ عمل سنت کے مطابق ہوگا اور جمرات سے واپسی کے لئے اپنے الٹے ہاتھ والا راستہ لینا آسان ہوگا یہ راستہ جنوبی منیٰ (یعنی طریق الجوھرۃ، طریق سوق العرب، زون 5 اور زون 7) میں رہنے والے حجاج کو آسانی سے اپنے خیموں کی طرف لے جائے گا اگر منی کے ان علاقوں میں رہنے والے حجاج نے واپسی پر جمرات کے دائیں طرف سے آنے والا راستہ اختیار کیا تو وہ انہیں اپنے خیموں سے زیادہ دُور شمالی منیٰ کی طرف لے جائے گا۔

جمرات سے واپسی پر بائیں طرف نکلنے والے حضرات طریق 50 الملک فیصل پر آنکلیں گے اور مسجد خیف کے پاس سے گزر کر کبری ملک خالد کے نیچے سے گزریں گے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ آپ جس راستے سے واپس جارہے ہیں آپ نے رمی کے لئے آتے وقت وہ راستہ اختیار نہیں کیا تھا بلکہ جس راستے سے آپ رمی کے لئے آئے تھے وہ اب آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف ہے کیونکہ بھگدڑ اور دھکم پیل سے بچنے کے لئے رمی کے لئے آنے والے راستوں پر واپس جانا سعودی حکام کی طرف سے بند کر دیا جاتا ہے اب آپ کو کافی دور تک واپسی کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرنا ہوگا اور بائیں طرف جانے کے لئے جو بھی پہلی رابطہ سڑک کھلی ملے نہایت ذہانت کے ساتھ اسے اختیار کرتے ہوئے اپنی مطلوبہ سڑک یعنی طریق الجوھرہ یا طریق سوق العرب کی طرف جائیں۔

زون نمبر 6 میں کویتی مسجد کے آس پاس رہائش پذیر عازمینِ حج رمی سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنے دائیں ہاتھ شمالی منیٰ کو جانے والا راستہ اختیار کریں اور طریق الملک فہد پر سے ہوتے ہوئے اپنے خیموں میں پہنچیں۔

مشاعر ٹرین:

گزشتہ چند سالوں سے منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے درمیان عازمینِ حج کے سفر کو آسان بنانے کے لئے ٹرین کا استعمال کیا جاتا ہے اس مقصد کے لئے ان مقامات کے درمیان ایک پل پر دوہری پٹری بچھائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں اہم نکات درج ذیل ہیں:

منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں تین تین ریلوے اسٹیشن بنائے گئے ہیں ان اسٹیشنوں کو عرفات کے مشرقی کنارے کی طرف سے نمبر الاٹ کئے گئے ہیں، عرفات کے میدان میں مشرق کی طرف سب سے پہلا اسٹیشن عرفات اسٹیشن 1 ہے پھر عرفات اسٹیشن 2 اور عرفات اسٹیشن 3 ہے وادی منیٰ میں بھی مزدلفہ کی طرف پہلے ریلوے اسٹیشن کا نام منیٰ اسٹیشن 1 ہے۔ منیٰ میں رہائش پذیر زیادہ تر پاکستانی عازمینِ حج یہی اسٹیشن استعمال کرتے ہیں اس کے بعد منیٰ اسٹیشن 2 ہے۔ یہ بھی کئی پاکستانی عازمینِ حج کے زیر استعمال آتا ہے اور آخر میں جمرات کے پاس منیٰ اسٹیشن 3 ہے

رمی جمرات کے لئے آنے والے تمام حجاج اسی اسٹیشن پر اترتے ہیں۔

ہر اسٹیشن کے دونوں اطراف سے پلیٹ فارم بنائے گئے ہیں مسافروں کی حفاظت کے لئے ہر پلیٹ فارم اور ریل کی پٹڑی کے درمیان شیشے کی آڑ لگائی گئی ہے جس میں کئی دروازے بنائے گئے ہیں ٹرین جب رکتی ہے تو اس کے دروازے شیشے کی آڑ کے دروازوں کے بالکل سامنے ہوتے ہیں اور مسافروں کو ٹرین میں سوار ہوتے وقت کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

ہر پلیٹ فارم پر تقریباً تین ہزار مسافروں کے کھڑے ہونے کی گنجائش ہوتی ہے، پلیٹ فارم پر جانے والے مسافروں کی تعداد کو گننے کے لئے تھرمل کیمرے لگائے گئے ہیں اور مطلوبہ تعداد پوری ہونے کے بعد پلیٹ فارم پر جانے والے مسافروں کو اس وقت تک روک لیا جاتا ہے جب تک وہاں پہلے سے موجود عازمینِ حج ٹرین پر سوار نہیں ہو جاتے۔

چونکہ پلیٹ فارم زمین سے کافی بلندی پر ہیں لہٰذا اُن پر جانے کے لئے وسیع سیڑھیاں، متحرک زینے اور کشادہ لفٹوں کا انتظام کیا گیا ہے وہیل چیئر پر جانے والے خواتین و حضرات لفٹوں کی مدد سے پلیٹ فارم پر جاتے ہیں۔

ٹرین کی رفتار تقریباً 80 کلو میٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے اور یہ منیٰ سے عرفات کا سفر صرف 13 منٹ جبکہ عرفات سے مزدلفہ کا سفر صرف 7 منٹ میں طے کرتی ہے۔ مشاعر مقدسہ کے درمیان سفر کے دوران ٹرین اگرچہ چند منٹ لیتی ہے لیکن اس پر سوار ہونے کے لئے کافی انتظار کرنا پڑتا ہے ٹرین پر سوار ہونے والے مسافروں کی ان کے مکاتب کے حساب سے گروپ بندی کی جاتی ہے اور ان گروپوں کو مناسب وقفے کے بعد باری باری مکتب سے ریلوے اسٹیشن پر لایا جاتا ہے یوں کچھ گروپ پلیٹ فارم پر انتظار کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ گروپ سیڑھیوں پر منتظر ہوتے ہیں اس طرح بعد میں آنے والے گروپ قریبی سڑکوں پر موجود ہوتے ہیں اور جن کی باری ان کے بعد ہوتی ہے وہ اپنے مکاتب میں انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ فراغت و انتظار کے اوقات کو گزارنا صبر آزما ہوتا ہے لیکن اگر ان لمحات کو اللہ کے ذکر، تلبیہ اور استغفار میں گزاریں تو مشکل آسانی میں بدل جائے گی۔

ٹرین کے سفر پر جاتے وقت پانی کی بوتل، چھتری اپنے پاس ضرور رکھیں تاکہ دھوپ سے بچ سکیں اور پیاس کی صورت میں پانی بھی آپ کے پاس موجود ہو۔

ایامِ حج شروع ہونے سے پہلے مکتب کے ذمہ دار افراد عازمینِ حج کی بلڈنگ میں آکر انہیں ٹرین کی ٹکٹ دے دیتے ہیں یہ ایک پلاسٹک بینڈ ہوتا ہے جو کلائی پر باندھ کر محفوظ کر لیا جاتا ہے اور حج کے 5 دنوں کے لئے قابل استعمال ہوتا ہے۔

ٹرین پر سوار ہونے کے لئے پلیٹ فارم پر جاتے وقت ٹرین پر سوار ہوتے وقت اور اسی طرح اُترتے وقت صبر کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں ورنہ دھکم پیل کی وجہ سے حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ منیٰ سے عرفات کے سفر میں ٹرین سے اترنے کے بعد مکتب کے ذمہ دار افراد یا رضا کاروں کی رہنمائی میں اپنے مکتب کے لئے مخصوص خیموں میں چلے جائیں اور وہاں بھی خشوع و خضوع کے ساتھ عبادات کرتے ہوئے یومِ عرفہ کا نہایت ہی قیمتی دن بسر کریں۔

مزدلفہ میں چونکہ خیمے نہیں ہوتے اور یہ رات کھلے آسمان کے نیچے بسر کرنا سنت ہے لہٰذا عرفات سے مزدلفہ کے سفر کے بعد ٹرین سے اترنے کے بعد اسٹیشن کے قریب ہی نہ بیٹھنا شروع کر دیں بلکہ تھوڑا دور جائیں تاکہ بعد میں آنے والے عازمینِ حج کو جگہ آسانی سے دستیاب ہو۔

نوٹ: یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ مشائر ٹرین کی گنجائش محدود ہوتی ہے۔ زیادہ تر ممالک کے حجاج کی منیٰ سے عرفات روانگی اور واپسی کیلئے مکتب کی طرف سے بسوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔

میدانِ عرفات کا تعارف:

عرفات کا میدان مکہ مکرمہ سے مشرق میں حدود حرم سے باہر واقع ہے اس میدان کی لمبائی چار کلومیٹر اور چوڑائی کہیں تین تو کہیں چار کلومیٹر تک ہے یہاں عازمینِ حج کو سایہ فراہم کرنے کے لئے بے شمار درخت بھی لگائے گئے ہیں اسی میدان میں ”جبل الرحمۃ“ نامی پہاڑی موجود ہے جہاں حضور ﷺ نے خطبہ ”حجۃ الوداع“ ارشاد فرمایا تھا۔ یہاں کی بڑی مسجد کا نام مسجد نمرہ ہے جہاں حج کا خطبہ پڑھا جاتا ہے یہاں پر ٹرین کے تین اسٹیشن ہیں اس میدان میں 9 ذوالحجہ کو حاضر ہو کر دعائیں

کرنا حج کا رکن اعظم ہے۔ اسی رکن اعظم کو وقوف عرفہ کہتے ہیں۔

مزدلفہ:

وادی مزدلفہ، منیٰ اور عرفات کے درمیان واقع ہے۔ مزدلفہ سے عرفات کا فاصلہ تقریباً 9 کلو میٹر ہے یہاں کی بڑی مسجد کا نام مسجد مشعر الحرام ہے۔ مشعر الحرام نامی پہاڑ بھی یہیں واقع ہے، مزدلفہ میں بھی عرفات اور منیٰ کی طرح تین ہی ریلوے اسٹیشن ہیں یہاں بڑی تعداد میں طہارت خانے بھی موجود ہیں، مزدلفہ اگرچہ ایک وسیع وادی ہے لیکن 10 ذوالحجہ کی مغرب کے بعد جب عازمینِ حج عرفات سے مزدلفہ کا سفر کرتے ہیں تو رات کو یہاں تل دھرنے کی جگہ بھی نہیں ملتی۔

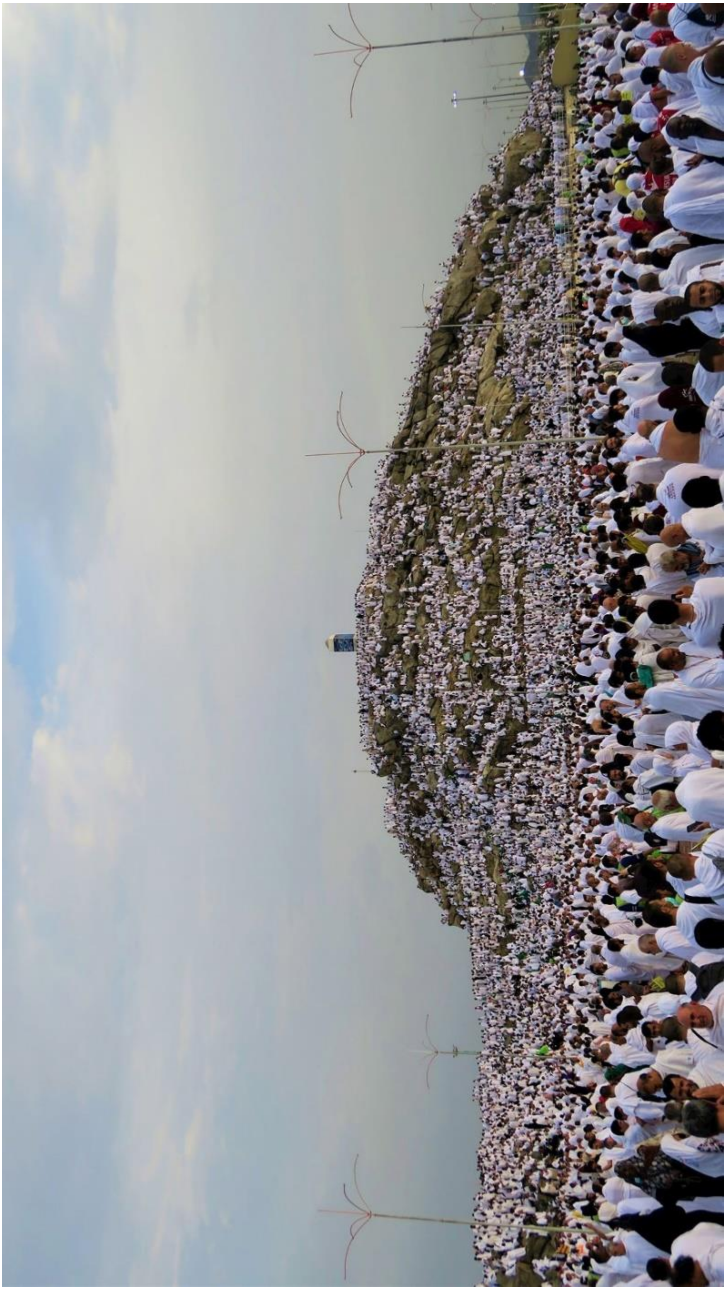

جبل نور (میدان عرفات)

باب چہارم

خیال رکھنے کی باتیں

حج کے چند اہم انتظامی اور شرعی امور:

یہ ایک حقیقت ہے کہ حج کے مبارک سفر کے دوران مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سفر میں عازمینِ حج کو چھوٹے موٹے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ مسائل بعض اوقات مختلف وجوہات کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات حجاج کی بے صبری بھی ان مسائل کا باعث بنتی ہے۔ شاید اسی لئے حج کی نیت کرتے وقت رب تعالیٰ سے نہ صرف اس کی قبولیت کی التجا کی جاتی ہے بلکہ حج کے دوران آسانی کی دُعا بھی کی جاتی ہے۔ سفر کے مختلف مراحل پر عازمینِ حج کو مندرجہ ذیل مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا انہیں ایسے اوقات میں نہایت اعلیٰ درجے کے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ہر مرحلے پر دوسروں کی ضروریات کو اپنے اوپر فوقیت دینی چاہیے۔

چیک پوائنٹس پر تاخیر:

سعودی حکومت نے ویزا کی فراہمی سے لے کر حج کی تکمیل تک کے تمام معاملات کمپیوٹرائزڈ کر دیئے ہیں اور نہ صرف سعودی عرب میں داخلے کے وقت بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سفر کے دوران مختلف مقامات پر چیک پوسٹیں بنائی گئی ہیں جہاں حجاج سے متعلق ضروری انفارمیشن کا اندراج اور تصدیق کی جاتی ہے۔ اس ساری کارروائی میں بعض اوقات چیک پوائنٹس پر تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

نظم وضبط / قانون کا احترام:

سفر حج کی تیاری کے مرحلے میں حاجی کیمپ سے دستاویزات لیتے وقت نیز گردن توڑ بخار اور

فلو کے حفاظتی ٹیکے لگتے وقت بھیڑ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لہٰذا ان مراحل پر صف بندی بنا کر نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں۔ دورانِ سفر ائیرپورٹ پر انتظار کی زحمت اُٹھانا پڑ سکتی ہے بعض اوقات پرواز کی تاخیر کی صورتحال بھی سامنے آسکتی ہے۔

سعودی عرب میں قیام کے دوران اور فریضہ حج کی ادائیگی میں سعودی تعلیمات اور وقتاً فوقتاً جاری کردہ احکامات کی مکمل پاسداری کریں۔ نظام کو توڑنے سے آپ نہ صرف خود بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی مشکل میں ڈال سکتے ہیں۔ حرم کی حدود میں کوئی بھی گری پڑی چیز ہرگز نہ اُٹھائیں۔ اس عمل کو چوری سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی قیمتی چیز گری ہوئی نظر آئے تو کسی اہل کار کو بلا کر نشاندہی کریں خود نہ اُٹھائیں۔ درحقیقت سفر حج کے آغاز سے لے کر اختتام تک ہر مرحلے پر عازمینِ حج کو نظم وضبط کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

نقدی، قیمتی اشیاء اور ذاتی حفاظت:

نقدی اور قیمتی اشیاء کی حفاظت عازمینِ حج کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے۔ نقدی اور قیمتی اشیاء کے گم ہونے اور جیب کٹنے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں لہٰذا اپنے پاس موجود پوری کی پوری رقم ہر وقت جیب یا بیلٹ میں نہ اٹھائے رکھیں بلکہ صرف ضرورت کی رقم اپنے پاس رکھیں اور فالتو رقم کسی محفوظ جگہ پر رکھیں۔ اپنے سوٹ کیس کے تالوں کی چابیوں کے دو سیٹ مختلف مقامات پر محفوظ رکھیں تاکہ ایک سیٹ کے گم ہو جانے کی صورت میں دوسرا چابیوں کا سیٹ کام آسکے۔

عازمینِ حج خصوصاً خواتین رات گئے اکیلے نہ گھومیں یا کسی ناواقف کی دعوت پر اس کی گاڑی میں سفر نہ کریں۔ ہمیشہ گروپ میں یا کم از کم دو افراد مل کر چلیں اور ہر بار باہر نکلتے وقت اپنے عزیز، دوست کا موبائل نمبر اپنی جیب میں رکھیں یا بازو پر لکھ لیں تاکہ کاغذ یا پرس گم ہونے کی صورت میں رابطہ ہو سکے۔

اس بات کو یقینی بنائیں کہ پاکستان واپسی تک آپ کے پاس کم از کم 100 ریال موجود ہوں تاکہ کسی اشد ضرورت یا جہاز کی روانگی میں تاخیر کی صورت میں کھانا وغیرہ کھا سکیں۔

ہوٹل کے کمرے خالی ہونے میں تاخیر (مدینہ منورہ میں): عموماً ایک ہی دن مدینہ منورہ میں ایک گروپ ہوٹل خالی کرتا ہے اور دوسرا گروپ ان کمروں میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ ہوٹل انتظامیہ کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی گروپ کے داخلے سے پہلے ہوٹل کے کمرے خالی کروا دیئے جائیں لیکن بعض اوقات مختلف وجوہات کی بنا پر اس میں تاخیر واقع ہو سکتی ہے عازمینِ حج کو چاہیے کہ اس صورتحال میں انتظامیہ سے تعاون کریں۔

ٹرانسپورٹ سے متعلقہ مسائل:

- حج کے موسم میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی شاہراہوں پر ٹریفک کا ہجوم کافی بڑھ جاتا ہے اور بسیں ایک سے دوسری جگہ پہنچنے میں کافی زیادہ وقت لیتی ہیں۔ لہٰذا جب بھی آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے بسوں کے مہیا کرنے کا کوئی وقت دیا جائے گا عموماً اس میں تاخیر ہو جائے گی۔ لہٰذا ایسی صورتحال میں صبر کا مظاہرہ کریں۔
- ایامِ حج میں ہزاروں گاڑیاں ایک ہی مقام سے مشترک منزل کی طرف روانہ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے سڑکوں پر بے پناہ بھیڑ ہو جاتی ہے اور غیر متوقع تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
- زیادہ تر بسیں صرف حج کے موسم میں چلتی ہیں اور باقی سارا سال کھڑی رہتی ہیں لہٰذا انجن یا اے سی کی خرابی کے واقعات بھی پیش آسکتے ہیں۔
- حج کے موسم میں سعودی حکومت وقتی طور پر کئی پڑوسی ممالک سے ڈرائیوروں کی بھرتی کرتی ہے ان ڈرائیوروں کا تعلق مصر، شام اور دوسرے افریقی ممالک سے ہوتا ہے اور عام طور پر یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی سڑکوں سے ناواقف ہوتے ہیں لہٰذا منزل پر تاخیر سے پہنچتے ہیں۔
- مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور واپسی پر ہر بس کے مسافروں کی لسٹ ہوٹل کے استقبالیہ میں آویزاں کر دی جاتی ہے۔ عازمینِ حج کو چاہیے کہ دیئے گئے وقت پر اپنی بس میں سوار ہو جائیں۔
- اگرچہ مختلف مراحل پر سفر کے لئے بسیں دیئے گئے وقت پر نہیں پہنچ پاتیں لیکن عازمینِ حج کو وقت کی پابندی کا مظاہرہ کرنا چاہیے بصورت دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

- مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے سفر کے دوران بسیں راستے میں ایک سٹاپ کرتی ہیں اور وہاں ایک ہی وقت میں کئی بسیں کھڑی ہوتی ہیں لہٰذا بس سے اُترنے سے پہلے اپنی بس کا نمبر / رنگ / کمپنی وغیرہ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں ورنہ نماز / کھانے کے وقفے کے بعد بس میں سوار ہونے کے لئے اپنی بس کو ڈھونڈنے میں مشکل پیش آسکتی ہے۔
- سعودی عرب میں ٹریفک دائیں ہاتھ چلتی ہے۔ لہٰذا سڑک عبور کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

صحت سے متعلق مسائل:

کھانے میں بے احتیاطی کی وجہ سے پیٹ کے امراض کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا زیادہ مصالحے دار کھانوں سے پرہیز کریں۔ ایسے امراض سے بچنے کے لئے مشروبات کا استعمال زیادہ کریں۔ اپنے کمرے میں موجود فریزر میں پانی کا سٹاک ضرور رکھیں۔ کھانا ہمیشہ صاف جگہ پر بیٹھ کر کھائیں۔ ننگے پاؤں بیت الخلاء جانا بہت سی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔

پاکستانی کھانے کے ہوٹل:

یاد رہے کہ اس بار بھی سعودی حکومت کی ہدایات پر کھانا رہائش گاہوں پر حکومت کی جانب سے مہیا کیا جائیگا۔ تاہم بازاروں میں جابجا پاکستانی ہوٹل بھی کھلے ہوتے ہیں۔

خریداری:

زیادہ خریداری نہ صرف مہنگی بلکہ وقت پیسوں اور ذہنی سکون کا ضیاع بھی ہے۔ لہٰذا بازاروں میں کم سے کم جائیں اور زیادہ وقت عبادات اور اپنے ربّ سے مضبوط تعلق جوڑنے میں صرف کریں۔ اگر خریداری زیادہ کرلی تو واپسی پر سامان زیادہ ہونے کی صورت میں ایئر لائن کی دی گئی وزن کی حد سے تجاوز ہونے کی صورت میں اضافی کرائے کے ساتھ مشکلات کا سبب بن سکتا ہے۔ (وزن کی حد 40 کلو اور ہینڈ بیگ 7 کلو ہے)۔ کھجور مدینہ منوّرہ کی کھجور منڈی سے نسبتاً سستی مل جاتی ہے۔

سامان کے لئے احتیاط:

مندرجہ ذیل اشیاء سعودی عرب لے جانے پر پابندی ہے اور انہیں ساتھ لے جانا قانون کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے۔

- خنجر، چاقو اور ہتھیار، خشخاش / الکوحل وغیرہ
- منشیات سعودی عرب لے جانے کی سزا موت ہے۔
- اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص کا سامان لے جانے سے اجتناب کریں۔

صفائی کا خیال:

صفائی نصف ایمان ہے لہٰذا ہر مرحلے پر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات جیسے انتہائی مقدس مقامات پر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ پھلوں کے چھلکے، ریپرز اور خالی بوتلیں وغیرہ ہمیشہ کوڑا دان میں ڈالیں۔ جگہ جگہ تھوکنے سے پرہیز کریں۔ روزانہ ایک بار ضرور غسل کریں۔ ہمیشہ صاف لباس استعمال کریں۔

موبائل فون کے استعمال سے متعلق اہم نکات درج ذیل ہیں:

اپنے ساتھ سمارٹ فون ہر صورت لے کر جائیں اور اس کے استعمال سے سے متعلق رہنمائی پہلے سے حاصل کر لیں۔ امسال سعودی عرب میں بہت سی سہولیات مثلاً ریاض الجنۃ کی زیارت کی بکنگ موبائل ایپ کے ذریعے ہی ممکن ہو گی۔

- موبائل چارجر کے Three Pin Converter اور پاور بینک ضرور لے کر جائیں۔ منیٰ میں موبائل کی چارجنگ کے لئے ایکسٹینشن بورڈ موجود ہو تو کئی موبائل بیک وقت چارج کئے جاسکتے ہیں۔

سم کارڈ سے متعلق ہدایات:

- سفر حج کے لیے روانگی سے قبل تمام حجاج کو ان کے متعلقہ حاجی کیمپ کی طرف سے ایک موبائل سم بھی فراہم کی جائے گی جس میں سعودی عرب میں استعمال کے لیے 7 جی بی تک موبائل ڈیٹا

دستیاب ہو گا تاکہ ایک ہی نمبر پاکستان اور سعودی عرب دونوں ممالک میں استعمال کیا جاسکے۔ عازمین حج اس سم کو اپنی پرواز کے دن موبائل میں لگا کر چیک کرلیں لیکن ڈیٹا کو سعودی عرب میں استعمال کے لیے محفوظ رکھیں۔

- کوشش کریں کہ موبائل کم سے کم استعمال ہو زیادہ وقت اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔
- موبائل پر گانے والی ٹون یا گھنٹی نہ رکھیں اور تمام نمازوں خصوصاً حرم شریف میں موبائل بند رکھیں۔

حرمین شریفین میں تصاویر / ویڈیو بنانے سے متعلق ہدایات:

- حرمین شریفین میں کیمرے یا موبائل سے تصاویر / ویڈیو بنانے سے متعلق سعودی تعلیمات سے مکمل آگاہی حاصل کریں تاکہ کسی بھی تادیبی کاروائی کا شکار ہونے سے بچا جاسکے۔

قربانی کے انتظامات:

حج کی قربانی کا فریضہ منظور شدہ سعودی اداروں کے ذریعے سے انجام دیا جاتا ہے۔ متعلقہ ادارہ قربانی کا کوپن فراہم کرتا ہے۔ امسال قربانی کی رقم تقریباً سات سو سے ہزار (700-1000) ریال ہے۔ کسی بھی مستند ذریعے سے قربانی کروانے کے لیے رقم کی ادائیگی کے وقت قربانی کوپن بہر صورت حاصل کریں۔ نجی طور پر قربانی کرنے کے دھوکے سے خود بھی بچیں اور اپنے احباب کو بھی بچنے کی تاکید کریں۔

موسم کی شدت:

ایّام حج میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ خصوصاً منیٰ و عرفات میں اکثر درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر جاتا ہے اور ہوا میں نمی کا تناسب بھی کم ہوتا ہے۔ اس لئے باہر نکلتے وقت خصوصاً حرم جاتے وقت چھتری کا استعمال ضرور کریں اور پینے کے پانی کی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ عمر رسیدہ حجاج کے لئے عشاء کے بعد کا وقت طواف کے لئے زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ نفلی

طواف کے لئے چمڑے والے موزے استعمال کریں اس طرح آپ کے پاؤں میں تکلیف نہیں ہو گی۔ خواتین طواف کے وقت موزے استعمال کریں کیونکہ ماربل پر ننگے پاؤں چلنا دشوار ہوتا ہے۔

حرم کی نماز:

باجماعت نماز کے وقت آپ کئی حجاج کو مطاف میں صفوں کے درمیان چکر لگاتے دیکھیں گے جو دراصل نماز کے لئے خالی جگہ کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ اس الجھن سے بچنے کے لئے طواف کے اوقات کا انتخاب اس طرح کریں کہ نماز باجماعت آپ آرام سے ادا کرسکیں۔ مطاف میں رکنِ یمانی سے لیکر رکن حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیمؑ کے علاقے تک زیادہ بھیڑ ہوتی ہے اور وہاں جماعت کے اوقات میں نماز کے لئے جگہ ملنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اس وقت حطیم سے لے کر رکن یمانی کا علاقہ کچھ خالی ہوتا ہے اور وہاں نماز کے لئے عموماً جگہ آرام سے مل جاتی ہے۔ نیز جب آپ گروپ کی شکل میں حرم جائیں تو پورے گروپ کو کسی ایک مقام پر نماز پڑھنے کے لئے جگہ کا ملنا مشکل ہوتا ہے ہاں البتہ دو سے تین افراد کے لئے قریب قریب جگہ میسر ہو جاتی ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا:

مسجد میں نمازی کے سامنے سے گزرنا نہایت ہی ناپسندیدہ اور حرام عمل ہے۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شخص گناہگار ہو گا۔ حرمین شریفین چونکہ بڑی مساجد میں شامل ہیں لہٰذا یہاں بھی ایسی ہی مساجد کی طرح شرعی اصول لاگو ہوتا ہے۔ یعنی جہاں تک سجدہ کی جگہ دیکھتے ہوئے نمازی کی نظر پڑے وہاں سے نہ گزرا جائے۔ عموماً یہ حد تین صفوں تک خیال کی جاتی ہے۔ سخت بھیڑ کی صورت میں بھی نمازی کی سجدہ والی جگہ سے تو بالکل نہ گزرا جائے۔ صرف بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں کا نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔

منیٰ میں نمازیں:

اس موقع پر منیٰ میں نمازوں کے بارے میں دو آراء سامنے آتی ہیں جو بعض اوقات عازمینِ حج کے درمیان بحث و مباحثہ کا سبب بنتی ہیں۔ اوّل یہ کہ منیٰ میں قصر نماز ادا کی جائے۔ اس لیے کہ منیٰ میں

حاجی مسافر ہوتا ہے اور مسافر قصر نماز ادا کرتا ہے۔ جبکہ بعض علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ اگر مکہ، منیٰ اور عرفات میں مجموعی طور پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت ہے، تو مقیم شمار ہو گا اور منیٰ میں پوری نماز پڑھے گا۔ حکومت سعودی عرب بھی منیٰ کو مکہ مکرمہ کا حصہ شمار کرتی ہے۔ دونوں میں سے کسی بھی رائے پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ یاد رکھیں حج کے دوران ہمیں لڑائی جھگڑے اور بحث سے گریز کرنا ہے کیونکہ اس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا واضح حکم قرآن مجید میں موجود ہے:

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ. (البقرة: 197)

اگر امام صاحب قصر جبکہ کوئی مقتدی مقیم ہونے کی وجہ سے پوری نماز پڑھنا چاہتا ہے تو جب امام صاحب اپنی دو رکعت نماز پوری کر چکیں تو پوری نماز پڑھنے والے مقتدی حضرات سلام کے بعد کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کر لیں۔

چند شرعی مسائل اور جواب:

سوال: عین حج کے پانچ دنوں میں عورت کو اگر حیض جاری ہو جائے تو کیا وہ حج کے تمام ارکان اس حالت میں پورے کر سکتی ہے؟

جواب: نماز اور طواف کے علاوہ دیگر ارکان ادا کرے گی، پھر جب حیض سے پاک ہو جائے تو طواف کر لے گی۔

سوال: اگر کوئی خاتون عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ گئی اور بحالت احرام حیض جاری ہو گیا تو کیا اُسے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف و سعی کر کے احرام کھول دینا چاہیئے یا اس سے پہلے پاک ہونے کا انتظار کرے؟

جواب: پاک ہو جانے کا انتظار کرے، پھر جب پاک ہو جائے تو طواف و سعی کرے اس کے بعد احرام کی حالت سے باہر نکلے۔

اخلاق سے متعلق باتیں:

- حجاج کرام حج کے مقدس سفر کے دوران اخلاق کا دامن نہ چھوڑیں۔ عملہ اور دوسرے ممالک کے حجاج کے ساتھ بھی اخلاق سے پیش آئیں۔

- حاجی کیمپوں میں اپنا ٹکٹ / پاسپورٹ لیتے وقت بد نظمی نہ کریں بلکہ قطار میں رہ کر تمام کاغذات جلد وصول کیے جاسکتے ہیں۔
- ہوائی جہاز کی آمد یا روانگی میں تاخیر ہو جائے تو ائیر پورٹ پر صبر و تحمل سے کام لیں اور اچھے امن پسند پاکستانی ہونے کا ثبوت دیں۔ سگریٹ نوشی اور فضول گفتگو نہ کریں۔ کثرت سے تلبیہ کا ورد کریں۔ دوران سفر دی گئی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔
- جدہ یا مدینہ منورہ ائیر پورٹ پر آپ کو کچھ وقت کھانے پینے اور نماز کی ادائیگی کے لیے ملے گا اس دوران بھی بد نظمی سے بچیں، صبر سے کام لیں اور توبہ استغفار کرتے رہیں۔
- جس بلڈنگ میں جیسا بھی کمرہ دیا جائے وہ بخوشی لے لیں بوڑھے اور بیمار افراد کیلئے ایثار سے کام لیں۔ اگر آپ کو نچلی منزل پر کمرہ ملا ہے تو آپ انھیں دے دیں تا کہ انہیں اترنے چڑھنے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔
- بلڈنگ میں کھانے کی تقسیم کے وقت نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں اور اپنی باری پر کھانا لیں۔ کھانے کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے صرف اتنا ہی کھانا لیں جو کھا سکتے ہوں۔
- رہائش گاہ پر بھی آپ کو مختلف مسائل و مشکلات سے واسطہ پڑ سکتا ہے کسی مسئلہ کے لیے آپ عمارت میں موجود سٹاف سے رجوع کیں اور صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔
- مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ کسی اور شہر میں ہر گز جانے کی اجازت نہیں، اسی طرح جدہ ائیر پورٹ یا حج ٹرمینل سے آپ جدہ شہر نہیں جاسکتے۔
- مقدس مقامات پر دنیاوی باتوں سے پرہیز کریں۔
- مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے باہر بیت الخلاء اور وضو خانوں کا انتظام موجود ہے ان کی صفائی کا خیال رکھیں۔
- مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں سنگ مرمر کے فرش بنے ہوئے ہیں ان پر احتیاط سے چلیں۔
- حج کے پانچ دنوں میں پانی کی بوتل ضرور ساتھ رکھیں۔
- مسجد الحرام یا مسجد نبوی جاتے وقت زیادہ رقم اپنے پاس نہ رکھیں۔

- طواف یا شیطان کو کنکریاں مارتے وقت اگر آپ کی کوئی چیز نیچے گر جائے تو اسے اٹھانے کی کوشش ہر گز نہ کریں ایسا کرنے سے گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ گر جائے تو رش کی وجہ سے کچلے جانے یا موت کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔ احتیاط کریں۔
- خواتین حرم شریف جاتے وقت کانچ کی چوڑیاں پہن کر نہ جائیں، کیونکہ ہجوم میں چوڑیاں ٹوٹنے سے آپ خود بھی زخمی ہو سکتی ہیں اور دوسرے حجاج کرام کے پاؤں بھی زخمی ہو سکتے ہیں۔
- خواتین اونچی ایڑھی کا جوتا نہ پہنیں اس سے چلنے میں دشواری ہو گی اور جلد تھک جائیں گی۔
- خواتین کے لئے عبایا پہننا لازمی ہے۔ خواتین ایسا لباس نہ پہنیں جو ملکی وقار کے منافی ہو خصوصاً باریک لباس نہ پہنیں جس سے آپ کا جسم نمایاں ہو۔
- خواتین جس عمارت میں رہائش پذیر ہوں اس عمارت میں قیام پذیر دوسری عورتوں کے ساتھ رابطہ رکھیں اور مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔
- اپنے کمرے اور عمارت میں صفائی کا خیال رکھیں اگر صفائی والا نہ بھی آئے تو صفائی خود کر لیں اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔
- حرم کی حدود میں کوئی بھی گری ہوئی چیز ہر گز نہ اٹھائیں۔ اس عمل کو چوری سمجھا جاتا ہے۔
- کسی حادثہ کی صورت افرا تفری پیدا نہ کریں، اور زخمی یا میت کو خود نہ اٹھائیں بلکہ قریبی سیکٹر آفس سے مدد طلب کریں اور پولیس یا پاکستان ہاؤس میں اطلاع کریں۔
- گداگری کی حوصلہ شکنی کریں۔ گداگری کی کڑی سزائیں ہیں۔
- حق پر ہوں تب بھی لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ مذہبی اور سیاسی گفتگو / بحث سے پرہیز کریں۔
- جب کبھی ہجوم میں پھنس جائیں تو اسی طرف چلیں جس طرف سب چل رہے ہوں مخالف سمت میں ہر گز نہ چلیں۔
- مشترکہ رہائش پر اعتراض نہ کریں۔ بوڑھے، کمزور اور خواتین کو رضاکارانہ طور پر جگہ دیں۔ ضعیف افراد کے لئے خدام الحجاج کی مدد لیں۔ گنجائش سے زیادہ حاجی کمرے میں ٹھہرائے جائیں تو پاکستان ہاؤس یا خدام الحجاج کو اطلاع کریں۔ آپس میں نہ جھگڑیں۔

- لفٹ میں گنجائش سے زیادہ افراد سوار نہ ہوں۔ باری باری استعمال کریں۔
- باتھ روم عموماً 6 سے 12 افراد کے استعمال کے لئے ہوتا ہے۔ باری باری استعمال کریں۔ بیت الخلاء میں پتھر / ڈھیلے استعمال نہ کریں ورنہ گٹر بند ہو جائے گا اور سب کو زحمت ہو گی۔
- انگریزی طرز کے کموڈ کا استعمال ضرور سیکھ لیں۔ بعض غسل خانوں میں استنجاء کے لئے علیحدہ کموڈ ہوتا ہے۔ اس کو صرف استنجاء کے لئے استعمال کریں۔

باب پنجم

سفر حج کیلئے طبی سہولیات

ہسپتال / طبی مراکز:

عازمینِ حج کو علاج معالجے کی بہترین سہولیات میسر کرنے کے لئے نہ صرف حکومتِ پاکستان بلکہ سعودی حکومت بھی وسیع انتظامات کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تمام طبی مراکز اور ہسپتالوں میں مفت سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

مکہ مکرمہ میں حجاج کی سہولت کے لئے کئی سعودی ہسپتال اور 75 طبی مراکز بنائے گئے ہیں اس کے علاوہ حکومت پاکستان کا حج میڈیکل مشن عازمینِ حج کے لئے ایک بڑا ہسپتال بھی قائم کرتا ہے جہاں ہر قسم کی سہولت موجود ہوتی ہے اس کے علاوہ مختلف بلڈنگز میں ڈسپنسریاں بھی بنائی جاتی ہیں جہاں ماہر ڈاکٹرز اور کوالیفائیڈ عملہ ہر وقت موجود ہوتا ہے جن کی نشاندہی تمام بلڈنگز میں کر دی جاتی ہے۔ شدید ایمرجنسی کی صورت میں بلڈنگ میں موجود معاون یا چوکیدار کی مدد سے سعودی ہلالِ احمر کی ایمبولینس بلانے کے لئے 997 پر رابطہ کریں۔

دورانِ حج ان مقامات مقدسہ پر صرف سعودی حکومت طبی مراکز اور ہسپتال قائم کرتی ہے کسی اور حکومت کو طبی سہولیات مہیا کرنے کی اجازت نہیں ہوتی منیٰ میں 6 بڑے ہسپتال اور 44 طبی مراکز قائم کئے جاتے ہیں جن کی نشاندہی مختلف سڑکوں پر بورڈ لگا کر کی جاتی ہے لہٰذا عازمینِ حج کو طبی سہولیات کے لئے اپنی رہائش گاہوں سے زیادہ دور نہیں جانا پڑتا۔ یہاں تمام سہولیات مثلاً ضروری ادویات وغیرہ مفت فراہم کی جاتی ہیں منیٰ میں بڑے ہسپتال مندرجہ ذیل ہیں:

1. مستشفی الطواری، مسجد خیف کے پاس

2. مستشفی الوادی، زون 6 میں سڑک نمبر 616 پر
3. مستشفی الجدید، زون 2 میں سڑک نمبر 202 پر
4. مستشفی القوات المسلح، زون 7 میں طریق 44 القصر الملکی پر
5. مستشفی منیٰ الجسر، کبری عبد العزیز کے قریب
6. مستشفی الحرس الوطنی، طریق 44 القصر الملکی پر کبری عبد العزیز کے قریب

ضروری طبی ہدایات:

- گردن توڑ بخار اور فلو (اینفلوئیزا) کے حفاظتی ٹیکے متعلقہ حاجی کیمپوں سے روانگی سے کم از کم دس دن پہلے لگوانا لازم ہیں۔ نیز روانگی سے قبل پولیو ویکسین کے قطرے پی کر اس کا سرٹیفکیٹ بھی لازماً حاصل کر لیں۔
- حج سے پہلے ورزش اور پیدل چلنے کی عادت ڈالیں۔ اپنے وزن کو مناسب کریں۔
- طبی کٹ (Medical Kit) جس میں تمام ادویات ہوں اپنے پاس رکھیں۔
- دانتوں کا معائنہ حج پہ جانے سے پہلے کروالیں۔
- غیر ضروری ادویات کے استعمال سے پرہیز کریں اور ادویات صرف ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔

دوران حج ضروری طبی ہدایات:

- حج کے مناسک کی ادائیگی میں اعتدال رکھیں، ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو تکلیف نہ دیں۔
- ذاتی صفائی کا خیال رکھیں۔
- ہاتھوں کو کھانے سے پہلے اچھی طرح دھوئیں۔
- وہ کھانا کھائیں جو ڈھانپ کے رکھا ہوا ہو۔
- ڈبّہ میں بند کھانے معیاد کے مطابق کھائیں۔ (جس پہ Expiry Date لکھی ہو)۔
- پھل، سبزیاں اور ابلے ہوئے کھانے کھائیں تا کہ معدے کا مسئلہ نہ ہو۔

- بازاروں میں کم سے کم جائیں تاکہ تھکاوٹ کم ہو۔
- ہجوم میں دھکم پیل سے گریز کریں۔
- سرنگوں(Tunnel) اور سڑک پر سونے سے پرہیز کریں۔
- ان لوگوں کے پاس کم بیٹھیں جن کو پھیلنے والی بیماری ہوئی ہو۔
- حج کے مناسک ادا کرنے سے پہلے مناسب آرام کریں تاکہ آپکا جسم تروتازہ ہو۔
- بلا ضرورت دھوپ میں نہ جائیں اگر ضروری ہو تو جاتے ہوئے خوب پانی پی لیں، نمکول استعمال کریں۔اور دھوپ میں چھتری کا استعمال ضرور کریں۔اگر احرام میں نہ ہوں تو سر ڈھانپ کر رکھیں۔
- بیماری کی صورت میں پاکستانی یا سعودی ڈسپنسری سے مفت علاج کرائیں۔ ممکن ہو تو ڈسپنسری تک پہنچانے میں دوسرے مریضوں کی مدد کریں۔

طبّی کٹ (Medical Kit):

طبی کٹ عازمین حج کے پاس ہونا ضروری ہے۔اس میں ادویات دو طرح کی ہونی چاہیں۔

ا۔ دائمی بیماریوں کی ادویات:

- ہائی بلڈ پریشر(Hypertension) اور دل کے امراض کی ادویات۔
- ذیابیطس (Diabetes)کے مریضوں کی انسولین (Insulin)کے انجکشن اور شوگر کو قابو میں رکھنے والی ادویات۔
- دمے (Asthma)کے مریضوں کے انہیلر(Inhaler) ۔
- تمام ادویات ڈاکٹر کے مشورہ سے مناسب مقدار میں سفر سے پہلے لیں۔

ب۔ عام علامات کے علاج کے لئے ادویات:

- او آر ایس (ORS) جیسے نمکول جو عازمین حج کو سن سٹروک(لُو لگنے)اور شدید اسہال (Diarrhea)میں پانی کے جسم سے زیادہ نکل جانے کے بعد ضروری ہوتے ہیں۔

- بخار اور درد دُور کرنے کی ادویات۔
- جلنے (Burn) کی تکلیف اور داغ دور کرنے کا مرہم۔
- معدے کی تیزابیت کو کم کرنے کی ادویات۔
- پٹی، روئی اور سنی پلاسٹ (Saniplast)۔

متعدی امراض (Communicable Diseases) سے متعلق اہم ہدایات:

حج کے مقدس موقع پر پوری دنیا سے لوگ آتے ہیں اور بنیادی طبّی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل سکتی ہیں جیسے ٹائیفائیڈ (Typhoid)، گردن توڑ بخار (Meningitis Fever) فلو (Influenza) اور اسہال (Diarrhea)۔ ان بیماریوں کی علامات ہیں بخار، درد، تھکن۔ ان کے ساتھ اسہال اور پیٹ میں درد بھی ہو سکتا ہے۔ شدید سر میں درد اور قے بھی ان بیماریوں کا حصّہ ہے۔ ان علامات کے ساتھ ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔ نیز درج ذیل ہدایات پر بھی عمل کریں:

- کھانے کو اچھی طرح صاف کر کے کھائیں۔
- صاف پانی پئیں۔
- پانی زیادہ مقدار میں پئیں۔
- زیادہ چلنے اور کھڑے رہنے سے جلد کے امراض ہو سکتے ہیں۔
- کپڑے ہلکے اور صاف کپڑے پہنیں۔
- جلد کو خشک رکھیں اور ٹیلکم پاوڈر استعمال کریں۔
- زخم کو ڈھانپ کر رکھیں اور جراثیم دور کرنے کے لیے دوائی استعمال کریں۔
- وضو کے وقت ناک میں صاف پانی ڈالیں۔
- حج کے بعد بال صاف بلیڈ سے مونڈوائیں تا کہ HIV اور ہیپاٹائٹس سے بچا جا سکے۔

غیر متعدی امراض (Non Communicable Diseases) سے متعلق ضروری ہدایات:

الف۔ سن سٹروک یعنی لو لگنا(Sunstroke) :

- سورج کی دہکتی گرمی میں زیادہ دیر کھڑے رہنے سے لو لگ سکتی ہے، جس سے جسم کے زیادہ تر نمکیات اور پانی نکل جاتے ہیں۔ اس سے کمزوری اور بے ہوشی ہو سکتی ہے۔
- دھوپ میں چھتری کا استعمال کریں اور اس سے بچاؤ کے لیے زیادہ دیر سورج میں کھڑے نہ ہوں۔
- پانی پینے کی مقدار زیادہ کریں، چاہے پیاس نہ لگے۔
- زیادہ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔

ب۔ دل کے امراض (Heart Diseases):

- دوائی باقاعدگی سے کھائیں۔
- ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو نہ تھکائیں۔
- سینے میں درد کی صورت میں زبان کے نیچے رکھنے والی گولی استعمال کریں۔
- پوری طرح آرام کریں۔
- سینے میں غیر معمولی درد ہونے کی صورت میں ہسپتال سے رابطہ کریں۔

ج۔ ذیابیطس(Diabetes) :

- ذیابیطس کے مریض انسولین کو ٹھنڈی جگہ پہ رکھیں۔
- انسولین اور شوگر کو قابو میں رکھنے والی ادویات کو وقت پہ باقاعدگی سے استعمال کریں۔
- کھانے کے اوقات کا خیال کریں اور کھانوں میں زیادہ وقفہ نہ رکھیں۔
- اپنے آرام کا خیال کریں۔
- شوگر کو حد سے زیادہ یا کم نہ ہونے دیں۔

- جیب میں ہر وقت میٹھی گولی رکھیں۔
- شوگر کم ہونے کی صورت میں میٹھی گولی چوس لیں۔

ز۔ دمہ کے مریض (Asthma):

- دوائیاں باقاعدگی سے کھائیں۔
- ہر وقت اپنے ساتھ انہیلر رکھیں۔
- آرام کا خیال کریں اور زیادہ ہجوم میں جانے سے گریز کریں۔
- سینے میں جلن کی صورت میں اینٹی بائیوٹک ساتھ رکھیں۔
- پانی زیادہ پئیں اور تیز دھوپ میں کم رہیں۔

س۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریض(Hypertension) :

- باقاعدگی سے دوائی کا استعمال کریں۔
- کھانے میں نمک کی مقدار کم رکھیں۔
- باقاعدگی سے اپنا بلڈ پریشر(Blood Pressure)چیک کروائیں۔

ط: سانس کے انفیکش (نمونیا) (Respiratory Tract Infection) :

- سانس کے انفیکشن حج کے موقع پر کافی حجاج کرام کو ہوتے ہیں۔ اس سے بچاؤ کے لیے ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
- چہرے پہ ماسک کا استعمال کریں۔
- کھانستے وقت منہ پہ ہاتھ رکھیں۔
- فاصلہ رکھ کے بات کریں۔
- زیادہ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔
- اگر ٹی۔بی کی علامات محسوس ہوں جیسے کھانسی کے ساتھ بلغم یا خون، سینے میں درد، کمزوری، بخار اور رات میں پسینہ آنا تو ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

باب ِششم

حادثات سے بچاؤ

آگ سے بچاؤ:

آگ لگنے کے بنیادی اسباب اور ان سے بچاو کا طریقہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

- بجلی کا شارٹ سرکٹ
- بجلی کے تاروں کے کنکشن ڈھیلے نہ ہونے دیں۔
- ایک پوائنٹ میں ایک وقت میں ایک سے زائد بجلی کے آلات استعمال نہ کریں ورنہ تاریں گرم ہو کر آگ پکڑ سکتی ہیں۔
- بجلی کی استری سے بھی آگ لگ سکتی ہے، اس کے استعمال میں احتیاط برتیں۔ گرم استری چھوڑ کر نہ جائیں جو کپڑے پر گر کر آگ کا باعث بن سکتی ہے۔
- رہائشی مقامات اور خیمے کے اندر اور باہر معقول صفائی رکھیں۔ کوڑا کرکٹ کوڑا دان میں ڈالیں۔ بکھرے ہوئے کاغذات اور کپڑے آگ کو دعوت دیتے ہیں۔
- خیمے کے اندر کھانا نہ پکائیں۔
- سوتے وقت بستر میں لیٹ کر سگریٹ نہ پئیں۔
- جلتے ہوئے سگریٹ کو بے احتیاطی سے نہ پھینکیں بلکہ اس کو بجھا کر راکھ دان میں ڈالیں۔
- آگ لگنے کی صورت میں مدد کے لئے پکاریں۔
- پانی یا ریت آگ کے منبع پر ڈالیں۔
- آگ کو قریب سے قریب تر ہو کر بجھائیں۔
- آگ کے قرب وجوار سے جلنے والی اشیاء ہٹائیں۔

- بجلی کی آگ ہو تو سوئچ بند کر دیں۔
- تیل کی آگ کو ریت سے بجھائیں۔ پانی سے بجھانے کی کوشش نہ کریں۔
- اگر کہیں آگ بے قابو ہو تو فوراً پہلے سے دیئے گئے ہنگامی نمبر پر ٹیلی فون کریں۔
- اگر دوسرے کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو کمبل یا کوٹ وغیرہ میں لپیٹ کر زبردستی گرا دیں اور تھپکیوں سے آگ بجھائیں اس پر پانی ہرگز نہ ڈالیں۔
- اگر اپنے کپڑوں کو آگ لگ جائے تو فوراً ہاتھوں سے چہرے کو ڈھانپ لیں اور زمین پر لوٹنا شروع کر دیں اور مدد کے لئے پکاریں۔
- دھویں والے کمرے سے بے ہوش آدمی کو نکالنے کے لیے فرش پر رینگ کر کمرے میں داخل ہوں اور اس کے دونوں ہاتھ باندھ کر اپنی گردن میں ڈالیں اور گھسیٹ کر باہر لے جائیں۔

صدمہ {شاک} کا علاج:

- مریض کو لٹا دیں۔
- مریض کے جسم کو گرم رکھیں۔
- سر جسم کی سطح سے نیچے رکھیں۔ اگر سر میں چوٹ ہو تو اسے اونچا رکھیں اور خون رس رہا ہو تو اسے روکنے کی کوشش کریں۔
- بے ہوش و نیم بے ہوشی اور قے کی صورت میں زخمی کو کچھ مت پلائیں۔
- ہوش مندی میں گرم اور خوب میٹھی چائے پلائیں۔

دم گھٹنے کا علاج:

- مریض کو اس چیز سے ہٹائیں جس میں دم گھٹ رہا ہو۔ اگر مریض کسی بجلی کی تار کو چھو رہا ہو تو اسے ہاتھ مت لگائیں۔
- ایسی صورت میں بجلی کی کرنٹ کاٹ دیں یا بجلی کے تار کو الگ کرنے کے لئے سوکھی لکڑی یا ربر کا پائپ استعمال کریں۔

- دھویں میں گھرے ہوئے مریض کو جلد باہر نکال لیں۔
- مصنوعی سانس کے طریقے سے مریض کا سانس بحال کریں۔

بہتے ہوئے خون کو روکنا:

- زخم کو فوراً ایک صاف کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ اگر کپڑا نہ ملے تو اپنے ننگے ہاتھ سے زخم کو ڈھانپ دیں۔
- زخم پر تھوڑا سا دباؤ ڈالیں۔
- زخم پر دباؤ ڈالتے وقت زخمی کے ہاتھ پاؤں اوپر اٹھائیں۔
- اگر خون شریان سے بہہ رہا ہو تو انگلی کا دباؤ جسم کے مخصوص مقام یعنی پریشر پوائنٹ پر ڈالیں۔ اس طرح خون کا بہاؤ کم ہو جائے گا۔
- اگر زخم گردن یا سر کے قریب ہو تو یہ طریقہ استعمال نہ کریں بلکہ زخم پر سیدھا دباؤ ڈالیں۔

اگر ہڈی ٹوٹ جائے:

- اگر ہڈی ٹوٹنے کا اندیشہ ہو تو مریض کو حرکت نہ کرنے دیں۔
- جہاں زخمی آدمی بیٹھا یا لیٹا ہو وہیں کھپاچ (پلستر کی پٹی) لگا دیں۔
- کھپاچ لگانے کے لئے دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے (ایک آدمی زخمی کو ساکن رکھے اور دوسرا کھپاچ لگائے)۔
- زخمی کے ہاتھ پاؤں کو نرمی اور مضبوطی سے پکڑیں۔ ایک ہاتھ زخمی حصے کے اوپر اور دوسرا نیچے رکھ کر آہستہ سے کھینچیں تاوقتیکہ کھپاچ نہ لگ جائے۔
- اگر ریڑھ کی ہڈی کا مسئلہ ہو تو کبھی بھی زخمی کو سیدھا کرنے کی کوشش نہ کریں۔

آلہ آتش کشی (فائر انسٹنگشر) کا استعمال:

- آگ بجھانے والے آلے پر جو استعمال لکھا ہوا ہے اسے غور سے پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں۔

آگ کے قریب تر جا کر آگ بجھائیں۔ آلہ آتش کشی کی نوزل (نالی) آگ کی جڑ کی طرف رکھیں اور شعلوں کے اوپر گیس یا پاوڈر نہ ڈالیں۔ آلہ آتش کشی کو کبھی بھی ہوا کے رخ کے مخالف استعمال نہ کریں۔

نوٹ: حاجی صاحبان جب بھی کہیں گاڑی یا بس وغیرہ میں سوار ہوں تو اس چیز کا اطمینان کرلیں کہ اس میں مناسب آگ بجھانے کی سہولت موجود ہے۔

حصہ دوم

رہنمائے حج

(فقہ جعفریہ)

بمطابق فتاویٰ مراجع عظام وفقہاء علامہ

نظر ثانی

علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر
رکن اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان

وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی
حکومت پاکستان، اسلام آباد

Website: www.mora.gov.pk, www.hajjinfo.org

Facebook:/mora.official, Twitter./MORAisbofficial

Instagram:/morifh.official, Youtube:/mediacellmor.

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ

بے شک تمام تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں، ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں اور بادشاہی تیری ہی ہے

لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں

باب اول

فلسفہ (احکام حج)

نظر ثانی

علامہ ڈاکٹر حسین اکبر

حج کیا ہے؟

- حج ایک ایسا عمل ہے جو تمام عبادات کا نچوڑ ہے۔
- حج آئین عبدیت ہے۔
- حج آئین حق کے ظہور و حضور کا جلوہ ہے۔
- حج بندہ خدا کے لئے قرب خدا کی ایک حالت کا نام ہے۔
- حج ولایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانے کا ایک وسیلہ ہے۔
- حج مرکز ولایت دین کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے۔
- حج تب حج کہلائے گا جب حاجی ولایت و امامت معصومین پر ایمان رکھتا ہو۔
- حج جانثاران حضرت خاتم الانبیاء اصحاب رحماء بینھم کی محبت و ایثار کا نمونہ ہے۔
- حج گناہوں سے تطہیر کا ذریعہ ہے۔
- حج نئی زندگی کا مبداء و آغاز ہے۔
- حج کے ذریعے انسان ایمان وایقان کی معراج کو پہنچتا ہے۔
- حج اسلام کے تمام احکام کی ایک مقدس روحانی تقریب ہے۔
- حج اسلام کی عظمت لافانی مظہر اسلام کا خلاصہ اور حج کا سمجھنا پورے اسلام کو سمجھتا ہے۔
- حج ایک ایسا سیمینار وحدت اور اجتماعی عالمی کانفرنس ہے جس میں مشرق و مغرب، شمال و جنوب کا ہر سیاہ وسفید، امیر و غریب، ہر قوم و نسل کا مسلمان شرکت کرتا ہے۔
- حج مسلمانان جہان کی مذہبی، سیاسی، اقتصادی، تعلیمی اور قومی مشکلات کو ایک دوسرے کیساتھ مل جل کر حل کرنے کا ذریعہ ہے

- حج ایک سیاسی عبادتی مذہبی اجتماع ہے۔ جو سیاستمداران بندگان خدا، آئمہ معصومین علیھم السلام کے فرامین پر عمل کانام ہے۔
- حج درس ولایت ہے درس انسانیت ہے۔ درس وحدت ہے، درس مواخات ہے حج درس اتحاد تعاون بین المسلمین اور دشمنان اسلام کی سازشوں کی ناکامی کانام ہے۔
- حج اسلام و مسلمین کی طاقت اور سربلندی کامظہر ہے۔
- حج روح کی تعمیر کاذریعہ ہے جو اصحاب تطہیر کی محبت سے حاصل ہوتی ہے۔ حج عرفان کی بلندی ہے جو معرفت خدااور معرفت محمد و آل محمد علیھم السلام سے حاصل ہوتی ہے۔
- حج طہارت نفس وروح کانام ہے۔
- حج امور مسلمین میں سعی کرنے کو کہتے ہیں جو عقیدہ صالح اور جہد مسلسل کادوسرانام ہے۔

حاجی بیت اللہ الحرام میں اتحاد و قیام کا سبق لیتاہے، کیونکہ کعبۃ اللہ کفر والحاد کے خلاف مستکبرین و ظالمین کے خلاف، دنیا کی سپر طاقتوں کے خلاف قیام کرنے کا حکم دیتاہے۔ بیت اللہ ثواب و قیام کاگھرہے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ۔(سورہ مائدہ:97)
ترجمہ: خدانے کعبہ کو جو اس کا محترم گھرہے لوگوں کے قیام کا سبب قرار دیا۔

یہ عمل ایسے قیام کا حکم دیتا ہے جس قیام میں غریبوں اور مستضعفین کیساتھ ہمدردی اور خدمت خلق کااوّلین مقصد ہے۔اس عظیم اجتماع میں اس بات کایقین کامل ہو جاتاہے کہ سوائے خدائے لم یزل ولایزال کی قدرت اور طاقت کے دنیامیں کوئی طاقت نہیں ہے۔ بیت اللہ کاتحفظ اور آبادی دین مبین کی بقاء کی ضمانت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

''لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ قَآئِمًا مَا قَامَتِ الْکَعْبَۃُ''
ترجمہ: جب تک خانہ کعبہ قائم ہے دین خدا باقی ہے۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ کے گھر خانہ کعبہ کا حج ترک نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔(ثواب الاعمال ص:۲۱۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا حج اور عمرہ ادا کرنے والا خدا کے حضور ایک وفد کی صورت میں حاضر ہوتا ہے وہ خدا سے جو مانگے عطا ہوتا ہے جو دُعا کرے قبول ہوتی ہے جس کی سفارش کرے مانی جاتی ہے اگر خاموش رہے تو خدا خود ابتدا کرتا ہے اور ہر درہم کے بدلے ہزار ہزار درہم عطا فرمائے گا۔ آپ علیہ السلام نے مزید ارشاد فرمایا روز عرفہ غروب آفتاب کے وقت جب حاجی وقوف کر کے عرفات چھوڑ رہا ہو اس وقت اس کا یہ سوچنا بھی گناہ ہے کہ پتہ نہیں گناہ معاف ہوئے ہیں یا نہیں؟

مواقیت:

حج کا عظیم اجتماع چونکہ مسلمانوں کی سالانہ عالمی کانفرنس ہے لہٰذا اس میں شریک ہونے والوں کیلئے ایک خاص قسم کا لباس بطور یونیفارم زیب تن کرنا واجب قرار دیا گیا ہے اس یونیفارم کو احرام کہتے ہیں جو دو سفید سوتی کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ یونیفارم پہنتے کیلئے شارع مقدس اسلام نے چند خصوصی مقامات کا تعین فرمایا ہے جہاں سے ہر حاجی پر واجب ہوتا ہے کہ اپنا سلا ہوا لباس اُتار کر دوسرا خصوصی دو سفید کپڑوں پر مشتمل اَن سلا لباس زیب تن کرلے، اس لباس کو احرام اور ان مقامات کو جہاں پر لباس تبدیل کرنا ہے ''میقات'' کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فریضۂ حج ادا کرنے کیلئے بیت اللہ آنے والے ہر مسلمان کیلئے احرام باندھنے کے پانچ مقامات معین فرمائے ہیں جو

مکہ معظمہ کے چاروں طرف مختلف فاصلوں پر موجود ہیں۔ ہر سمت سے آنے والا مسلمان اپنے راستے والے "میقات" پر احرام باندھے گا۔ وہ پانچ میقات درج ذیل ہیں:

۱۔ مسجد شجرہ:

یہ میقات مکہ معظمہ سے شمال کی طرف 486 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کا دوسرا نام ذوالحلیفہ اور ابیار علی بھی ہے۔ روایت کے مطابق یہاں کے لوگوں کو پانی کی کمی کی شکایت کے ازالے کیلئے حکم رسول ﷺ سے حضرت علی علیہ السلام نے سات کنویں اعجاز امامت سے جاری فرمائے۔ یہ مقام مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے راستے میں بارہ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ مدینہ منورہ اور اس طرف سے آنے والے تمام حجاج کرام اسی مقام سے احرام باندھتے ہیں۔

۲۔ حجفہ / مقام غدیر:

یہ مقام مکہ معظمہ کے شمال مغرب میں 156 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس مقام سے کچھ فاصلہ پر مقام غدیر خم بھی ہے جہاں پر حضرت علی علیہ السلام کی ولایت و خلافت بلا فصل کا اعلان کیا گیا۔ یہ "میقات" اہل مصر، اہل شام، مغرب اور اس طرف سے آنے والے حجاج کیلئے ہے۔ یہ لوگ اس مقام سے احرام باندھیں گے۔

۳۔ وادئ عقیق:

اس وادی کے پہلے حصے کو مَسْلَخْ دوسرے کو غمرہ اور آخری حصے کو ذات عرق کہتے ہیں۔ وادی عقیق مکہ معظمہ سے شمال مشرق میں 94 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ مقام ان لوگوں کیلئے میقات ہے جو عراق، نجد وغیرہ کے راستے سے مکہ میں وارد ہونا چاہتے ہیں۔ اس وادی کے تمام

مقامات پر احرام باندھنا جائز ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ مَسْلَخْ سے احرام باندھا جائے اور اگر یہاں سے نہ باندھ سکے تو "غمرہ" سے اور اگر تقیہ کا تقاضا ہو کہ ذات عرق سے احرام باندھے تو احتیاط یہ ہے کہ ذات عرق کے علاوہ کسی اور مقام سے محرم نہ ہو۔ (تحریر الوسیلہ - ج 1 - میں 392 - مسئلہ (2)

۴۔ قرن المنازل:

یہ میقات مکہ کے مشرق میں 94 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور طائف کی طرف سے مکہ معظمہ آنے والوں کیلئے میقات ہے۔

۵۔ یلملم:

یہ مکہ معظمہ کے جنوب میں 84 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور اہل یمن اور اس راستے سے آنے والے دوسرے حجاج کرام کیلئے میقات ہے۔ لیکن خود حج تمتع کے احرام کے لئے میقات مکہ معظمہ ہی ہے۔

- ہر حاجی کے لئے ان پانچ میقاتوں میں سے ہر اس میقات سے احرام باندھنا واجب ہوتا ہے جس سے وہ عبور کر رہا ہو۔
- احرام باندھے بغیر میقات اور حرم کی حدود کے اندر داخل ہونا حرام ہے وہاں کے مقیم حضرات کیلئے حکم الگ ہے۔

نقشہ مواقیت

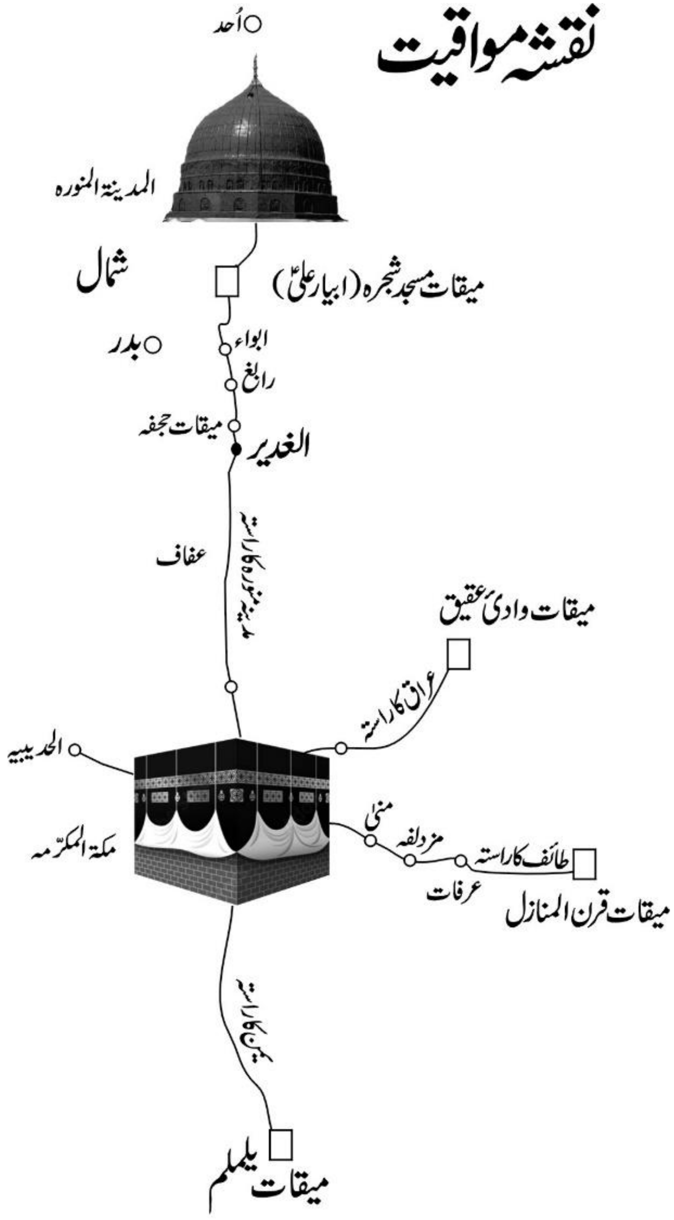

حجۃ الوداع ۱۰ ہجری جس راستے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر کیا

حدود حرم:

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا (سورہ عنکبوت: 67)
ترجمہ: کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم (قتل وغارت اور دوسروں کو اذیت پہنچانے سے جائے امن قرار دیا ہے۔

مکہ مکرمہ کے اطراف میں مواقیت کے بڑے دائرے کے علاوہ ایک چھوٹا دائرہ بھی موجود ہے جس دائرے کے اندرونی حصے کو حرم کہتے ہیں۔ مکہ کے چاروں طرف خدا نے یہ ایک حد مقرر فرمائی ہے جس کو خدا نے انسانوں، حیوانوں اور نباتات کیلئے امن کی جگہ قرار دیا ہے، جس کے احکام بھی خاص ہیں۔ جس طرح ''میقات'' فاصلہ کے لحاظ سے دور و نزدیک ہیں، اسی طرح حدود حرم بھی ہر طرف سے مساوی نہیں ہیں۔

۱۔ حد حرم شمال کی جانب:

شمال کی سمت میں حرم کی آخری حد مسجد تنعیم ہے جو مدینہ کے راستے میں مسجد الحرام سے سات کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں پر امام حسین علیہ السلام نے احرام حج کھولنے کے بعد پہلا قیام کیا۔ اس مقام کو مسجد عائشہ اور مسجد عمرہ بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ حد حرم جنوب کی جانب:

جنوب کی سمت میں حرم کی آخری حد ''اضاءۃ لین'' نامی جگہ ہے جو یمن کے راستے پر مسجد الحرام سے بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

۳۔ حد حرم مغرب کی جانب:

مغرب کی سمت کچھ فاصلہ شمال کی طرف حرم کی آخری حد ”میقات حدیبیہ “ ہے جو مسجد الحرام سے اڑتالیس کلومیٹر جدہ کے راستے کے کنارے پر واقع ہے۔

۴۔ حد حرم مشرق کی جانب:

مشرق کی سمت حد حرم طائف کے راستے میں جعرانہ نامی مقام سے شروع ہوتی ہے جو مسجد الحرام سے تیس کلومیٹر پر واقع ہے۔

آج کل ان فاصلوں پر تین میٹر بلند مکعب مستطیل قسم کے منارے بنا دیئے گئے ہیں جو حدود حرم کی نشاندہی کرتے ہیں ان کے اندر تمام زمین حرم کا حصہ ہے۔ مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ ان حدود کے اندر واقع ہیں۔

یہ حرم خدا کی طرف سے ایک عام امن کی جگہ ہے، جس کے احکام محرم اور غیر محرم ہر ایک کیلئے خاص قسم کے ہیں، جیسے حدود حرم میں شکار کرنا، جڑی بوٹیاں اور درخت اکھاڑنا، ان کے پتے ٹہنیاں توڑنا وغیرہ حرام ہیں۔

حدود حرم مکہ مکرمہ

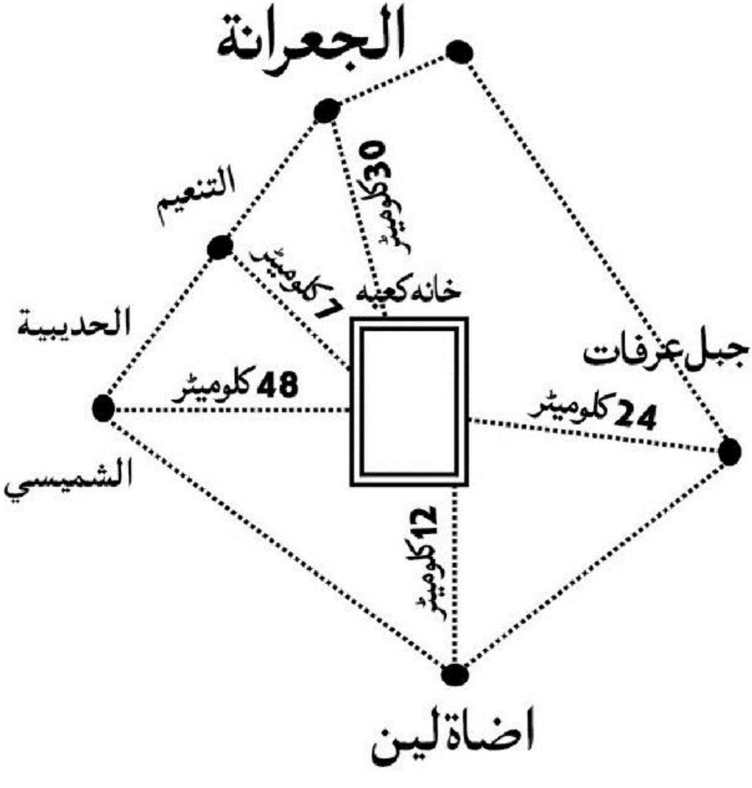

ارکان کعبہ:

خانہ کعبہ کے چار رکن ہیں:

ا۔رکن جنوبی مشرقی:

حجر اسود اسی رکن میں نصب ہے جس کو رکن حجر بھی کہتے ہیں۔ جس کے سامنے سے طواف شروع کر کے اس کے سامنے ہی ختم کیا جاتا ہے (مرأت الحرمین ص 1 ج 264) حجر اسود پاکستان کی سمت میں واقع ہے اور اہل پاکستان بیت اللہ کے رکن حجر اسود کی جانب منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

۲۔رکن شمالی مشرقی:

حجر اسماعیل علیہ السلام تک پہنچنے سے پہلے شمال مشرق میں رکن عراقی ہے اسے رکن شمال مشرقی بھی کہتے ہیں اور رکن عراقی بھی کہتے ہیں۔(تفسیر المیزان ج3 ص396)

۳۔رکن شمال غربی:

حجر اسماعیل علیہ السلام سے گزر کر رکن شمال مغربی آتا ہے جو روس کے مغرب اور تمام یورپی ممالک مصر اور مغرب بعید کے ممالک کے برابر واقع ہے اس کو رکن غربی اور رکن شامی بھی کہتے ہیں۔(تفسیر المیزان ج3 ص396)

۴۔رکن جنوب غربی:

یہ حجر اسود والے رکن سے پہلے واقع ہے۔اس کو رکن یمانی بھی کہتے ہیں۔رکن یمانی کے بارے میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا رکن یمانی جنت کے ان دو دروازوں میں

سے ایک دروازہ ہے جو جب سے کھلا ہے پھر کبھی بند نہیں ہوا اور رکن یمانی اور رکن حجر اسود کے درمیان "ھجیر" نامی فرشتہ متعین ہے جو مومنین کی دعاؤں کی قبولیت کیلئے آمین کہتا ہے رکن یمانی کو بھی چومنا یا استسلام کرنا سنت ہے۔

غلافِ خانہ کعبہ:

روایات کے مطابق سب سے پہلا غلاف کعبہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی زوجہ نے تیار کر کے خانہ کعبہ پر چڑھایا تھا۔ (حج البیت ص 16 تالیف شیخ محمد جواد آیہ اللہی) لیکن کہتے ہیں کہ "حمیر" قبیلہ کے بادشاہ تبع اسعد نے سب سے پہلے چاندی کے دھاگوں سے مزین کیا ہوا غلاف چڑھایا۔ (تفسیر المیزان ج 3 ص 397، الدین والتاریخ الحرمین الشریفین ص 47 اس کے بعد اس کے جانشینوں نے اس عمل کو جاری رکھا..........

جناب رسالت ماب ﷺ نے یمانی غلاف چڑھایا جب مہدی عباسی خلیفہ بنا اور خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوا تو اس نے حرم کے خادموں کے کہنے پر حکم دیا کہ کئی رنگ برنگے غلاف چڑھانے کی بجائے صرف ایک ہی رنگ کا غلاف چڑھایا جائے اور سال میں ایک مرتبہ تبدیل کیا جائے۔ یہی عمل آج تک جاری ہے اور سال میں ایک مرتبہ حج کے دنوں میں اسے تبدیل کیا جاتا ہے۔ (احکام حج واسراران، تغیر المیزان ج 3 ص 397-398)

غلاف کعبہ کے لئے ایک ہزار گز سیاہ ریشمی کپڑا درکار ہوتا ہے جن پر سونے اور چاندی کی تاروں سے قرآنی آیات اور اسماء حسنیٰ کی کڑھائی کی جاتی ہے جو سعودی فرماں روا کی زیر نگرانی تیار کیا جاتا ہے۔ جس کے لیے ایک مخصوص کارخانہ "کسوا" کے نام سے قائم ہے جہاں کاریگر سال بھر کام کرتے ہیں۔ اور ماہ ذی القعد کے آخری ایام میں مکمل کر دیا جاتا ہے اور ذی الحجہ کے شروع

کے دنوں میں اسے تبدیل کیا جاتا ہے۔

حجر اَسود:

خانہ کعبہ کے رکن جنوب مشرقی میں سیاہ رنگ کا بیضوی شکل کا ایک پتھر تقریباً ساڑھے چار ہزار سال سے بھی پہلے حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے ہاتھوں سے نصب کیا گیا جو آج زمین سے ڈیڑھ میٹر کی بلندی پر واقع ہے اس کو حجر اسود کہتے ہیں اس میں زرد رنگ کی لکیریں ہیں اور اس کا قطر تقریبا تمیں سنٹی میٹر ہے۔(تفسیر المیزان ج 3 ص 392)روایات اسلامی کے مطابق یہ پتھر آسمان سے نازل کیا گیا اور جناب رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا حجر اسود کو سلام کرو، ہاتھ سے مَس کرو اور جو کوئی اس پتھر کو مَس کرتا ہے یہ اس کی اسلام سے وفاداری کی گواہی دے گا اور یہ کہ حجر اسود کو سلام کرنے والے ہر حاجی کی حجر اسود حاضری لگاتا ہے اور روز قیامت اس کی حاضری کی گواہی دے گا۔(جامع السعادات نراقی ج3 ص314)

مکہ مکرمہ کے دوسرے مقامات مقدسہ:

مکہ مکرمہ ویسے تو بے شمار مقدس مقامات کی حامل سرزمین ہے جن کا شمار و احصاء مشکل ہے تاہم چند ایک اہم مقامات یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت رسول اکرم ﷺ کا مقام ولادت جناب رسول اکرم ﷺ کی جائے ولادت شعب بنی ہاشم میں واقع ہے صفا و مروہ سے باہر نکالیں تو آپ کو یہ مقام نظر آئے گا اب وہاں ایک لائبریری قائم ہے۔

مکہ مکرمہ کی مساجد:

مسجد الحرام کے بعد مکہ مکرمہ کی مشہور ترین مساجد یہ ہیں:

۱ مسجد جن۔مکہ مکرمہ

۲ مسجد خیف۔ میدان منٰی

۳ مسجد نمرہ۔ میدان عرفات

۴ مسجد تنعیم یا مسجد عمرہ یا مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا۔مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ کے مشہور پہاڑ:

جبل النور (حرا):

مکہ مکرمہ سے ایک فرسخ کے فاصلے پر شمال مشرق میں منٰی کے شروع میں واقع ہے۔ اس کا پرانا نام ''جبل حرا'' تھا۔ اب اس کو جبل النور کہتے ہیں۔ غار حرا یہیں پر واقع ہے۔ حضور اکرم ﷺ اعلان نبوت سے پہلے یہیں عبادت کیا کرتے تھے اور اوّلین اُمّ المؤمنین وزوجہ رسول حضرت خدیجتہ الکبری علیھا اسلام ہر روز پیدل چل کر آپ کو کھانا اور پانی یہیں پہنچایا کرتی تھیں۔ کتب تاریخ میں بی بی کے چلنے کے راستہ کا نقشہ موجود ہے جو وادی ابراہیم علیہ اسلام سے ہوتا ہوا غار حرا تک جاتا ہے۔ سب سے پہلی قرآنی وحی سورہ علق کی آیت: ''اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ'' اسی مقام پر نازل ہوئی تھی۔ نزول قرآن کا سلسلہ یہیں سے شروع ہوا۔ اسی طرح حضرت علی علیہ السلام بھی آپ کے پاس غارِ حراء میں جایا کرتے تھے۔

جبل الثور:

مکہ مکرمہ کے جنوب میں واقع یہ پہاڑ ہے جس میں غار ثور واقع ہے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے دوران آپ تین دن تک اس غار میں قیام پذیر رہے تھے۔ اسلامی ہجری کیلنڈر کا آغاز اسی واقع ہجرت کی مناسبت سے ہوا تھا۔

جبل الرحمہ:

صحرائے عرفات کے وسط میں یہ پہاڑ واقع ہے جہاں پر نویں ذی الحجہ کو حجاج کرام غروب آفتاب تک وقوف کا عمل بجالاتے ہیں۔ بنابر مشہور حضرت آدم علیہ اسلام کے ترک اولی کی توبہ کی قبولیت کا مقام بھی یہی ہے۔ یہاں ایک ستون کے ذریعے اس مقام توبہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

جبل ابوقیس:

یہ پہاڑ مسجد الحرام کے باہر بالکل قریب ہی صفا اور مردہ کی جانب واقع ہے۔ شق القمر کا معجزہ حضور اکرم ﷺ نے اس پہاڑ پر دکھایا اور اسی پہاڑ پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ نے عمومی اعلان نبوت بھی فرمایا تھا۔ اسی پہاڑ کے پتھروں سے خانہ کعبہ کی دیواریں چنی گئی ہیں۔

مدینہ منورہ کے اہم مقامات:

فضائل مدینہ منورہ:

مکہ مکرمہ حرم خدا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لئے حرم بنایا۔ مدینہ منورہ جو رسول اکرم ﷺ کی ہجرت سے پہلے یثرب کہلاتا تھا کوہ عیر اور کوہ ثور کے درمیان واقع شہر کو رسول ﷺ کیلئے حرم بنایا اور قم المقدسہ ایران حرم اہل بیت نبی علیہم السلام ہے۔

مدینہ منورہ کو منورہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ جب رسول اکرم ﷺ ہجرت کر کے وارد مدینہ منورہ ہوئے تو آپ ﷺ کے نور اقدس کی وجہ سے وہاں کی ہر شئے روشن اور منور ہو گئی۔

اس شہر کو مدینہ طیبہ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ زائرین مدینہ کے گناہ زیارت کی وجہ سے جل کر اس طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح چاندی سے آگ کھوٹ کو جلا کر ختم کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو وہ برکات اور فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جو مکہ مکرمہ سمیت دنیا بھر کے کسی بھی شہر کو عطا نہیں فرمائیں۔ مکہ مکرمہ کے مقابلہ میں یہاں کی برکتیں کئی گنا زیادہ ہیں۔

یہ نزول ملائکہ کا مقام ہے۔ یہاں طاعون کی بیماری نہیں آسکتی، دجال داخل نہیں ہو گے گا۔ اہل مدینہ کی رسول اللہ ﷺ شفاعت فرمادیں گے۔ اہل مدینہ کو اذیت پہنچانے والوں کے اعمال قبول نہیں ہونگے، کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے پڑوسی ہیں۔

پڑوسیوں کا اتنا خیال تو اہل بیت رسول علیھم السلام کی کیا عظمت اور حقوق ہونگے۔ مسلمان تاریخ کو سامنے رکھ کر سوچیں اور فیصلہ کریں۔

یہ شہر مقدس اسلامی تاریخ کا امین، بے شمار اہم ترین اسلامی تاریخی مقامات کا حامل شہر ہے ان مقامات میں سے ایک مسجد نبوی ﷺ ہے۔

ا۔ مسجد نبوی ﷺ:

مسجد الحرام کے بعد دنیا کی تمام مساجد سے افضل ترین مسجد ہے۔ جس کی بنیاد زمانہ نبوی ﷺ میں دست مبارک رسالت مآب ﷺ سے رکھی گئی اور نماز جماعت کا اہتمام کیا گیا۔ صدر اسلام میں یہ مسجد سادہ انداز تعمیر کا نمونہ تھی سے لیکن اب اس کے فلک بوس مینار روح پرور منظر پیش کرتے ہیں جس کے وسیع و عریض شبستان ہیں اور دنیا کی جدید ترین سہولتوں سے آراستہ مسجد

ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دس سال تک اس مسجد میں نمازیں پڑھیں۔ اسلام کی تبلیغ کا اوّلین مرکز یہی مسجد تھی۔ اس مسجد میں دی جانے والی دینی تعلیمات نے دنیا کے تاریک ماحول کو منور بنا دیا۔ فتح خیبر کے بعد 7ھ میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے اس کی تعمیر کا دوبارہ حکم دیا۔ موجودہ مسجد اگرچہ جزوی طور پر ترکی کے دور حکومت سے تعلق رکھتی ہے لیکن ایک بہت بڑا حصہ سعودی عرب حکومت کے حکمرانوں نے بنوایا ہے۔ موجودہ مسجد کی توسیع 9 جولائی 1955ء اور 1993ء اور 2015ء کے سالوں میں ہوئی ہے جو اب تقریباً زمانہ رسول ﷺ کے شہر مدینہ کے پورے رقبہ پر محیط ہے۔ بلکہ اب اس سے بھی بڑی ہے۔ اور اب بھی توسیع کا کام جاری ہے۔ اس مسجد کے اندر ہی سیّد المرسلین حضرت محمد ابن عبد اللہ ﷺ مدفون ہیں جن کے مقبرہ کے باہر لوہے کی جالی کی ضریح ترکوں کی حکومت کے زمانے کی بنی ہوئی ہے اور ضریح کے دروازے کے سامنے حضرت فاطمہ زہرا علیھا اسلام کا گھر ہے۔ معتبر روایات کے مطابق بی بی کی اسی گھر میں قبر مبارک ہے اور اندر جھانکنے سے قبر دکھائی بھی دیتی اور بی بی کی زیارت پڑھنے کا یہاں پر حکم ہے۔

مہبط جبرائیل علیہ اسلام:

اس مسجد کے جنوب مشرقی کونے میں مقام نزول وحی مہبط جبرائیل واقع ہے۔ شمالی حصے میں حضرت فاطمہ زہرا علیھا اسلام کا گھر اور نبی اکرم کا نماز تہجد پڑھنے کا مقام ہے۔

مقام اصحاب صفہ رضی اللہ عنھم:

مسجد کے شمال کی طرف دوسرا مقام جو مسجد کے فرش سے کچھ بلند ہے اصحاب صفہ کا مقام ہے جو آنحضرت ﷺ کے وہ اصحاب باصفا تھے جن کے پاس گھر نہ تھا اور وہ یہاں پر قیام کیا کرتے تھے۔ اور احکام شریعت کی تعلیم لیتے تھے ان کی تعداد ستر تھی۔ جن کو شادی کے بعد مکانات

مہیا کئے گئے جن کے گھروں کے آثار قدیمہ آج بھی موجود ہیں۔ اسے اسلام کا سب سے پہلا دینی مدرسہ بھی ہونے کا اعزاز حاصل ہے جسکے معلم سرکار ختمی مرتبت ﷺ تھے۔ اور ان کے لیے بنائے جانے والے گھر آج بھی ایک رفاہی ریاست ہونے کا عملی ثبوت فراہم کرتے ہیں اور یہ کہ بے گھروں کو گھر مہیا کرنا حکومت اسلامی کی ذمہ داری ہے۔

مسجد النبی ﷺ کے محراب:

اس وقت مسجد النبی ﷺ میں چھ محراب موجود ہیں۔

۱ محراب النبی: منبر کے بائیں جانب واقع ہے اور زمانہ رسول اکرم ﷺ میں اس حالت میں نہیں تھا۔

۲ محراب عثمانی: قبلہ سمت والی دیوار میں واقع ہے۔

۳ محراب سلیمانی: منبر نبی کے مغرب میں واقع ہے۔

۴ محراب تہجد: نبی اکرم ﷺ کی آرام گاہ کے باہر حجرہ فاطمہ زہراء علیھا السلام کے ساتھ پشت کی طرف واقع ہے۔

۵ بیت فاطمہ: محراب تہجد کے جنوب میں نبی اکرم ﷺ کی آرام گاہ کے اندر واقع ہے۔

۶ ایک محراب: جو دکتہ الاغوات کے شمال میں واقع ہے۔

منبر مسجد النبی ﷺ:

حدیث میں ذکر ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ کھجور کے درخت کے تنے کا سہارا لے کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا تو درخت نے آنحضرت ﷺ کی جدائی پر رونا شروع کر دیا۔

ریاض الجنہ:

منبر رسول اور قبر رسول کے درمیان کا حصہ ریاض الجنہ کہلاتا ہے اس مقام کے بارے میں حدیث میں آیا ہے میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہاں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ بعض روایات کے مطابق حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیھا اسلام یہاں دفن ہیں ایک دوسرے قول کے مطابق بی بی اپنے گھر میں دفن ہیں جو کہ باب جبرائیل سے داخل ہونے والوں کے بائیں جانب واقع ہے۔

گنبد خضرا:

روضہ اقدس کے اوپر گنبد خضرا ہے جس کی زیارت کرنے کی سعادت ہر مسلمان کی دلی خواہش ہے۔ صالحی عہد میں سب سے پہلے 678ھ میں الملک المنصور قلدون نے روضہ اقدس ﷺ پر ایک گنبد تعمیر کرایا۔ 1886ء میں الملک اشرف قامت بائی نے دوبارہ تعمیر کرائی اس وقت گنبد کا رنگ سفید ہو جانے سے "قبۃ البیضاء" کہا جاتا تھا۔ 1233ھ میں سلطان محمود نے اسے از سر نو تعمیر کرایا۔ اس وقت تک اس کا رنگ سفید تھا مگر 1255ھ میں اس گنبد پر سبز رنگ کرایا گیا۔ اس وقت سے ہی اسے گنبد خضرا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو مومنین کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکون بخشتا ہے۔ گنبد خضراء کے علاوہ رسول اکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ کی کی تعداد کے مطابق ۹۹ چھوٹے سفید گنبد پوری مسجد کی پرانی چھت پر موجود ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ کے صحنوں میں آئمہ اہلبیت النبی، بارہ اماموں علیھم اسلام کے نام دیواروں پر نقش ہیں۔

مسجد قبا:

جب رسول اکرم ﷺ مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو یہاں پر انصار مدینہ کے ہاں آپ ﷺ نے چار دن قیام فرمایا اور وہیں اپنے دست مبارک سے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ تاریخ اسلام کی تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد ہے۔

اس مسجد میں دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ منافقوں نے اسی مسجد کے مقابلے میں مسجد ضرار بنائی تھی جس کو حکم نبی ﷺ سے مسمار کر دیا گیا اور اس مسجد کے بارے میں مسجد ضرار بنائی قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی.....

لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ (سورہ توبہ 9 آیت 108)

ترجمہ: یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد اول روز سے پرہیز گاری پر رکھی گئی وہ اس کی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

یہ مسجد، مسجد نبوی ﷺ سے ایک کوس کے فاصلے پر واقع ہے اس کو "قوت اسلام" بھی کہتے ہیں کیونکہ یہیں سے اسلام کو قوت ملی۔ آپ ﷺ کو اس مسجد سے اتنی محبت تھی کہ جب تک زندہ رہے ہر ہفتے مدینہ سے آکر اس میں ایک مرتبہ نماز پڑھتے۔ اسی وجہ سے حدیث میں ہے کہ اس میں دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ اسی مسجد کے قبلہ رخ محراب کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کا گھر "بیت الشرف" بھی تھا جو اب گرا کر مسجد کے محراب میں شامل کر دیا گیا ہے۔

مسجد قبا کے اندر چار ستونوں کے درمیان وہ جگہ جہاں پر ہجرت کے وقت آنحضرت کی اُونٹنی حکم خدا سے بیٹھی وہاں اب بھی نہایت عمدہ قسم کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ اب پھر اس مسجد

کی توسیع کا کام جاری ہے اور مسجد نبوی ﷺ سے لے کر مسجد قباء تک زائرین کے پیدل چلنے کا راستہ بھی بنا دیا گیا ہے اور ٹرانسپورٹ کا بھی خصوصی انتظام کر دیا گیا ہے۔

مسجد کی قبلہ سمت میں حضرت کلثوم بن ہدم کا مکان تھا جہاں پر ہجرت کے وقت آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ مسجد قبا کے پاس کنواں تھا جسے بیئر خاتم کہتے ہیں، جہاں رسول اکرم ﷺ پاؤں لٹکا کر بیٹھتے اور پانی خود بخود اوپر آ جاتا تھا۔ اس کنوئیں میں آپ ﷺ کی انگوٹھی گر گئی تھی جو آپ ﷺ کے حکم سے پانی بلند ہوا اور انگوٹھی بھی بلند ہو گئی جسے حضرت رسول اکرم ﷺ نے اُٹھالیا۔

مسجد بنی نجار:

یہ مقام وادی رانونہ میں مسجد جمعہ کے سامنے واقع ہے جہاں پر بنی نجار کے بچوں اور بچیوں نے آنحضور کی مدینہ منورہ آمد پر دف اور تالیاں بجا کر استقبال کیا اور ترانہ پڑھا۔ قبیلہ بنی نجار آنحضرت کا ننھیال تھا۔ اب یہ مسجد ختم کر دی گئی ہے۔

مسجد قبلتین:

یہ مسجد تاریخ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے۔ ابتدا میں مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضور ﷺ جب تک مکہ میں رہے یہی حکم رہا ایک قول کے مطابق آپ کو معراج بھی یہیں سے ہوا۔ آپ کے دل میں خواہش تھی کہ کعبہ ابراھیمی علیہ السلام کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں۔ خدا نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۴۴ میں تبدیلی قبلہ کا حکم دیا۔ یہ حکم آدھ میں ہوا۔ جب آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ دوران نماز قبلہ تبدیل کرنے کا حکم آگیا لہٰذا دو رکعت نماز خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے پڑھی گئی، اس لئے اس مسجد کو مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں

والی مسجد کہتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی اقتداء میں دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کا شرف صرف حضرت علی علیہ اسلام کو حاصل ہوا تھا۔

مسجد فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین علیہ اسلام:

یہ مسجد حضرت فاطمہ صغری بنت امام حسین علیہ السلام جو کہ بیماری کی وجہ سے قافلے کے ہمراہ کربلانہ جاسکی تھیں۔ کے نام سے منسوب ہے۔ روایات کے مطابق یہ بی بی کا گھر تھا جہاں پر بعد میں مسجد تعمیر کی گئی۔ سعودی حکومت نے اسے گرا کر مسجد نبوی کا حصہ بنادیا ہے۔

مسجد غمامہ:

یہ مسجد حرم نبوی ﷺ کے قریب ہے ۔ حضور ﷺ نے یہاں نماز استسقاء پڑھائی تھی۔ نماز کے فوراً بعد بادل نمودار ہوئے اور بارش ہوگئی۔ اس لئے اس کو مسجد غمامہ یعنی "بادل والی مسجد" کہتے ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ نے یہاں پر نماز عید پڑھائی تھی اور حسنین شریفین علیہ اسلام جنت کے لباس زیب تن کر کے اپنے نانا کے کندھوں پر سوار ہو کر زلفیں تھامے نماز عید میں تشریف لائے رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کہ "کتنی بہترین سواری ہے" کے جواب میں فرمایا تھا "کتنے بہترین سوار ہیں"۔

میدان غزوۂ خندق:

پانچویں ہجری میں منافقوں، مشرکوں اور یہودیوں کا دس ہزار کا لشکر جرار اسلام پر ضرب کاری لگانے کو آیا۔ رسول اکرم ﷺ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے خندق کھودنے کا حکم دیا جو جبل سلع کی پشت کی جانب کھودی گئی۔ اسی خندق کی وجہ سے کفار نے ایک

ماہ تک مدینہ منورہ کا محاصرہ جاری رکھا لیکن خندق کو عبور نہ کر سکے۔ اس جنگ میں عمرو بن عبدود نے خندق عبور کر کے نبی اکرم ﷺ کے خیمہ میں نیزہ مار کر مقابلے کیلئے کسی جوان کو طلب کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو مقابلہ میں بھیجا آپ نے عمرو کو واصل جہنم کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی علیہ اسلام کی یوم خندق کی ایک ضرب ثقلین کی عبادت سے افضل ہے۔

مسجد فتح:

جنگ خندق کی فتح کی یادگار کے طور پر تعمیر کی گئی۔ یہ مسجد میدان خندق میں بلندی پر واقع ہے۔ یہاں پر آنحضرت ﷺ نے تین دن تک متواتر دعا فرمائی تھی اور پھر قبولیت کی بشارت ہوئی۔

مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ - مسجد حضرت علی علیہ اسلام - مسجد فاطمہ زہرا علیھا اسلام - مسجد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھما موجود ہیں اب دوبارہ ان کی تعمیر اور مرمت کر دی گئی ہے البتہ خندق کا نشان باقی نہیں۔

یہ تمام مساجد اسی میدان میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مدینہ منورہ کی مساجد میں مسجد جمعہ، مسجد ردّ شمس، مسجد مباہلہ (اجابت) مسجد ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، مسجد شجرہ وغیرہ مشہور مساجد ہیں۔

مسجد سقیہ:

عنبر یہ ریلوے اسٹیشن کے پاس واقع ہے جہاں پر آنحضرت ﷺ نے مدینہ کی خیر و برکت اور بارش کیلئے دعا فرمائی تھی، جنگ بدر جانے کیلئے آپ ﷺ نے اصحاب رضی اللہ عنھم کو اسی جگہ جمع فرمایا تھا۔

مسجد زرّہ:

حضرت رسول اکرم ﷺ نے جنگِ اُحد میں شرکت کیلئے جاتے ہوئے زرّہ زیب تن فرمائی تھی۔ اُحد کے راستے میں موجود ہے۔

مسجد استراحت:

شہدائے اُحد کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے آپ ﷺ اس جگہ آرام فرمایا کرتے تھے۔ اب وہ جگہ مسجد کی صورت میں اُحد کے راستے میں موجود ہے۔

میدان اُحد:

مدینہ منورہ کے شمال میں تقریباً پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر جبل اُحد ہے جہاں 3 ہجری میں مشہور جنگ احد کفار و مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان لڑی گئی۔ کفار کا لشکر تین ہزار جبکہ مسلمانوں کا لشکر ایک ہزار پر مشتمل تھا جو منافقوں کی سازش کی وجہ سے تین سو افراد کے چلے جانے کے بعد صرف سات سو افراد پر باقی رہ گیا تھا۔ اسلامی فوج کی پشت پر ایک درہ تھا جہاں پر رسول اکرم نے پچاس تیر اندازوں کو متعین فرمایا اور انہیں تاکید فرمائی کہ وہ فتح و شکست کسی بھی صورت میں اس درہ کو نہ چھوڑیں۔ جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ درہ والے بعض تیر اندازوں نے حکم عدولی کرتے ہوئے جنگ چھوڑ دی۔ کفار نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کمان میں عقب سے حملہ کر دیا۔ مسلمان اچانک حملے سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت علی علیہ اسلام نے رسول اکرم ﷺ کا تحفظ کیا اور دشمن سے جنگ بھی کی۔ آپ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ جبرائیل علیہ اسلام جنت سے ذوالفقار لائے اور آپ نے اس جنگ کو فتح میں بدلا۔ اس جنگ میں

جبرائیل علیہ اسلام نے اپنے اُستاد علی علیہ اسلام کی جنگ دیکھ کر زمین اور آسمان کے درمیان قصیدہ پڑھا تھا۔

لَافَتٰی اِلَّا عَلِیّ وَلَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ

آپ ﷺ کو اس جنگ میں اسی زخم آئے۔ رسول پاک ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے اس مقام کو قبۃ الثنایہ کہا جاتا ہے۔ اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے جن میں رسول پاک ﷺ کے چچا سیّد الشہداء وحضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ چار دیواری کے اندر دفن ہیں اور آپ کی قبر مبارک نمایاں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت حمزہ پر گریہ کیا اور مدینہ منورہ کی خواتین کو حکم دیا کہ اپنے مقتولین پر گریہ کرنے سے پہلے میرے چچا سید الشہدا حضرت حمزہ علیہ السلام پر نوحہ اور گریہ کیا کریں اور ستر تکبیریں نمازِ جنازہ پڑھیں۔

جنگ اُحد کا میدان مسلمانوں کو آج بھی یہ سبق دے رہا ہے کہ اپنے اطراف کے تمام دروں پر پہرہ سخت کرو ورنہ فتح شکست میں بدل سکتی ہے۔ میدان اُحد میں ہی تیر اندازوں کا وہ ٹیلہ بھی موجود ہے جہاں سے لشکر اسلام کے سپاہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سیّد الشہداء کے حکم سے تیر اندازی کرتے رہے اور اس جگہ پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مقام شہادت بھی ہے۔

باب دوم:

احکامِ حج

مطابق فتاویٰ:

کتاب کا متن آیت اللہ العظمیٰ آقای روح اللہ الموسوی الخمینی قدس سرہٗ کے فتاویٰ کے مطابق ہے جبکہ مندرجہ ذیل مراجع عظام کے اختلاف فتوی کو حاشیہ کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔

۱ آیت اللہ العظمیٰ آقای السیّد علی سیستانی مدظلہ نجف اشرف

۲ آیت اللہ العظمیٰ آقای السیّد علی خامنہ ای مدظلہ تہران

۳ آیت اللہ العظمیٰ آقای الشیخ حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ نجف اشرف

۴ آیت اللہ العظمیٰ آقای ناصر مکارم شیرازی مدظلہ قم المقدسہ

۵ آیت اللہ العظمیٰ آقای السیّد صادق الحسینی شیرازی مدظلہ قم المقدسہ

۶ آیت اللہ العظمیٰ الشیخ جعفر سبحانی تبریزی مدظلہ قم المقدسہ

۷ آیت اللہ العظمیٰ الشیخ جوادی آملی مدظلہ قم المقدسہ

۸ آیت اللہ العظمیٰ الشیخ وحید خراسانی مدظلہ قم المقدسہ

۹ آیت اللہ العظمیٰ آقای بہجت قدس سرہٗ

۱۰ آیت اللہ العظمیٰ آقای الشیخ محمد فاضل لنکرانی قدس سرہٗ

۱۱ آیت اللہ العظمیٰ آقای السیّد محمد الحسینی شیرازی قدس سرہٗ

۱۲ تالیف آیت اللہ علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر مدظلہ لاہور

احکام حج:

حج کے لغوی اور اصطلاحی معنی:

حج کے لغوی معنی زیارات کیلئے قصد وارادہ کرنے کے ہیں۔ (جواہر الکلام جلد 17 ص219)(مفردات الفاظ القرآن للراغب الاصفہانی ص:106)

جبکہ شرع اسلام میں حج سے مراد مقدس اور قابل احترام شہر "مکہ معظمہ" کی طرف احترام والے مہینہ ذی الحجہ الحرام میں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے وہاں جاکر مناسک حج یعنی مخصوص اعمال زیارت، طواف سعی، وقوف عرفات و مشعر الحرام، منی میں رمی جمرات اور قربانی وغیرہ بجالانا ہیں۔

حج کا ہر مستطیع مسلمان پر زندگی میں ایک بار بجالانا واجب ہوتا ہے۔ اس سفر میں بجالانے والے اعمال کو حجتہ الاسلام کہتے ہیں اور اس عمل کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے (عیون اخبار الرضا ج2 ص125 عروۃ الوثقی کتاب الحج، وسائل الشیعہ ج8 ص16-21)

عمرہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی:

عمرہ کے لغوی معنی آباد و معمور مقام کا ارادہ کرنے کے ہیں۔ جبکہ اصطلاحی طور پر ایک خاص قسم کے ان اعمال کا نام عمرہ ہے جو مکہ معظمہ میں بجالائے جائیں۔

عمرہ اور حج میں فرق:

عمرہ اور حج کے بہت سے اعمال مشترک ہیں لیکن عمرہ اور حج میں چند وجوہ کے اعتبار سے

فرق پایا جاتا ہے۔

- حج میں ایسے اعمال پائے جاتے ہیں جو عمرہ میں نہیں جس طرح عرفات اور مشعر الحرام، مزدلفہ میں وقوف منی میں قربانی، رمی جمرات وغیرہ۔
- حج کیلئے ضروری ہے کہ اس کے اعمال نویں ذی الحجہ سے تیرہویں ذی الحجہ تک کی محدود مدت کے اندر انجام پائیں لیکن عمرہ کے لئے کسی زمانہ کی قید نہیں ہے۔
- عمرہ کے اعمال آج کے جدید وسائل آمد ورفت کے پیش نظر ایک ہی دن میں بجالائے جاسکتے ہیں جبکہ اعمال حج کا ایام مخصوصہ میں بجالانا لازم ہے۔ یادرہے کہ عمرہ تمتع اور حج تمتع کا ایک ہی سال میں ایام حج میں بجالانا واجب ہے جبکہ عمرہ مفروہ کے لئے وقت معین نہیں۔
- اس اختلاف وفرق کے ساتھ ساتھ سب سے بڑا فرق حج وعمرہ کے درمیان یہ ہے کہ ایک تو حج کا عمرہ کی نسبت ثواب زیادہ ہے دوسرا یہ کہ حج کے اکثر اعمال ایک تربیتی پہلو رکھتے ہیں جن کا تعلق اجتماعی اور معاشرتی امور کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ عمرہ کے اکثر اعمال فردی ہیں۔

عمرہ کی قسمیں:

عمرہ کی دو قسمیں ہیں۔ واجب۔ مستحب

حکم نمبرا:

ہر بالغ عاقل شخص کے لئے مستطیع ہونے کے فوراًبعد زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کا بجالانا واجب ہوتا ہے خواہ وہ حج کے لئے مستطیع نہ بھی ہو اسی طرح اس کے برعکس مستطیع ہونے پر حج واجب ہو گا لیکن جن لوگوں کا فریضہ حج تمتع ہے ان کیلئے حج اور عمرہ کی استطاعت ایک دوسرے سے جدا نہ ہو گی چونکہ حج تمتع دونوں سے مرکب ہے، البتہ اہل مکہ کے لئے حج اور عمرہ مفردہ کی

استطاعت کا حکم الگ ہے۔

حکم نمبر ۲:

کاروبار کی غرض سے مکہ آنے والوں کے علاوہ ہر شخص کے لئے عمرہ مفردہ یا تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہونا واجب ہے البتہ موسم حج کے علاوہ صرف عمرہ مفردہ کی نیت کرے گا۔

حکم نمبر ۳:

حج کی طرح عمرہ کا بجالانا بھی مستحب ہے۔ دو عمروں کے درمیانی فاصلہ کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک ماہ سے کم مدت میں بقصد رجاء بجالانا احوط ہے۔

عمرہ کی دو اور قسمیں:

عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع

۱ عمرہ مفردہ:

ایک خاص عنوان کا حامل ہے۔ عمرہ مفردہ بھی استطاعت پر واجب ہو جاتا ہے اور مستحب بھی ہے۔ عمرہ مفردہ سال میں کسی بھی وقت بجالایا جاسکتا ہے۔

عمرہ کی نیت کے بعد عمرہ کے لئے درج ذیل سات کام بجالانا واجب ہیں:

۱۱۔ احرام، ۲۔ طواف، ۳۔ نماز طواف، ۴۔ سعی، ۵۔ تقصیر، ۶۔ طواف النساء، ۷۷۔ نماز طواف النساء، جب کہ عمرہ کی نیت احرام باندھنے سے بھی پہلے کی جائے گی۔

۱۔ احرام:

مواقیت خمسہ، ۱۔ مسجد شجرہ، ۲۔ جحفہ، ۳۔ کوہ یلملم، ۴۔ وادی عقیق، ۵۔ قرن المنازل

میں سے کسی ایک سے احرام باندھنا۔

مکہ معظمہ میں موجود حضرات عمرہ مفردہ کیلئے ان چار میقاتوں میں سے کسی ایک سے احرام باندھیں:

۱۔ مسجد تنعیم (مسجد عمرہ)، ۲۔ مقام حدیبیہ، ۳۔ اضاءہ لین، ۴۔ جعرانہ

احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھنا واجب ہے۔ (صفحہ 50 پر ملاحظہ فرمائیں)

احرام باندھنے کے بعد محرم پر چوبیس چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ (صفحہ 52 پر ملاحظہ فرمائیں)

حرم اور مکہ معظمہ، مسجد الحرام میں داخل ہونے کے کچھ مستحباب ہیں (صفحہ 76 پر ملاحظہ فرمائیں)

۲۔ طواف:

مکہ معظمہ پہنچ کر مسجد الحرام میں دو رکعت نماز تحیت مسجد بجالانے کے بعد طواف حجر اسود کے مقابل سے شروع کر کے مقام ابراہیم علیہ السلام کے اندر سے ہوتے ہوئے مقام اسماعیل علیہ السلام کے باہر سے گزر کر حجر اسود تک، سات چکر اس طرح مکمل کرنا کہ بایاں کندھا خانہ کعبہ کی طرف رہے، طواف کہلاتا ہے۔ مطاف کے طور پر بنائی جانے والی پہلی منزل جو کہ خانہ کعبہ کی چھت سے نیچے ہے طواف کرنا جائز ہے۔

۳۔ نمازِ طواف:

طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز طواف پڑھنا واجب

ہے۔اس طرح کہ مقام ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ اور نمازی کے درمیان ہو۔فوریت شرط ہے۔

۴۔ سعی:

نماز طواف سے فارغ ہونے کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر اس طرح لگانا کہ صفاسے شروع کرکے مروہ پر پہلا چکر مکمل ہو۔ پھر مروہ سے صفاپر دوسرا چکر۔ پھر صفاسے مروہ تک تیسرا چکر۔ پھر مروہ سے صفاتک چوتھا چکر۔ پھر صفاسے مروہ تک پانچواں چکر۔ پھر مروہ سے صفا تک چھٹا چکر اور پھر صفاسے مروہ تک ساتواں چکر مکمل کرنا سعی کہلاتا ہے۔ مسعی کے موجودہ توسیع شدہ حصے زمین مسجد الحرام کے ہم کف (تہ خانہ) حصہ کے علاوہ جو صفاو مروہ پہاڑوں کے درمیان واقع ہیں سعی کی جائے، بالائی منزلوں پر اضطراری صورت میں سعی کرنا جائز ہے۔

۵۔ تقصیر:

سعی مکمل کرنے کے بعد سریاداڑھی وغیرہ کے کچھ مقدار بال یاہاتھ پاؤں کے کچھ مقدار ناخن کاٹنے کانام تقصیر ہے۔ تقصیر کرنے کے بعد احرام اتاراجاسکتاہے۔

٦۔ طواف النساء:

تقصیر کرنے کے بعد ہر ضعیف وجواں، بالغ ونابالغ زن ومرد پر واجب ہے کہ وہ طواف النساء بجالائے۔ اس کا طریقہ بیان کیا جاچکا ہے۔ طواف النساء کے بغیر مرد عورت کے لئے اور عورت مرد کے لئے حرام رہیں گے۔ اور غیر شادی شدہ خواتین وحضرات کیلئے شادی اور نکاح کرنا حرام رہے گا۔

۷۔ نمازِ طواف النساء:

طواف النساء سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز طواف النساء واجب کی نیت سے بجالائی جائے۔(یہ سات اعمال بجالانے سے عمرہ مفردہ عمل ہو جاتا ہے)

حج کے وجوب کی شرائط اور احکام:

ان چند شرائط کے پائے جانے کی صورت میں حج واجب ہو جاتا ہے۔ بالغ ہونا۔ عاقل ہونا۔ استطاعت رکھنا(وسیع وقت، جسمانی صحت، راستہ کھلا اور پرامن اور مال ہو)(بچے اور دیوانے پر حج واجب نہیں) آزاد ہونا۔

حکم نمبر۱:

نابالغ بچے کا حج تو صحیح ہو گا لیکن یہ حج حجۃ الاسلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

حکم نمبر۲:

غیر میز بچے کو اس کا ولی حج اور عمرہ کے تمام اعمال انجام دلوائے گا۔ اگر بچہ خود نہ بجالا سکے تو بچے کی نیابت میں تمام اعمال خود بجالائے۔

حکم نمبر۳:

استطاعت کے لئے ضروریات سفر، آمد و رفت کے اخراجات، ضروریات زندگی، رہنے کو گھر، گھریلو سامان اور شان و شوکت کے مطابق سواری کا ہونا شرط ہے۔ اگر بنفسہ یہ چیزیں نہ ہوں تو اتنی نقد رقم یا کوئی دوسری چیز ہو جس سے ان اشیاء کا اہتمام کیا جاسکے۔

حکم نمبر۴:

جس شخص کے پاس حج کے اخراجات بھی ہوں اور وہ مقروض بھی ہو اور قرض ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو اور تاخیر کی صورت میں طلب گار راضی ہو تو اس صورت میں حج واجب اور صحیح ہے اس کے علاوہ استطاعت حاصل نہیں ہو گی۔

حکم نمبر ۵:

وجوب حج کے لئے سفر کے مقدماتی شرائط جیسے پاسپورٹ ویزہ وغیرہ کا ہونا اور ان کے حصول کے لئے سرمایہ کا ہونا ضروری ہے بصورت دیگر مستطیع نہیں ہے۔

حکم نمبر ۶:

مستطیع کے پاس نقد رقم کی بجائے کوئی جائیداد، جانور، غلہ، سونا، چاندی وغیرہ ملکیت کی صورت میں ہے جس کو فروخت کرنا اس کے لئے مشقت کا باعث نہیں ہے تو اس کو بیچ کر حج پر جانا ضروری ہے۔

حکم نمبر ۷:

اگر کوئی شخص کسی کو حج کے لئے مال ہبہ کرے تو اسے قبول کر کے حج کرنا چاہئے اور اسی طرح ہبہ کرنے والا حج کرنے یا نہ کرنے میں اختیار دے تو تب بھی حج کرنا چاہئے۔

حکم نمبر ۸:

اگرچہ کسی کا حج کے لئے اجیر بننا واجب نہیں لیکن کوئی غیر مستطیع اجیر بن کر مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

حکم نمبر ۹:

حج سے واپسی تک اپنے اہل و عیال کے اخراجات کا ہونا حج کی استطاعت کے لئے شرط ہے بے شک وہ اہل و عیال واجب النفقہ نہ بھی ہوں۔

حکم نمبر ۱۰:

اگر کوئی مستطیع حج نہ بجالائے تو وہ استطاعت ختم ہو جانے کے باوجود بھی اس کے ذمہ باقی رہے گا یہاں تک کہ وہ اسے بجالائے۔

حکم نمبر ۱۱:

مستطیع حج مستحب یا کسی کی نیابت میں حج نہیں کر سکتا اگر کرے گا تو باطل ہے۔(آقای خمینی، آقای گلپایگانی، آقای نوری، آقای صافی) حج صحیح ہے۔ آقای خوئی، آقای سیستانی، آقای تبریزی، آقای فاضل، آقای مکارم شیرازی آقای وحید خراسانی)

حکم نمبر ۱۲:

کوئی مستطیع حج کیئے بغیر مر جائے تو اس کے ترکہ میں ورثاء کیلیئے اس وقت تک تصرف کرنا جائز نہیں جب تک اسکے حج کیلیئے نائب مقرر نہ کریں اور اگر تاخیر کی صورت میں مال ضائع ہو جائے تو پھر بھی اس کے ورثاء ادائیگی فریضہ حج کے ضامن ہوں گے۔

حکم نمبر ۱۳:

جس مستطیع نے حج ادا نہ کیا ہو اور اب بڑھاپے یا لاعلاج مرض کی وجہ سے حج کرنے کے قابل نہیں رہا تو نائب مقرر کرے لیکن اگر بڑھاپے یا لاعلاج مرض کی حالت میں دوسری شرائط استطاعت پوری ہوتی ہوں تو حج ہی واجب نہیں ہو گا۔

حکم نمبر ۱۴:

وہ عورت جس کے اخراجات حج کے برابر حق مہر کی صورت میں شوہر کے ذمہ ہوں جو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو عورت کے لئے مطالبہ کرنا جائز نہیں اور وہ مستطیع بھی نہیں اور اسی طرح اگر شوہر ادائیگی کی طاقت تو رکھتا ہے لیکن اس سے مطالبہ کرنے سے مفسدہ یعنی لڑائی جھگڑا اور طلاق وغیرہ کا باعث بننے کا خطرہ ہو تو پھر بھی مطالبہ جائز نہیں اور مستطیع بھی نہیں بصورت دیگر مطالبہ جائز اور حج واجب ہے۔

حکم نمبر ۱۵:

رقوم شرعیہ خمس وزکواۃ وغیرہ سے کوئی مستطیع نہیں ہو سکتا اس رقم سے حج کی ادائیگی حجتہ الاسلام کے لئے کافی نہیں ہے۔(آقای خمینی) جائز اور کافی ہے۔(آقای خامنہ ای آقای فاضل آقای سیستانی، آقای بہجت، آقای خوئی)

وہ افراد جن کے تمام مصارف زندگی خمس وزکوٰۃ سے پورے ہوتے ہوں اور عادتاً مخارج بغیر کسی دقت اور مشکل کے پورے ہو رہے ہوں اگر اس صورت میں اتنی مقدار رقم موجود ہے جو حج اور اس کے اہل وعیال کے مخارج کے لئے کافی ہو تو بعید نہیں کہ ان پر حج واجب ہو۔

اگر کسی کو زکواۃ کے مصارف کی قسم فی سبیل اللہ کا حصہ دیا جائے تا کہ وہ اس کو سفر حج پر خرچ کرے اور منفعت عام بھی اس میں ہو تو اس پر حج واجب ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو خمس کے سہم سادات اور زکواۃ سے سہم فقراء اس شرط پر دیا جائے کہ وہ حج کرے تو ان پر حج واجب ہو گا۔(روحانی)

حج کی نیابت:

حکم نمبر ۱:

اگر کوئی مستطیع عذر شرعی کی وجہ سے حج نہ کر سکتا ہو، اسی طرح اگر کوئی مستطیع حج کئے بغیر مر جائے تو ورثاء پر اس کے مال سے کسی شرائط نیابت کے حامل شخص کو نائب بنا کر حج کرانا واجب ہے۔ نائب کے لئے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

- بنابر احتیاط واجب بالغ ہو۔
- عاقل ہو۔
- مومن ہو۔
- اس کے صحیح اعمال بجالانے کا یقین ہو۔ نائب کے عمل شروع کرنے کے بعد اطمینان حاصل کرنا ضروری نہیں۔
- نائب کیلئے احکام حج کو جاننا ضروری ہے۔ خواہ وہ انجام دیتے وقت کسی کے بتانے سے جان سکے۔
- اس سال نائب کے ذمہ کوئی حج واجبی نہ ہو۔

حکم نمبر ۲:

نائب کو عمل بجالاتے وقت منوب عنہ کو اگرچہ اجمالی طور پر سہی معین کرنا اور نیابت کی نیت کرنا چاہئے۔ اس کے نام کا ذکر کرنا شرط نہیں اگرچہ مستحب ہے اس طرح تمام مناسک میں نائب منوب عنہ کا قصد اور نیابت کی نیت کرے گا۔

حکم نمبر ۳:

ایک ہی سال میں واجب حج کے لئے ایک سے زائد افراد کا نائب بننا جائز نہیں البتہ غیر

واجب میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح نائب پر سابقہ یا حال ہی میں استطاعت کی وجہ سے حج واجب ہو تو نیابت باطل ہو گی خواہ مسئلہ جانتا ہو یا نہ۔

مستحبی حج:

مستحب حج کرنے کا بہت ثواب ہے۔ اس سلسلے میں متعدد روایات وارد ہوئی ہیں اور اس کی تاکید بھی کی گئی ہے۔

حکم نمبر ا:

غیر مستطیع کیلئے بھی اور مستطیع کیلئے واجب ادا کرنے کے بعد دوسری مرتبہ بلکہ ہر سال حج بجالانا مستحب ہے بلکہ پانچ سال تک لگاتار حج نہ کرنا مکروہ ہے۔ مکہ سے واپسی کے وقت آئندہ سال کے حج کیلئے نیت کرنا مستحب اور نہ آنے کی نیت کرنا مکروہ ہے۔

حکم نمبر ۲:

زندہ مردہ اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی طرف سے حج اور طواف بجالانا مستحب ہے بشرطیکہ وہ زندہ افراد مکہ میں نہ ہوں یا معذور ہوں۔ (حج میں امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت رجاء مطلوبیت کی بناء پر جائز ہے۔) (آقای ناصر مکارم شیرازی) صرف ثواب ہدیہ کیا جائے۔ (آقای خامنہ ای)

حکم نمبر ۳:

اخراجات حج نہ رکھنے والے کے لئے قرض لے کر جبکہ وہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو حج کرنا مستحب ہے۔

حج کی اقسام:

حج کی تین قسمیں ہیں۔ قِران- افراد- تمتع

ا۔حجِ قران:

اس کو قران اس لئے کہتے ہیں کیونکہ حج کی یہ قسم ان لوگوں کیلئے مخصوص ہے جو حرم خدا بیت اللہ کے قریب رہتے ہیں ان کیلئے لازمی ہوتا ہے کہ وہ قربانی کے جانور کو ساتھ ہانک کر لے جائیں۔

۲۔حج افراد:

اس کو اِفراد اس لئے کہتے ہیں کیونکہ حج کی یہ قسم عمرہ سے جدا ہوتی ہے اور اس کا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور اس میں قربانی کے جانور کو ساتھ لانا ضروری نہیں ہوتا۔

یہ دونوں قسمیں مکہ معظمہ کے باشندوں اور ان کے لئے خاص ہیں جن کے گھروں کا فاصلہ مکہ معظمہ سے اڑتالیس میل / اسی کلومیٹر یعنی سولہ فرسخ شرعی ہو جبکہ فرسخ تین میل بنتا ہے (یعنی ساڑھے پانچ کلومیٹر) یا وہ افراد جن کو حج تمتع کی بجائے افراد بجالانے کا حکم ہو۔ یہ لوگ ان دو قسموں میں سے جسے چاہیں منتخب کرسکتے ہیں۔

۳۔حج تمتع:

یہ حج کی قسم ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جن کا گھر اور اہل خانہ مکہ معظمہ اور حدود حرم میں نہ ہوں۔

ذَٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (سورۃ البقرہ:196)

ترجمہ: یہ حکم اس شخص کے واسطے ہے جس کے اہل وعیال مسجد حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں۔

لہٰذا وہ لوگ جن کا محل سکونت مکہ معظمہ سے سولہ فرسخ یعنی اُٹھاسی کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہے ان کیلئے واجبی حج اسی قسم سے ہے۔ دنیا کے اکثر مسلمان حج تمتع ہی بجالاتے ہیں۔

حج تمتع:

عمرہ تمتع اور حج تمتع کا مختصر تعارف:

حج تمتع سے پہلے عمرہ تمتع بجالانا واجب ہے۔ اس میں چند اعمال کا ترتیب ذیل کے مطابق بجالانا ضروری ہے:

- میقات سے احرام باندھنا۔
- طواف خانہ کعبہ۔
- نماز طواف نزد مقام ابراہیم علیہ السلام۔
- صفا اور مروہ کے درمیان سعی۔
- تقصیر یعنی کچھ مقدار بال یا ناخن کاٹنا۔

حج تمتع کے مختصر احکام:

- مکہ معظمہ سے حج تمتع کے لئے احرام باندھنا۔
- (نو ذی الحجہ روز عرفہ) صحرائے عرفات میں زوال آفتاب سے غروب تک وقوف کرنا ٹھہرنا)۔

- (دس ذی الحجہ کی رات) مشعر الحرام (مزدلفہ) میں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک وقوف کرنا۔
- منی میں (دس ذی الحجہ کے دن) جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارنا۔
- کنکریاں مارنے کے بعد منی میں قربانی کرنا۔
- قربانی کرنے کے بعد منی میں تقصیر کرنا (جو پہلی دفعہ حج سے مشرف ہوا ہو اس کیلئے استرے سے سر منڈانا واجب ہے جبکہ دوسری تیسری مرتبہ مشرف ہونے والے کے لئے بالوں کا کٹوانا ہی کافی ہے)۔
- حج تمتع کی نیت سے طواف خانہ کعبہ کرنا۔
- مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔
- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔
- طواف النساء بجالانا۔
- مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز طواف النساء پڑھنا۔
- گیارہویں اور بارہویں کی رات منی میں رہنا۔
- گیارہویں اور بارہویں کے دنوں میں (تینوں شیطانوں) جمرہ اولی، جمرہ وسطی، جمرہ عقبیٰ کو سات سات کنکریاں مارنا۔

احرام:

عمرہ مفردہ، عمرہ تمتع اور حج کی دیگر اقسام کا سب سے پہلا واجب عمل میقات سے احرام باندھنا ہے۔ شارع مقدس نے احرام باندھنے کے لئے کل پانچ میقات معین فرمائے ہیں۔

۱۔ مسجد شجرہ، ۲۔ جحفہ، ۳۔ کوہ یَلَمْلَمُ، ۴۔ وادی عقیق، ۵۔ قرن المنازل

حج تمتع کا احرام مکہ معظمہ سے ہی باندھا جائے گا۔

مکہ میں موجود اشخاص عمرہ مفردہ کے لئے ان چار میقاتوں میں سے کسی ایک سے احرام باندھیں گے۔

۱۔ مسجد تنعیم، ۲۔ مقام حدیبیہ، ۳۔ اضاءہ لین، ۴۔ جُعرانہ

ان تمام مقامات کی تفصیل باب اوّل میں مواقیت کے بیان کے ذیل ذکر ہو چکی ہے۔

حکم نمبر ۱:

مرد ایسی دو ان سلی سفید چادروں میں احرام باندھے گا جن میں نماز پڑھنا صحیح ہو۔ ان میں سے ایک چادر لنگ کے طور پر استعمال ہوتی ہے جبکہ دوسری چادر بدن کو ڈھاپنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

حکم نمبر ۲:

عورت سلے ہوئے کپڑوں میں ہی احرام باندھے گی۔ ان کا بھی سفید ہونا افضل ہے۔

حکم نمبر ۳:

احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد شجرہ کے اندر سے احرام باندھا جائے۔ مجنب اور حائض عورتیں مسجد سے گزرنے کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہیں۔ مسجد میں ان کے لئے ٹھہرنا جائز نہیں۔ مسجد شجرہ کے باہر سے احرام باندھنے میں کوئی اشکال نہیں کسی بھی ملک سے جدہ پہنچنے والے عازمین حج اگر میقات پر نہیں جاسکتے تو اہل خبرہ کے قول کے مطابق جدہ کے ائرپورٹ اور مرکز شہر جدہ

میقات کے بالمقابل اور محاذی ہے لہذا یہاں سے بھی احرام باندھ کر محرم ہو سکتے ہیں اور جن کے نزدیک جدہ میقات کے اندر واقع ہے اور محاذی میقات بھی نہیں کیونکہ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں ہے لہذا وہ عازمین حج نذر کر کے ائرپورٹ سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔(جعفر سبحانی)

حکم نمبر۴:

احرام میں گرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ لنگ کو گردن میں گرہ لگا کر نہ باندھے۔ اگر میقات سے پہلے کسی جگہ سے احرام باندھنے کی نذر مانے تو وہیں سے احرام باندھنا جائز ہے۔(جواد آملی)

مستحبات احرام:

احرام کے چند مستحبات ہیں:-

حکم نمبر۱:

احرام باندھنے سے پہلے بدن کو پاک صاف کرنا مونچھ ناخن کاٹنا زیر ناف اور بغل کے بالوں کو صاف کرنا اور غسل احرام بجالانا مستحب ہے۔

حکم نمبر۲:

میقات میں احرام سے پہلے غسل احرام کرنا واجب ہے (آقای زنجانی)۔ یہ غسل خون حیض اور نفاس دیکھنے والی عورتوں کے لئے بھی صحیح ہے۔ غسل احرام کرنے کے بعد احرام باندھنے سے پہلے اگر کوئی ایسا کام کرے جو محرم پر حرام ہو تو دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے۔

حکم نمبر ۳:

غسل احرام کرتے وقت یہ دُعا پڑھنا مستحب ہے:-

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُورًا وَطُهُورًا وَحِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ
آغاز کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور اللہ کیساتھ اے میرے اللہ اس غسل کو میرے لئے نورانیت' پاکیز کی حفاظت اور ہر
كُلِّ خَوْفٍ وَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ
قسم کے خوف سے باعث امن و سلامتی ہر بیماری کے لئے باعث شفا قرار دے اے میرے اللہ مجھے اور میرے دل کو
وَاشْرَحْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ
پاک و پاکیزہ کر دے۔ میرے سینے کو کشادہ کر دے اور میری زبان پر اپنی محبت اور اپنی ثناء اور تعریف جاری فرما کیونکہ
عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قِوَامَ دِيْنِيَ التَّسْلِيْمَ
تیرے سوا میری کوئی قوت اور طاقت نہیں اور میں جانتا ہوں میرے دین کی مضبوطی سر تسلیم خم کرنے میں ہے۔ اور
وَلَكَ وَالْاِتِّبَاعَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
تیری اور تیرے نبی کی سنت کی پیروی کرنے میں ہے۔ ان پر اور ان کی آل پر تیری رحمتیں نازل ہوں۔

حکم نمبر ۴:

احرام کے دونوں کپڑوں کا سوتی ہونا لازمی ہے۔

حکم نمبر ۵:

احرام امکان کی صورت میں نماز ظہر کے بعد عدم امکان کی صورت میں کسی بھی واجب نماز کے بعد اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو چھ رکعت یا دو رکعت نماز نافلہ کے بعد جسکی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ دوسری میں قُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھے۔ چھ رکعت نماز پڑھنا افضل ہے۔ اگر احرام حج تمتع اور یا عمرہ تمتع کا باندھا ہے تو نماز کے بعد حمد و ثناء درُود وغیرہ کے بعد یہ دُعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ اِسْتَجَابَ لَكَ وَاٰمَنَ بِوَعْدِكَ
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں قرار دے جنہوں نے تیرے حکم پر لبیک کہا۔ تیرے
وَاتَّبَعَ أَمْرُكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ لَااُوْقىٰ اِلَّا مَاوَقَيْتَ وَلَا
وعدے پر ایمان لائے۔ تیرے حکم کی پیروی کی۔ بیشک میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے قبضہ قدرت میں ہوں۔ جس کو تو
اٰخُذَ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَاَسْأَلُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِيْ عَلَيْهِ عَلىٰ
بچائے وہی بچ سکتا ہے جس کو تو عطا فرمائے وہی لے سکتا ہے۔ تحقیق تو نے حج کے لئے بلایا۔ میں تجھ سے سوال کرتا
كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ .صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَتُقَوِّيَنِيْ عَلىٰ مَاضَعُفْتُ
ہوں کہ تو مجھے اپنی کتاب اور اپنے نبی کی سنت پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرما۔ جس معاملہ میں میں کمزور ہوں مجھے
وَتُسَلِّمُ لِيْ مَنَاسِكِي فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْ

طاقتور بنا۔ میرے لئے حج کے مناسک کو آسان فرما اور سلامتی اور عافیت قرار دے اور مجھے اس کاروان میں
رَضِيتَ وَارتَضَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَكَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ
قرار دے جس پر تو راضی ہو اور اس نے تجھے راضی کیا ہو۔ تو نے اسے نامزد کیا ہو اور تو نے اسے لازم قرار دیا ہو
بَعِيْدَةٍ وَانْفَقْتُ مَالِي ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِيْ
اے میرے اللہ میں دُور دراز سے اپنے مال کو خرچ کر کے تیری خوشنودی اور
اگر عمرہ مفردہ کا احرام باندھا ہے تو یہ الفاظ پڑھیں اور (فَتَمِّمْ لِيْ عُمْرَتِيْ) (صرف تمتع کا احرام باندھنے والے پڑھیں)
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ (اور اگر احرام عمرہ تمتع یا حج تمتع کا ہے تو
رضا حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میرے اللہ میرے حج اور عمرہ کو
یہ الفاظ پڑھیں) حَجَّتِيْ وَعُمْرَتِيْ عَلٰى كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ
مکمل فرما۔ اے میرے اللہ میں نے تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت کے مطابق حج کے لئے
وَاٰلِهٖ فَإِنْ عَرَضَ لِيْ عَارِضٌ يَحْبِسُنِيْ فَخَلِّنِيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ بِقَدَرِكَ
عمرہ تمتع کا ارادہ کیا ہے۔ اگر مجھے کوئی رکاوٹ حائل ہو جائے جو مجھے روک لے تو
الَّذِيْ قَدَّرْتَ عَلَيَّ (صرف حج تمتع کا احرام باندھنے والے یہ الفاظ ادا کریں) اَللّٰهُمَّ اِن
اپنی قدرت سے مجھے اس سے آزاد فرما دے جس طرح تُو اپنی قدرت کی وجہ سے مجھ پر قادر ہے۔
لَمْ تَكُنْ حَجَّةً فَعُمْرَةً (عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع کا احرام باندھنے والے یہ الفاظ نہ پڑھیں)
میرے اللہ اگر حج نہ ہو سکے تو پھر عمرہ کے لئے میں تیرے حکم سے حرام قرار دیتا ہوں
أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ مِنَ

اپنے بالوں کو، اپنی جلد کو، اپنے گوشت کو، اپنے خون کو، اپنی ہڈیوں کو، اپنے دماغ واعصاب کو
النِّسَاءِ وَالثِّيَابِ وَالطِّيبِ اَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
عورت کیلئے کپڑوں اور خوشبو کیلئے اس کے ذریعے میں تیری رضا چاہتاہوں اور آخرت کا گھر چاہتاہوں۔

احرام کے دونوں کپڑے پہنتے وقت یہ پڑھنا مستحب ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا اُوَارِي بِهٖ عَوْرَتِي وَاُؤَدِّي فِيْهِ فَرْضِي وَ
سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے وہ نعمت عطا فرمائی جس سے میں اپنی شرمگاہ کو چھپالوں اور اس میں اپنے
اَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّي وَاَنْتَهِي فِيْهِ اِلٰى مَا اَمَرَنِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَصَدْتُهُ
فرض کو ادا کروں اس میں اپنے رب کی عبادت کروں اور جو کچھ اس نے مجھے حکم دیا ہے اس کو مکمل کروں۔ سب تعریفیں
فَبَلَّغَنِي وَاَرَدْتُهُ فَاَعَانَنِي وَقَبِلَنِي وَلَمْ يَقْطَعْ بِي وَوَجْهَهُ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِي
اس اللہ کیلئے ہیں، جس کا میں نے ارادہ کیا، اس نے مجھے پہنچادیا۔ میں نے اس کو چاہا اس نے میری مدد کی اور مجھے
فَهُوَ حِصْنِي وَكَهْفِي وَحِرْزِي وَظَهْرِي وَمَلَاذِي وَرَجَائِي وَمَنْجَايَ
قبول کیا۔ میرے رابطے کو منقطع نہیں کیا میں نے اس کی ذات کا ارادہ کیا۔ اس نے مجھے محفوظ رکھا۔ وہ میرا قلعہ ہے۔ میری
وَذُخْرِي وَعُدَّتِي فِي شِدَّتِي وَرَخَائِي
پناہ گاہ ہے۔ میرا پشت پناہ ہے۔ میری اُمید اور آرزو ہے۔ میری تکلیف اور آرام میں وہ میرا ذخیرہ اور سہارا ہے

حکم نمبر ٦:

حالت احرام میں بار بار تلبیہ پڑھنا، نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہر واجب و مستحب نماز

کے بعد بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت۔ سواری پر سوار ہوتے اور اترتے وقت سحری کے وقت زیادہ لبیک کہنا مستحب ہے۔ خون حیض اور خون نفاس دیکھنے والی عورتیں بھی تلبیہ کہیں۔ عمرہ تمتع والے محرم کے لئے مکہ کے مکانات نظر آنے تک اور حج کے لئے عرفہ کے دن زوال آفتاب تک لبیک کہتے رہنا مستحب ہے۔

مکروہاتِ احرام:

- پیلے اور سیاہ کپڑوں میں احرام باندھنا۔
- محرم کا زرد رنگ کے بستر اور تکیے پر سونا اور دھاری دار کپڑوں میں احرام باندھنا۔
- ۹نہانا اور پھر نہاتے وقت بدن پر کوئی چیز رگڑنا۔
- ۹محرم کا کسی کے پکارنے پر لبیک کہنا مکروہ ہے۔
- احرام سے پہلے مہندی لگانا۔
- میلے کپڑوں میں احرام باندھنا۔

واجباتِ احرام:

احرام باندھنے کے وقت تین چیزیں واجب ہیں۔

پہلا واجب نیت:-احرام باندھتے وقت عمرہ مفردہ یا عمرہ تمتع یا حج تمتع میں سے جو بھی فریضہ انجام دینا چاہے اس کی نیت کرے۔

دوسرا واجب احرام:- جو شخص عمرہ مفردہ یا عمر تمتع یا حج تمتع کے قصد سے واجب لبیک کہے تو محرم ہو جائے گا۔

تیسرا واجب تلبیہ:- واجبات احرام میں دوسرا عمل "لبّیک" کہنا ہے اور بناء بر اَصَحّ اس کی صورت یہ ہے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
حاضر ہوا اے میرے اللہ میں حاضر ہوا میں حاضر ہوا۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوا۔

اگر کوئی شخص فقط اتنا ہی کہے تو وہ محرم ہو جائے گا اور اس کا احرام صحیح ہو گا۔ نیز احتیاط مستحب یہ ہے کہ مذکورہ بالا کیفیت کے ساتھ چار لبیک کہنے کے بعد یہ کہے:۔

"إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ"
بیشک تعریف اور نعمت تیرے لئے ہی ہے اور حکومت بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوا۔

اس کے بعد یہ کہنا مستحب ہے۔

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ
میں حاضر ہوا اے بلندیوں والے میں حاضر ہوا۔ دار السلام کی طرف بلانے والے میں حاضر ہوں ہوا میں حاضر ہوں اے گناہوں
الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
کے معاف کرنیوالے میں حاضر ہوا میں حاضر ہوا اے لبیک کے اہل میں حاضر ہوا میں حاضر ہوا، اے بزرگی کے مالک
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِئُ وَالْمَعَادُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيُفْتَقَرُ إِلَيْكَ
میں حاضر ہوا۔ معاد و بر گشت تیری طرف ہے۔ میں حاضر ہوا۔ میں حاضر ہوا تجھ سے ہی ثروت لیتے ہیں اور فقیر

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْهُوْبًا وَمَرْغُوْبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلٰهُ الْحَقِّ لَبَّيْكَ
بھی تیری طرف محتاج ہیں۔ میں حاضر ہوا۔ میں حاضر ہوا۔ اے وہ ذات جس کی طرف متوجہ ہوا جاتا ہے
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَاالنَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
میں حاضر ہوا۔ میں حاضر ہوا۔ اے معبود حق اسے نعمتوں اور فضل و حسن و جمال کے میں حاضر ہوا، میں حاضر ہوا،
كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ
اے بڑے بڑے مصائب کو دُور کرنے والے میں حاضر ہوا، میں حاضر ہوا، میں حاضر ہوا تیرا بندہ
يَا كَرِيْمُ لَبَّيْكَ
تیرے بندے اور کنیز کا بیٹا۔ میں حاضر ہوا اے کریم میں حاضر ہوا۔

یہاں چند احکام ہیں:

حکم نمبر ا:

جس طرح نماز میں تکبیرۃ الاحرام کا صحیح طریقہ سے کہنا واجب ہے اسی طرح تلبیہ کی واجب مقدار جو بیان کی جاچکی ہے اس کا صحیح کہنا واجب ہے۔

حکم نمبر ۲:

اگر کوئی شخص تلبیہ کی واجب مقدار کو جسے بیان کیا جاچکا ہے نہ جانتا ہو تو اسے یاد کرنا چاہیے یا پھر کوئی دوسرا شخص تلبیہ کہتے وقت اسے بتاتا رہے، یعنی وہ شخص ایک ایک کلمہ کہتا رہے اور احرام باندھنے والا اس کے ساتھ صحیح طریقہ سے دہراتا رہے۔

حکم نمبر ۳:

اگر کوئی شخص لبیک کی واجب مقدار کو یاد نہ کر سکتا ہو یا سیکھنے کا وقت نہ ہو اور وہ کسی دوسرے شخص کے کہلوانے پر کہہ سکتا ہو تو احتیاط یہ ہے کہ جس طرح بھی کہہ سکتا ہو کہے نیز اس کا ترجمہ بھی زبان سے کہتا رہے بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ نائب بھی مقرر کرے۔

حکم نمبر ۴:

اگر کوئی شخص بھول کر یا حکم نہ جاننے کی وجہ سے ''لَبَّیْكَ'' نہ کہے تو امکان کی صورت میں مقام میقات پر واپس جا کر احرام باندھ کر ''لَبَّیْكَ'' کہنا واجب ہے اور اگر میقات واپس نہ جا سکتا ہو تو وہیں سے ''لَبَّیْكَ'' کہنا چاہیئے بشرطیکہ حرم میں داخل نہ ہوا ہو۔ اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو تو حرم سے باہر آکر احرام باندھ کر ''لَبَّیْكَ'' کہنا چاہیئے اور اگر تدارک کا وقت گزر جانے کے بعد یاد آئے تو عمل کا صحیح ہونا بعید نہیں۔

حکم نمبر ۵:

اگر کوئی شخص کسی عذر کے بغیر واجب ''لَبَّیْكَ'' نہ کہے تو اس پر وہ چیزیں حرام نہ ہوں گی جو محرم پر حرام ہوتی ہیں اور نہ ان چیزوں کا بجالانا کفارہ کا سبب ہو گا جن کو حالت احرام میں بجالانا کفارہ کا باعث ہوتا ہے اور یہی حکم اس وقت بھی ہو گا جب کوئی شخص ''لَبَّیْكَ'' کو ریاکاری سے باطل کرے۔

دوسرا واجب احرام:

احرام کے لیے دو کپڑے چادر اور لنگ پہننا واجب ہیں۔ اگر کوئی شخص احرام کے بغیر میقات سے گزر جائے تو واپس لوٹ کر میقات سے احرام باندھنا واجب ہے۔ عورت سلے ہوئے

لباس شلوار اور قمیض میں احرام باندھے گی۔

مُحرِم پر حرام ہونے والی چیزیں:

احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے کے فوراً بعد ہر احرام باندھنے والے پر درج ذیل چوبیس چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جن میں سے کچھ صرف مردوں کے لیے اور کچھ صرف عورتوں کے لیے مخصوص ہیں اور کچھ مردوں، عورتوں دونوں پر حرام ہیں:

۱ خشکی کے وحشی اور جنگلی جانوروں کا شکار کرنا لیکن اگر ان سے نقصان کا خوف ہو تو یہ حکم نہ ہوگا۔

۲ مرد اور عورت کا جماع کرنا، ایک دوسرے سے خوش فعلی اور بوس و کنار کرنا، شہوت کی نگاہ ڈالنا، غرضیکہ ہر قسم کی لذت حاصل کرنا حرام ہے۔

۳ کسی شخص کا اپنے لئے یا کسی دوسرے کے لئے عقد پڑھنا، چاہے وہ محرم ہو یا محل۔

۴ استمناء یعنی ہاتھ، خیال و تصور، زوجہ سے بوس و کنار یا کسی اور ذریعہ سے جان بوجھ کر منی نکالنا۔

۵ مشک، زعفران، کافور، عنبر اور ان جیسی کسی بھی خوشبو کا استعمال کرنا۔

۶ مرد کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا جیسے قبا، بنیان قمیص، شلوار وغیرہ۔

۷ خوشبو دار اور زینت کے لئے سرمہ لگانا۔

۸ آئینہ دیکھنا۔

۹ مرد کے لئے ایسا جوتا اور جراب پہننا جو پاؤں کا سارا ظاہری حصہ چھپالے۔

۱۰ فسق و فجور، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ دینا اور ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنا۔

۱۱ جدال کرنا یعنی لا واللہ اور بلی واللہ کہنا۔

۱۲ جسم پر موجود جانوروں (جوں وغیرہ) کو مارنا۔

۱۳ زینت کی غرض سے انگوٹھی پہننا۔ بطور استجاب پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۴ عورت کا زینت کی غرض سے زیور پہننا۔

۱۵ جسم پر تیل یا چکناہٹ وغیرہ لگانا۔

۱۶ اپنے یا کسی دوسرے کے جسم کے بال صاف کرنا خواہ وہ محل ہو یا محرم۔

۱۷ مرد کا کسی بھی چیز سے سر چھپانا۔

۱۸ عورت کا اپنے چہرے کو نقاب وغیرہ سے چھپانا۔

۱۹ مرد کا اپنے سر پر سایہ کرنا۔

۲۰ اپنے جسم سے خون نکالنا۔

۲۱ ناخن کاٹنا۔

۲۲ دانت اُکھاڑنا۔

۲۳ حرم میں اُگی ہوئی گھاس یا درخت کو اُکھاڑنا۔

۲۴ احرام کی حالت میں بلا ضرورت اسلحہ لے کر چلنا۔

بغیر کفارے والے محرّمات:

- ایسا سرمہ لگانا جس میں خوشبو نہ ہو
- آئینہ دیکھنا
- پاؤں کے ظاہری حصے کو چھپا لینے والی چیز پہننا

- فسوق
- جدال (تین بارے کم سچی کھانا)
- بدن میں ساکن جانداروں کو ہلاک کرنا
- انگوٹھی پہننا
- مہندی لگانا
- زیور پہننا
- بدن پر تیل ملنا، اگر تیل خوشبودار نہ ہو
- چہرہ ڈھانپنا
- بدن سے خون نکالنا
- حرم کی گھاس کاٹنا۔

کفارے والے محرّمات:

نمبر شمار	موجب کفارہ عمل	کفارہ
۱	جماع (ہمبستری) کرنا	ایک اُونٹ
۲	خوشبو لگانا	بنابر احتیاط واجب ایک دنبہ بکرا
۳	مردوں کا سلے ہوئے کپڑے پہننا	ہر لباس کیلئے ایک دُنبہ
۴	سر منڈانا	ایک دُنبہ / بکرا
۵	مردوں کا سر ڈھانپنا	ایک دُنبہ / بکرا
۶	مردوں کا سایہ میں جانا	ایک گوسفند (بنابر احتیاط واجب)
۷	ہاتھوں کے تمام ناخن کاٹنا	ایک دُنبہ / بکرا

۸	پاؤں کے تمام ناخن کاٹنا	ایک دُنبہ / بکرا
۹	دس سے کم ناخن کاٹنا	ایک دُنبہ، ہر ناخن کیلئے ایک مد طعام
۱۰	حرم کا بڑا درخت جڑ سے اُکھاڑنا	ایک گائے (بناء بر احتیاط واجب)
۱۱	حرم کا چھوٹا درخت جڑ سے اُکھاڑنا	ایک دُنبہ / بکرا
۱۲	درخت کا کچھ حصہ توڑنا	اس کی قیمت
۱۳	تین مرتبہ اور اس سے زیادہ سچی قسم کھانا	ایک دُنبہ / بکرا
۱۴	ایک مرتبہ - جھوٹی قسم کھانا	ایک دُنبہ / بکرا
.....	دو مرتبہ جھوٹی قسم کھانا	ایک گائے
.....	تین مرتبہ جھوٹی قسم کھانا	ایک اُونٹ
۱۵	دانت نکلوانا	ایک دنبہ۔ بکرا۔ یہاں پر احتیاط واجب

محرم پر حرام ہونیوالی چیزوں کے تفصیلی احکام:

ا۔ حکم:

خشکی کے جانور کا شکار کرنا اس کا گوشت کھانا خواہ اس کو غیر محرم شخص نے ہی شکار کیوں نہ کیا ہو۔ اسی طرح شکار کی طرف اشارہ کرنا، حیوان کا راستہ بند کرنا، اسے ذبح کرنا، اسی طرح شکار کا چھوٹا بچہ اور اس کے انڈے کھانا حرام ہیں۔ اگر کسی شکار کو ذبح کر کے اس کا سر کاٹے گا تو وہ بنا بر احوط مردار شمار ہو گا۔ تمام پرندے یہاں تک کہ مکڑی بھی زمینی شکار کے زمرے میں آتی ہے اور احوط یہ ہے کہ بھڑ اور شہد کی مکھی کو بھی نہیں مارنا چاہئے۔ البتہ اذیت پہنچائے تو مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شکار کے بارے میں بہت سے احکام ہیں کیونکہ مورد ابتلاء نہیں ہیں اس لئے ان کو ذکر نہیں کیا جاتا۔

۲۔ حکم:

مسئلے سے ناواقفیت، جہالت، غفلت، بھول کر عورت سے ہم بستری، بوس و کنار، شہوت سے ہاتھ وغیرہ لگانا اور دیکھنا بلکہ عورت سے ہر قسم کی لذت حاصل کرنے سے حج اور عمرہ باطل نہیں ہوتے اور کوئی کفارہ بھی نہیں ہے، لیکن اگر جان بوجھ کر ان میں سے کسی کا مرتکب ہو تو تقریبا بارہ مختلف صورتیں بنتی ہیں جن میں سے ہر ایک کا الگ الگ حکم ہے جو ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:۔

۱ عورت یا مرد کا عمرہ مفردہ یا عمرہ تمتع کے احرام کی حالت میں جان بوجھ کر ہم بستری اور جماع کرنا۔

حکم اور کفّارہ:

ظاہراً عمرہ باطل نہیں ہو گا، کفارہ دینا چاہئے، لیکن احوط اس میں ہے کہ عمرہ کو تمام کرنے کے بعد دوبارہ نئے سرے سے بجالائے۔ اگر سعی سے پہلے ہو تو تنگی وقت کی صورت میں حج بجالائے اور عمرہ مفردہ کے بعد زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ آئندہ سال حج کا اعادہ کرے اور اگر سعی کے بعد مرتکب ہوا ہو تو صرف کفارہ دے گا جو بناء بر احوط ایک اونٹ یا گائے ہے اور امیر و غریب کے درمیان اس صورت میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔

۲ وقوف عرفات سے پہلے احرام حج کی حالت میں جان بوجھ کر عمداً ہم بستری اور جماع کرنا۔

حکم اور کفّارہ:

بغیر کسی اشکال کے حج باطل ہے۔ آئندہ سال حج نئے سرے سے بجالائے اور ایک اونٹ

یا گائے کا کفارہ دے۔

۳ وقوف عرفات کے بعد احرام حج کی حالت میں جان بوجھ کر ہم بستری اور جماع کرنا۔

حکم اور کفّارہ:

بناء برا قوی قول کے آئندہ سال حج نئے سرے سے بجالائے اور ایک اُونٹ یا گائے کفارہ دے۔

۴ طواف النساء سے پہلے وقوف مشعر کے بعد احرام حج کی حالت میں جان بوجھ کر عمداً ہم بستری کرنا۔

حکم اور کفّارہ:

اس کا حج صحیح ہے۔ ایک اونٹ یا گائے کفارہ دے۔

۵ آدھے طواف النساء کے بعد حالت احرام حج میں جان بوجھ کر عمداً ہم بستری کرنا۔

حکم اور کفّارہ:

اس کا حج صحیح ہے اور صحیح تر قول کے مطابق کفارہ بھی نہیں ہے۔

۶ شہوت کے ساتھ عورت کا بوسہ لینا۔

حکم اور کفّارہ:

ایک اونٹ یا موٹی تازی گائے کفارہ۔

۷ بغیر شہوت کے عورت کا بوسہ لینا۔

حکم اور کفّارہ:

ایک دُنبہ (گوسفند) کفارہ۔

۸ عورت کی طرف شہوت سے دیکھنا جس سے منی بھی خارج ہو جائے۔

حکم اور کفّارہ:

بناء پر مشہور ایک اونٹ یا گائے کا کفارہ۔

۹ وبغیر شہوت کے دیکھنا۔

حکم اور کفّارہ:

کفارہ نہیں ہے۔

۱۰ نامحرم عورت پر شہوت سے نگاہ ڈالنا جس سے منی بھی خارج ہو جائے۔

حکم اور کفّارہ:

احوط یہ ہے کہ اونٹ یا گائے بصورت امکان کفارہ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک گائے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک دُنبہ کفارہ دے۔

۱۱ اس طرح شہوت کے ساتھ عورت کو چھونا کہ منی خارج ہو جائے۔

حکم اور کفّارہ:

احوط یہ ہے کہ ایک اُونٹ یا موٹی تازی گائے اور ایک دنبہ کا کفارے کے طور پر کافی ہونا بھی قوت سے خالی نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو تو صرف ایک دُنبہ ہی کافی ہے۔

۱۲ اگر مرد اپنی بیوی کو جماع کے لئے مجبور کرے۔

حکم اور کفّارہ:

اپنا بھی اور بیوی کا بھی کفارہ دے۔

۳۔ حکم نمبر ۱:

اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح پڑھنا۔ اگرچہ دوسرا محرم نہ بھی ہو اور اسی طرح بناء بر احوط نکاح پڑھنا۔ اگرچہ دوسرا محرم نہ بھی ہو اور اسی طرح بناء بر احوط نکاح کی گواہی اور شہادت دینا اگرچہ نکاح کا شاہد اور گواہ اس وقت بناء تھا جب حالت احرام میں نہ تھا لیکن گواہی اب حالت احرام میں درکار ہے، اور اگرچہ یہ بھی بعید نہیں ہے کہ جائز ہو۔

حکم نمبر ۲:

اگر کوئی حالت احرام میں کسی عورت کا اپنے ساتھ عقد پڑھے اور اسے حکم کا علم بھی ہو تو وہ عورت اس پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی اور اگر نہ جانتے ہوئے اس کام کو انجام دیا ہے تو نکاح باطل ہو گا لیکن عورت حرام مئوبد نہیں ہو گی اور احوط یہی ہے، بالخصوص اگر ہم بستری بھی کر چکا ہو۔

حکم نمبر ۳:

اگر کسی محرم کا نکاح پڑھے اور اس نکاح سے ہم بستری بھی عمل میں آچکی ہو ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک اونٹ کفارہ دینا واجب ہے اور اگر ہم بستری واقع نہ ہوئی ہو کسی ایک پر بھی کفارہ نہیں ہے۔ اس صورت میں کوئی فرق نہیں کہ نکاح کرنے والا اور عورت دونوں محرم ہوں یا غیر محرم ہوں۔ اگر بعض حکم سے آگاہ ہوں اور بعض ناواقف ہوں تو صرف ان پر کفارہ ہے جنہوں نے جانتے بوجھتے یہ عمل انجام دیا ہو۔

حکم نمبر ۴:

ظاہرا احکام بالا میں عقد دائم اور عقد موقت متعہ "کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

اپنے ہاتھ یا کسی دوسرے کے ذریعے سے جس طریقہ سے بھی جان بوجھ کر منی نکالنے سے ایک اونٹ کفارہ دیناواجب ہو گا اور بناء بر احوط جن صورتوں میں ہم بستری سے حج باطل ہو جاتا ہے استمناء سے بھی ان صورتوں میں حج باطل ہو جائیگا۔(جن کی تفصیل گزر چکی ہے)

۵۔ حکم نمبر ۱:

ہر قسم کے عطریات یہاں تک کہ کافور وغیرہ کا بھی کسی صورت میں محرم کے لئے بدن و لباس پر لگانا حرام ہے۔

حکم نمبر ۲:

ایسے لباس کا پہننا جس میں خوشبو ہو حرام ہے۔

حکم نمبر ۳:

خوشبودار اشیاء کا کھانا (جیسے زعفران وغیرہ) حرام ہے۔

حکم نمبر ۴:

بطور اقوی زنجبیل (سونٹھ) اور دار چینی حرام نہیں لیکن ان سے اجتناب کرنے میں بھی حکم احوط ہے۔

حکم نمبر ۵:

ریاحین، یعنی ہر قسم کے خوشبودار پھولوں اور بوٹیوں سے اجتناب واجب ہے۔ لیکن کچھ بوٹیاں جیسے جنگلی سنبل، رات کی رانی وغیرہ سے اجتناب واجب نہیں۔

حکم نمبر۶:

خوشبو دار میووں جیسے سیب وغیرہ سے اجتناب واجب نہیں ہے۔ ان کو کھانا اور سونگھنا جائز ہے البتہ احوط یہ ہے کہ ان کو سونگھنے سے اجتناب کیا جائے۔

حکم نمبر۷:

اگر کوئی کسی ایسی چیز کے کھانے، پینے، پہننے پر مجبور ہو جائے جس میں خوشبو ہو تو واجب ہے کہ اپنی ناک کو بند کرے لیکن بدبو سے ناک کو بند کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اس سے کنارہ کر کے دوسری جگہ جاسکتا ہے۔

حکم نمبر۸:

عطر کی خرید و فروخت اور دیکھنے میں کوئی مانع نہیں۔ البتہ اس کی خوشبو سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

حکم نمبر۹:

عطر کے استعمال کا بناء بر احوط ایک دنبہ کفارہ ہے اور تکرار کی صورت میں اگر دو دفعہ استعمال کرنے کے درمیان فاصلہ ہو تو کفارہ بھی مکرر ہو گا۔

۶۔ حکم نمبر۱:

قمیض، انڈرویئر، شلوار اور قبا جیسے سلے ہوئے لباس مردوں کیلئے پہننا حرام ہیں۔ اسی طرح جیکٹ اور نمدہ وغیرہ سے بنے ہوئے لباس سے اجتناب کیا جائے خواہ تھوڑا سلا ہو یا زیادہ۔

حکم نمبر۲:

پیسوں کی تھیلی، بٹوہ وغیرہ اس حکم سے خارج ہیں۔

حکم نمبر۳:

اگر کوئی "فتق"یعنی مسلسل پیشاب پاخانہ نکلنے کی بیماری کی وجہ سے ملی ہوئی تھیلی باندھنے پر مجبور ہو تو جائز ہے لیکن احوط یہ ہے کہ کفارہ ادا کرے، اسی طرح اگر سلا ہوا لباس پہنے پر مجبور ہو جائے تو وہ بھی پہننا جائز ہو گا، البتہ کفارہ دینا ضروری ہے۔(آقای فاضل اور آقای زنجانی، بقیہ فقہا کے نزدیک اشکال نہیں ہے)

حکم نمبر۴:

عورتیں ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہیں۔

حکم نمبر۵:

مردوں کے لیے سلا ہوا لباس پہننا حرام ہے۔ سلا ہوا لباس پہنے کا کفارہ ایک دنبہ ہے لیکن اگر سلے ہوئے متعدد کپڑے پہنے جائیں۔ تو ہر ایک کے لئے الگ الگ کفارہ لازم ہو گا۔

حکم نمبر٦:

اگر کوئی سلا ہوا لباس پہن کر کفارہ دیدے اور پھر اس کو اتار کر دوبارہ پہن لے یا کوئی دوسری قمیض پہن لے تو دوبارہ کفارہ دینا ہو گا۔

۷۔ حکم نمبر ۱:

ایسا سرمہ لگانا جو زینت کا باعث بنے اگرچہ ارادہ زینت نہ بھی ہو۔ بلکہ احتیاط ہر قسم کے اس سرمے سے اجتناب کرنا چاہیے جو باعث زینت ہو اور اگر اس میں خوشبو ہو تو بطور اقوی حرام ہے اور یہ حکم مردوں، عورتوں دونوں کے لئے ہے۔

حکم نمبر ۲:

سرمہ لگانے سے کفارہ لازم نہیں لیکن اگر اس میں خوشبو ہو تو احوط یہ ہے کہ کفارہ دے۔

حکم نمبر ۳:

اگر کوئی سرمہ لگانے پر مجبور و ناچار ہو تو جائز ہے۔

۸۔ حکم نمبر ۱:

عورت مرد دونوں کے لئے آئینہ میں دیکھنا حرام ہے البتہ کفارہ نہیں ہے اگر آئینہ دیکھے تو تلبیہ کہنا مستحب ہے۔

حکم نمبر ۲:

چمک دار صیقل شدہ چیز اور پانی وغیرہ میں دیکھنا جس میں عکس نظر آتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حکم نمبر ۳:

ڈرائیوروں وغیرہ کے لئے گاڑی چلاتے وقت ضرورت کے تحت آئینہ میں دیکھنا جائز

ہے۔اسی طرح چہرے پر کوئی ایسی شئے لگ گئی ہے جو آئینہ دیکھے بغیر دور نہیں ہو سکتی ہے تو آئینہ دیکھنا جائز ہے (جعفر سبحانی)

۹۔ حکم نمبر ا:

جراب اور موزے وغیرہ پہننا جس سے پاؤں کا اُوپر کا سارا حصہ چھپ جائے صرف مردوں کے لئے حرام ہے۔

حکم نمبر ۲:

پاؤں کے اوپر سارے حصے کو ڈھانپنے سے کفارہ لازم نہیں ہے۔

حکم نمبر ۳:

اگر کسی ایسی چیز کے پاؤں میں پہنے پر مجبور ہوں جس سے اوپر کا حصہ چھپ جائے تو اوپر سے اس کو پھاڑ دیں۔

جھوٹ، گالی گلوچ اور ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنا حرام ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے البتہ توبہ کرنا واجب ہے، اور مستحب ہے کہ کفارہ دے اور بہتر یہ ہے کہ گائے کو بطور کفارہ ذبح کرے۔

۱۱۔ حکم نمبر ا:

لاواللہ ،بلیٰ واللہِ، خدا کی قسم، ہاں خدا کی قسم یا ان کے مترادف ہر زبان کے الفاظ سے جدال کرنا، خدا کے نام اللہ یا مترادف خدا وغیرہ سے قسم کھانا بھی جدال کہلائے گا۔

حکم نمبر ۲:

احوط یہ ہے کہ خدا کے دیگر اسماء جیسے رحمن، رحیم، خالق وغیرہ بھی اسم اللہ کی مانند ہیں۔

لیکن خدا کے نام کے علاوہ دیگر مقدس و متبرک اشیاء سے قسم کھانا جدال نہیں کہلائے گا۔

حکم نمبر۳:

اگر جدال میں سچا ہو تو پہلی اور دوسری مرتبہ کفارہ نہیں ہے لیکن تیسری مرتبہ ایک دنبہ کفارہ دے۔ اگر جھوٹی قسم کھائی ہو تو احوط یہ ہے کہ ایک مرتبہ کیلئے ایک دنبہ، دو مرتبہ کیلئے گائے اور تین مرتبہ کے لئے اونٹ کفارہ دے اور یہ احتیاط قوت سے خالی نہیں ہے۔

حکم نمبر۴:

ضرورت کے تحت حق کے ثبوت اور باطل کے ابطال کے لئے قسم کھانا جائز ہے۔

۱۲۔ حکم نمبر ۱:

بدن انسان کے جانور جیسے جوں وغیرہ کو مارنا حرام ہے۔

حکم نمبر ۲:

بدن کے جانور کو دور پھینکنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کرنا جہاں سے گر جائے بناء بر احوط جائز نہیں ہے اور احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اسے پہلے سے محفوظ تر جگہ پر چھوڑا جائے اور جا بجا حرکت نہ دیں۔

حکم نمبر۳:

بعید نہیں کہ اس قسم کے جانوروں کو مارنے سے کفارہ نہ ہو لیکن احتیاط یہ ہے کہ ایک مٹھی کھانا صدقہ کر دیں۔

۱۳۔ حکم نمبر ۱:

خوبصورتی اور زینت کی غرض سے انگوٹھی پہننا حرام ہے لیکن اگر استحباب یا کسی اور خصوصیت کے پیش نظر ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

حکم نمبر ۲:

احتیاط واجب یہ ہے کہ حالت احرام میں مہندی یا خضاب لگانے سے اجتناب کرے۔ اگر مہندی یا خضاب خوبصورتی کا باعث بنے اور بے شک خوبصورتی کا ارادہ نہ بھی ہو تو پھر بھی احتیاط ترک کرنے میں ہے۔ بلکہ دونوں حالتوں میں مہندی یا خضاب لگانے کی حرمت خالی از امکان نہیں ہے۔

حکم نمبر ۳:

اگر احرام سے پہلے زینت یا بغیر ارادہ زینت خضاب یا مہندی لگائی ہو تو بے شک اس کا اثر حالت احرام میں بھی باقی رہے تو بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

حکم نمبر ۴:

انگوٹھی پہنتے اور مہندی یا خضاب لگانے کا کوئی کفارہ نہیں تاہم فعل حرام ہے۔

۱۴۔ حکم نمبر ۱:

عورتوں کے لئے حالت احرام میں خوبصورتی کے زیورات پہننا حرام ہیں اور بے شک زینت کا ارادہ نہ بھی ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ زیورات پہننے سے اجتناب کریں۔ بلکہ اس کا حرام ہونا بھی قوت سے خالی نہیں ہے۔

حکم نمبر ۲:

احرام سے پہلے معمول کے مطابق پہنے ہوئے زیورات کا اتارنا واجب نہیں ہے لیکن ان کا شوہر تک کے لئے بھی ظاہر کرنا حرام ہے۔

حکم نمبر ۳:

زیورات کا پہننا حرام تو ہے لیکن اس کا کفارہ نہیں ہے۔

۱۵۔ حکم نمبر ۱:

بدن پر تیل یا کریم وغیرہ کا ملنا خواہ وہ خوشبو دار نہ بھی ہوں حرام ہیں بلکہ احرام سے پہلے بھی اس صورت میں تیل لگانا جائز نہیں ہے جبکہ اس کی خوشبو حالت احرام میں بھی باقی رہے۔

حکم نمبر ۲:

مجبوری کی حالت میں تیل اور کریم لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حکم نمبر ۳:

گھی اور تیل جس میں خوشبو نہ ہو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حکم نمبر ۴:

وہ گھی، تیل اور کریم جس میں خوشبو ہو استعمال کرنے پر ایک دنبہ کفارہ ہے۔

۱۶۔ حکم نمبر ۱:

سر کے بال ہوں یا داڑھی کے یا بدن کے دوسرے حصے کے تھوڑے ہوں یا زیادہ یہاں

تک کہ اگر ایک بال بھی ہو تو ان کا مونڈنا، اکھیڑنا خواہ وہ بال صفا پوڈر یا کریم یا کسی بھی طریقے سے مونڈے جائیں، حرام ہیں۔

حکم نمبر ۲:

مجبوری اور ناچاری کی صورت میں بالوں کا مونڈنا حرام نہیں ہے، جیسے آنکھ میں پڑنے والے بال۔

حکم نمبر ۳:

وضو یا غسل کرتے وقت بغیر قصد وارادہ کے اگر بال ٹوٹ جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

بال کاٹنے کی مختلف صورتیں اور مقدار کفارہ:

- غیر ضروری حالت میں سر کے بال مونڈنا۔ کفارہ بنابر احوط ایک دُنبہ۔
- غیر اضطراری حالت میں سر کے بال مونڈنا۔ کفارہ چھ مسکینوں کیلئے بارہ مد طعام۔ ہر مسکین کے لئے دو مد طعام یا ایک دنبہ یا تین روزے۔
- سر کے بال کاٹنا۔ بنابر احوط مونڈنے کا کفارہ ایک دُنبہ ہے۔
- دونوں بغلوں کے بال کاٹنا۔ کفارہ ایک دُنبہ۔
- ایک بغل کے بال کاٹنا۔ کفارہ بنابر احوط ایک دُنبہ۔
- سر یا داڑھی کے بالوں کا ہاتھ سے کھینچنے کی وجہ سے گرنا۔ کفارہ بنابر احوط ایک مٹھی طعام۔

۱۷۔ حکم نمبر ۱:

مردوں کے لئے کسی بھی ڈھاپنے والی شے جیسے کپڑا، پتے، مہندی پھول وغیرہ سے اپنے

سر کو ڈھانپنا بنابر احوط حرام ہے اور احوط یہ ہے کہ کوئی بھی ایسی چیز سر پر نہ رکھیں جس سے سر کے چھپنے کا خطرہ ہو۔

حکم نمبر۲:

سر کا کچھ حصہ چھپانے کا حکم پورے سر کے چھپانے کی طرح ہے۔

حکم نمبر۳:

کان بھی ظاہرا سر کا حصہ شمار ہوتے ہیں ان کو بھی نہ چھپایا جائے۔

حکم نمبر۴:

رومال وغیرہ درد سر کیلئے سر پر باندھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

حکم نمبر۵:

پانی اور دوسری مائع اشیاء میں اپنے سر کو ڈبونا جائز نہیں بلکہ سر کا کچھ حصہ یہاں تک کہ کانوں کا ڈبونا جائز نہیں ہے۔ اگر بھول کر سر کو پانی میں ڈبولے تو یاد آنے پر فوراً سر کو پانی سے باہر نکالے اور اس وقت تلبیہ پڑھے۔

حکم نمبر۶:

سوتے وقت تکیہ وغیرہ پر سر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حکم نمبر۷:

مردوں کیلئے چہرے کے چھپانے میں مطلقاً کوئی حرج نہیں ہے۔

حکم نمبر۸:

کسی طرح سے بھی سر کو چھپانے کا کفارہ ایک دنبہ ہے۔ احوط یہ ہے کہ سر کا کچھ حصہ چھپانے کا کفارہ بھی ایک دنبہ دے اور بنابر احتیاط سر کو بار بار چھپانے کا کفارہ بھی اتنی ہی بار ہو جائے گا جتنی مرتبہ چھپایا ہے۔

حکم نمبر۹:

کفارہ جان بوجھ کر مخالفت کرنے کی صورت میں ہے لیکن اگر جہالت غفلت اور بھول چوک کی وجہ سے مخالفت ہوئی ہو تو کفارہ نہیں ہے۔

حکم نمبر۱۰:

اگر کوئی پورے یا سر کے کچھ حصے کو دھوئے تو اس کو تولئے وغیرہ سے خشک نہ کرے۔

۱۸۔ حکم نمبر۱:

عورتوں کے لئے نقاب یا پنکھے وغیرہ سے چہرے کو چھپانا حرام البتہ مجبوری کی حالت میں چہرے پر ماسک لگانا جائز ہے۔ (جعفر سبحانی۔ جواد آملی)

حکم نمبر۲:

چہرے کے کچھ حصے کا چھپانا پورے چہرے کے چھپانے کی طرح ہے۔

حکم نمبر۳:

چہرے پر ہاتھ رکھنا اور چہرے کو تکیئے وغیرہ پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حکم نمبر ۴:

نماز کی حالت میں جتنی مقدار چہرے کو چھپانا واجب ہے یعنی چہرے کے اطراف تھوڑی تھوڑی مقدار کو چھپانا چاہیئے۔ نماز کے فوراً بعد اس کو ظاہر کر دے۔

حکم نمبر ۵:

کسی بھی طریقے سے چہرے کو چھپانے کا کفارہ واجب نہیں ہے البتہ اگر کفارہ دے دیا جائے تو احتیاط کے زیادہ قریب ہے۔

۱۹۔ حکم نمبر ا:

زیر سایہ چلنا صرف مردوں کے لئے حرام ہے۔ بچوں اور عورتوں کے لئے ہر صورت میں سایہ میں چلنا جائز ہے البتہ رات کو سفر کرتے وقت چھت کے نیچے بیٹھنا خلاف احتیاط ہے۔ اگر چہ جائز ہونا بعید نہیں۔ لہٰذا اس صورت کے مطابق محرم کے لئے رات میں ہوائی جہاز اور بند بس اور سواری سے سفر کرنا جائز ہے۔ (آقای خمینی، آقای اراکی، آقای فاضل، آقای نوری، آقای بہجت)

رات اور دن میں زیر سایہ سفر کرنے میں کئی فرق ہیں۔ دونوں صورتوں میں جائز نہیں بلکہ کفارہ واجب ہے۔ (آقای بشیر حسین نجفی)

رات کو زیر سایہ سفر کرتے وقت اگر بارش ہو جائے تو کفارہ واجب ہے۔ ورنہ کفارہ واجب نہیں۔ (آقای سیستانی) (جعفر سبحانی) (جوادی آملی)

حکم نمبر ۲:

دن کے وقت چھت والی بس، کار، ریل گاڑی، ہوائی جہاز اور چھت دار چھتری یا سائبان

وغیرہ کی چھت کے نیچے سفر کرنا حرام ہے۔

عمرہ مفردہ کا احرام اگر مسجد عمرہ تنعیم سے باندھا جائے تو کیونکہ یہ مسجد اب اندرون شہر مکہ واقع ہے۔ دن رات میں سایہ دار سواری میں سفر کرنا جائز ہے اور کفارہ بھی نہیں ہے۔ (آقای شیرازی، آقای گلپائیگانی، آقای فاضل، آقای خامنہ ای) (جوادی آملی) محرم حدود حرم میں داخل ہونے کے بعد رات دن زیر سایہ سفر کرسکتے ہیں۔ حافظ بشیر نجفی

حکم نمبر ۳:

دیوار، گاڑی، کشتی وغیرہ کے سائے میں سفر کرنا جائز نہیں۔ بیشک یہ سایہ کنارے پر ہو اور سر پر کوئی چھت وغیرہ نہ ہو۔ اگرچہ اس کے جائز ہونے کا قول قوت سے خالی نہیں ہے۔ راستے میں پڑنے والے پلوں کے نیچے سے گزرنے پر سایہ صادق نہیں آتا۔

حکم نمبر ۴:

زیر سایہ چلنا صرف حالت سفر میں حرام ہے لیکن اگر کسی جگہ جیسے منی، عرفات وغیرہ میں پڑاؤ ڈالا ہو تو وہاں پر چھت اور خیمہ وغیرہ کے زیر سایہ چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

حکم نمبر ۵:

اگر سردی، گرمی یا کسی اور بیماری و مجبوری کی وجہ سے زیر سایہ چلنے پر مجبور ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ کفارہ دینا واجب ہے اور وہ ایک دنبہ ہے۔

۲۰۔ حکم نمبر ۱:

مسواک، خارش اور کسی بھی ذریعے بدن سے خون نکالنا حرام ہے لیکن ضرورت کے

تحت کسی دوسرے کا خون نکالنا جائز ہے۔

حکم نمبر ۲:

ضرورت کے بغیر بھی خون لینے پر کفارہ نہیں ہے۔

۲۱۔ حکم نمبر ۱:

ہاتھ پاؤں کے سارے یا کچھ ناخن قینچی، چاقو، دانتوں یا نیل کٹر وغیرہ سے چھوٹے کرنے حرام ہیں۔

حکم نمبر ۲:

ناخن کاٹنے کے کفارے

- ہاتھ اور پاؤں کے دس سے کم ناخن کاٹنا۔ کفارہ ہر ناخن کے بدلے ایک مد طعام۔
- ہاتھوں کے دس ناخن کاٹنا۔ کفارہ ایک دنبہ۔
- پاؤں کے دس ناخن کاٹنا کفارہ ایک دنبہ۔
- ایک ہی مقام پر ہاتھوں اور پاؤں کے سارے ناخن کاٹنا۔ کفارہ ایک دنبہ۔
- ہاتھ اور پاؤں کے ناخن مختلف مقام پر کاٹنا۔ کفارہ دو دنبے۔
- پاؤں یا ہاتھ میں سے کسی ایک کے سارے ناخن اور کچھ مقدار دوسرے کے کاٹنا۔ کفارہ پہلے کے لئے ایک دنبہ اور دوسرے کے لئے ہر ناخن کے بدلے ایک مد طعام۔
- کسی ایک کے یا دو مقام پر سارے ناخن کاٹنا اور پھر دوسرے کے ایک یا دو مقام پر سارے ناخن کاٹنا۔ کفارہ دو دنبے۔

- چند مقامات پر ہاتھ کے سارے ناخن کاٹنا۔ کفارہ ایک دنبہ۔
- چند مقامات پر پاؤں کے سارے ناخن کاٹنا۔ کفارہ ایک دنبہ بنابر احوط۔
- مجبوری کی حالت میں بعض یا سارے ناخن کاٹنا جائز ہیں۔

(نوٹ) مندرجہ بالا صورتوں کے مطابق بنابر احوط حکم ہے۔

۲۲۔ دانتوں کا نکلوانا، بے شک خون نہ بھی نکلے۔ بنابر احتیاط حرام ہے۔ ان کا کفارہ بنابر احوط ایک دنبہ ہے۔

۲۳۔ حکم نمبر ۱:

حرم میں اُگے ہوئے درختوں اور گھاس وغیرہ کو کاٹنا حرام ہے۔

حکم نمبر ۲:

میوہ دار درختوں کے پھل کا کاٹنا جیسے کھجور وغیرہ جائز ہے۔

حکم نمبر ۳:

راستے میں چلتے ہوئے کوئی پتا یا گھاس وغیرہ کٹ جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

حکم نمبر ۴:

اُونٹ وغیرہ کو گھاس چرنے کے لئے چھوڑنا جائز ہے۔

حکم نمبر ۵:

حرم کے درخت اور گھاس کاٹنا صرف محرم کیلئے حرام نہیں بلکہ محرم اور محل تمام پر حرام ہیں۔

- کسی بڑے درخت کا کاٹنا جبکہ اس کا کاٹنا جائز نہ ہو۔ کفارہ ایک گائے۔
- کسی چھوٹے درخت کا کاٹنا جبکہ اس کا کاٹنا جائز نہ ہو۔ کفارہ ایک دُنبہ۔
- درخت کا کچھ حصہ کاٹنا۔ کفارہ بنابر اقوی اس کی قیمت دے۔
- گھاس اکھاڑنا۔ کفارہ نہیں، استغفار پڑھا جائے۔

۲۴۔ حکم نمبر ۱:

ضرورت کے علاوہ تلوار، خنجر، بندوق اور دوسرے جنگی ہتھیاروں کا ساتھ لے کر چلنا حرام ہے۔

حکم نمبر ۲:

اپنے ساتھ رکھنے کی بجائے کسی اور چیز میں ساتھ لے جانا مکروہ ہے جبکہ وہ ظاہر ہو۔ احوط اس کے ترک کرنے میں ہے۔

کفارہ فقراء کو دیا جاسکتا ہے۔ عمرہ کے دوران شکار کے کفارہ کے ذبح کی جگہ مکہ اور حج کے دوران منیٰ ہے اور احتیاط یہ ہے کہ دوسرے کفاروں کی صورت میں بھی اس طرح سے عمل کیا جائے۔ (آقای خامنہ ای)

اگر فقیر موجود نہیں تو مکہ اور اپنے وطن میں کفارہ دینے میں اختیار ہے۔ (سیّد صادق شیرازی) عذر کی وجہ سے جہاں کفارہ دے کافی ہے۔ (آقای سیستانی)

حرم میں داخل ہونے کے مستحبات:

حرم میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا اور خشوع و خضوع کے ساتھ پابرہنہ حرم میں داخل

ہونا اس عمل میں بہت زیادہ ثواب ہے۔ حرم اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کیلئے بھی آپ احرام کا غسل کرتے وقت نیت کرلیں کیونکہ موجودہ حالات میں حدود حرم اور حدود مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔

حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ
اے میرے اللہ تونے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ اور تیری بات حق ہے۔ اور لوگوں کو آواز دو کہ وہ حج کے لئے
يَأْتُوْكَ رِجَالاً وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
تیرے پاس پیدل چل کر اور دُور دراز سے ہر قسم کی سواری پر سوار ہو کر آئیں اے میرے اللہ میں اُمید کرتا ہوں کہ
اَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ
میں ان میں سے ہوں گا جنہوں نے تیری دعوت پر لبیک کہا اور میں دُور سے آیا ہوں تیری ندا کو سن کر لبیک کہتے
عَمِيْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيْبًا لَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ
ہوئے حاضر ہوا ہوں۔ تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے۔ اور یہ سب کچھ تیرے فضل و کرم اور احسان کی وجہ سے
عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهُ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ
ہے جو مجھ پر ہے۔ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اس لئے کہ تونے اس کی مجھے توفیق دی۔ اور اس کے ذریعے میں
عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِيْ وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ
تیرے قریب ہوا تیرے نزدیک مقام حاصل کیا گناہوں کی معافی ملی، اور تیرے احسان کے

صدقے میں نے توبہ
مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِي عَلَى النَّارِ
کی۔اے اللہ تو محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور میرے بدن کو جہنم کیلئے حرام قرار دے۔اور اپنی رحمت کے
وَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
صدقے میں مجھے عذاب سے بچالے۔اے رحم کرنے والے۔

مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے مستحبات:

مکہ معظمہ میں داخل ہونے کیلئے بھی غسل کرنا مستحب ہے۔ نیز مستحب ہے کہ عجزو انکساری اور فروتنی کے ساتھ مکہ میں داخل ہوں

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب:

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مسجد الحرام میں ننگے پاؤں سکون و اطمینان اور وقار کے ساتھ داخل ہونا اور "بابِ بنی شیبہ" سے مسجد کے اندر آنا مستحب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ "بابِ بنی شیبہ" اس وقت "باب السلام" کے مقابل ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ باب السلام سے داخل ہو کر اتنی دُور سیدھا چلتے ہوئے ستونوں سے گزر جائیں۔ نیز مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ کہنا مستحب ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ. بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ
نبی ﷺ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ آغاز اللہ کے نام سے کرتا ہوں۔ اللہ کے ساتھ اور جو

وَمَا شَآءَ اللّٰهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى أَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
کچھ اللہ چاہتا ہے۔ اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو۔ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلام ہو، اے خلیل خدا
اَلسَّلَامُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
ابراہیم علیہ اسلام آپ پر سلام ہو۔ اور سب تعریفیں عالمین کے پالنے والے کے لئے مخصوص ہیں۔

ایک دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مسجد کے دروازے کے پاس یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
آغاز کرتا ہوں اللہ کے نام سے' اللہ کیساتھ' اللہ کی جانب سے اور اللہ کی طرف اللہ کی مرضی کے مطابق اللہ کے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَآءِ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
رسول ﷺ کی ملت پر کاربند رہتے ہوئے۔ ان پر اور ان کی آل علیھم السلام پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ سب اچھے نام اللہ کے
اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
ہیں اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو' محمد ابن عبد اللہ ﷺ پر سلام ہو' اے نبی اکرم ﷺ آپ پر سلام
وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلٰى أَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ . اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
اور اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو، خدائے رحمٰن کے خلیل پر سلام ہو، تمام
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
رسولوں پر سلام ہو۔ اور سب درُود و سلام نازل ہوں محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر' برکت نازل فرما

اور محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر رحم فرما تو رحم فرما
عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى
محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر اسی طرح جس طرح تو نے ابراہیم علیہ اسلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت برکت اور پیار نازل فرمایا۔ بیشک تو
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور ان کی آل علیھم اسلام پر اپنی رحمت و برکت نازل فرما
وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ
اے اللہ اپنے خلیل ابراہیم علیہ اسلام اور اپنے نبیوں اور رسولوں پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ رسولوں پر سلام ہو اور سب
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
تعریفیں عالمین کے پالنے والے اللہ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے
خَلِيْلِكَ وَعَلٰى أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت اور مرضی میں مشغول رکھ۔ مجھے ایمان کے ساتھ ہمیشہ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ
کے لئے محفوظ رکھ۔ جب تک تو مجھے باقی رکھے تیری ذات کی تعریف بہت بڑی ہے۔
فِيْ طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْإِيْمَانِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ
سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنے کاروان اور زائرین میں قرار دیا ہے اور
جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ: جَعَلَنِيْ مِنْ وَفْدِهٖ وَزُوَّارِهٖ وَجَعَلَنِيْ

مجھے ان میں سے قرار دیا ہے جو اس کی مساجد کو آباد کرتے ہیں اور مجھے کامیاب ہونے والوں میں
مِمَّنْ يَعْمُرُ مَسَاجِدَهُ وَجَعَلَنِي: مِمَّنْ يُنَاجِيهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ
سے قرار دیا ہے۔ اے میرے اللہ میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے گھر میں زائر ہوں۔ اور ہر میزبان پر آنے
فِي بَيْتِكَ وَعَلٰى كُلِّ مَأْتِيٍّ حَقٌّ لِّمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهُ وَأَنْتَ خَيْرُ مَأْتِيٍّ
والے زائر کا حق ہوتا ہے۔ آپ بہترین میزبان ہیں اور بہترین زیارت کروانے والے ہیں۔
وَأَكْرَمُ مَزُورٍ فَاَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
اے اللہ اے رحم کرنے والے میں تجھ سے مانگتا ہوں تو ہی میرا اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ بِأَنَّكَ وَاحِدٌ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُولَدْ وَلَمْ
تیرا کوئی شریک نہیں کیونکہ تو واحد یکتا بے نیاز ہے۔ نہ تجھے کسی نے جنا اور نہ ہی تو نے کسی کو جنا اور نہ تیرا
يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
کوئی کفو ہے اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔ ان پر اور اسکے اہل بیت پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ اے سخاوت
وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيمُ أَسْأَلُكَ أَنْ
اور کرم کرنے والے، اے بزرگی اور قدرت والے، اے کریم میں تجھ سے یہی مانگتا ہوں کہ اس زیارت کے
تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ إِيَّايَ بِزِيَارَتِي إِيَّاكَ أَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِينِي فَكَاكَ رَقَبَتِي
بدلے میں جس چیز کو تیری طرف سے تحفہ قرار دوں اور تیری طرف سے جو سب سے پہلی شے عطا کی
مِنَ النَّارِ۔
جائے وہ میری گردن کا جہنم سے آزادی کا حکم ہو۔

اس کے بعد مسجد الحرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے ہاتھ اُٹھا کر ایک دوسری

روایت میں ہے کہ مسجد کے دروازے کے پاس یہ دُعا تین مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ
اے میرے اللہ میری گردن جہنم سے آزاد فرمادے۔

- اور پھر کہیں۔

وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَأَدْرَأْ عَنِّي شَرَّ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ
میرے لئے پاک رزق حلال میں وسعت عطا فرما اور جنوں، انسانوں، شیطانوں کے شر کو دُور فرما۔
وَالْإِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
اور عرب و عجم کے فاسقوں فاجروں کے شر کو دُور فرما۔

- اس کے بعد مسجد الحرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَفِيْ أَوَّلِ مَنَاسِكِيْ اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِيْ
اے میرے اللہ میں اس مقام پر اور پہلے عمل کی ادائیگی پر تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ میری توبہ قبول فرمائے۔ میری
وَأَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ وَأَنْ تَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
خطاؤں سے درگزر فرما مجھ سے میرے بوجھ کو ہٹالے۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے اپنے
بَلَّغَنِيْ بَيْتَهُ الْحَرَامَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الْحَرَامَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ
احترام والے گھر پہنچایا۔ اے میرے اللہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا احترام والا گھر ہے جس کو تو نے

مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَكً وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدَ
لوگوں کے لئے ثواب' امن' برکت اور عالمین کیلئے ہدایت کرنے والا گھر بنایا ہے۔ اے میرے اللہ میں تیرا بندہ
بَلَدُكَ وَالْبَيْتَ بَيْتُكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِيْعً
ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے۔ اور گھر تیرا گھر ہے۔ میں تیری رحمت لینے کیلئے آیا ہوں تیری اطاعت گزاری تیرے حکم
لِأَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ أَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِيْرِ إِلَيْكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ
کی بجا آوری اور تیری تقدیر پر راضی رہتے ہوئے فقیروں کی طرح تجھ سے مانگتا ہوں' جو تیرے عذاب سے ڈرتے ہوں
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ
اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت اور خوشنودی میں مشغول رکھ

- پھر کعبہ سے مخاطب ہو کر کہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَظَّمَكَ وَشَرَّفَكَ وَكَرَّمَكَ وَجَعَلَكَ
سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے تجھے عظمت شرف اور کرامت عطا فرمائی۔ اور تجھے لوگوں کیلئے ثواب
مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ
اور امن برکت اور عالمین کو ہدایت کرنے والا گھر بنایا ہے۔

- پھر حجر اسود کے مقابل پہنچ کر یہ دُعا پڑھنا مستحب ہے۔

أَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ . لَاشَرِيْکَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اسکے بندے اور
اٰمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَبِعِبَادَةِ
رسول ﷺ ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور طاغوتوں، سرکشوں، لات عزیٰ، شیطان کی عبادت اور ہر وہ جو اللہ کے
الشَّيْطٰنِ وَبِعِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللهِ
علاوہ معبودیت کا دعویٰ کرتا ہے کا انکار کرتا ہوں۔

- جب حجر اسود پر نظر پڑے تو اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ
سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں اسکی ہدایت فرمائی۔ اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاسکتے
سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ مِنْ
اللہ پاک وپاکیزہ ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب
خَلْقِهٖ وَاللهُ أَكْبَرُ مِمَّا أَخْشٰى وَأَحْذَرُ . لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ
سے بڑا ہے اپنی مخلوق سے اور جس سے خوف اور ڈر محسوس کیا جاتا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے حکومت ہے۔ اسی کیلئے حمد ہے۔ وہ زندہ

کرتا ہے اور خود زندہ
عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ
ہے۔ مرتا نہیں۔ اسکے ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ تو محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ کَاَفْضَلِ مَاصَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ
فرما اور محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما۔ جس طرح تو نے بہترین رحمت اور برکت اور شفقت ابراہیم علیہ اسلام اور آل ابراہیم علیہ اسلام
وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ
پر نازل فرمائی۔ تو لائق تعریف ہے اور بزرگی کا مالک ہے۔ تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُوْمِنُ بِوَعْدِكَ
عالمین کے پروردگار کیلئے ہیں۔ اے میرے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان رکھتا ہوں۔ تیرے رسول ﷺ کی تصدیق
وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاتَّبِعُ کِتَابَكَ
کرتا ہوں۔ اور تیری کتاب کی اتباع کرتا ہوں۔

- ایک معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حجرِ اَسود کے پاس پہنچیں تو اپنے ہاتھ اُٹھا کر اللہ کی حمد و ثناء کریں اور پیغمبر خدا ﷺ پر صلوات بھیجیں اور خداوند عالم سے اپنا حج قبول ہونے کی دعا کریں۔ اس کے بعد حجرِ اَسود کو بوسہ دیں اور ہاتھوں سے مس کریں۔ اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو صرف ہاتھوں سے مس کریں اور اگر ہاتھوں سے مس کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف

اشارہ کر کے یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ أَمَانَتِيْ أَدَّيْتُهَا وَمِيْثَاقِيْ تُعَاهَدْتُهٗ لِتَشْهَدَ لِيْ بِالْمُوَافَاةِ اَللّٰهُمَّ
اے میرے اللہ میں نے اپنی امانت ادا کر دی ہے۔ اپنے وعدے کو پورا کر دیا ہے تاکہ تو اس ایفائے عہد کی گواہ
تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَشْهَدُ
دے۔ اے اللہ تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے تیرے نبی ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں
اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ﷺ ہیں۔
اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَعِبَادَةِ
میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے انکار کیا ہے۔ طاغوتوں کا لات و عزیٰ کا شیطان کی
الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُدْعٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
عبادت کا اور جو کوئی بھی اللہ کے علاوہ خدائی کا دعویٰ کرے اس کا۔

- اگر پوری دُعا پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس کا کچھ حصہ پڑھیں اور کہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِيْ وَفِيْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِيْ فَاقْبَلْ
اے اللہ میں تیری طرف اپنے ہاتھ ہوئے ہوں اور تیرے پاس جو کچھ ہے اس نے میری توجہ اور تڑپ کو
سُبْحَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ
بڑھا دیا ہے میری تسبیح کو قبول فرمالے۔ مجھے معاف کر دے۔ اور مجھ پر رحمت نازل فرما۔ اے

میرے اللہ میں تیری
وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
پناہ مانگتا ہوں کفر سے فقر سے اور دُنیا و آخرت میں ذلت اور رسوائی کے مقامات سے۔

طواف اور اس کے احکام:

حکم نمبر ا:

تمتع یا عمرہ مفردہ کا احرام باندھنے والے ہر شخص پر مکہ مکرمہ پہنچتے ہی عمرہ کے اعمال میں سے سب سے پہلا عمل عمرہ تمتع یا عمرہ مفردہ کے لئے خانہ کعبہ کا طواف کرنا واجب ہے۔

حکم نمبر ۲:

طواف یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔ ہر چکر حجر اَسود کے بالمقابل سے شروع ہو کر مقام ابراہیم علیہ اسلام کے اندر سے اور مقام اسماعیل علیہ اسلام کے باہر سے ہوتے ہوئے حجر اسود کے بالمقابل تک پورا ہوتا ہے۔ ایک طواف کے لئے سات چکر ہیں۔

حکم نمبر ۳:

طواف عمرہ کا رکن ہے اگر کوئی جان بوجھ کر طواف نہ کرے اور وقت گزر جائے تو اس کا عمرہ باطل ہو جائے گا خواہ مسئلہ سے آگاہ ہو یا نہ ہو۔

حکم نمبر ۴:

اگر کوئی شخص طواف کرنا بھول جائے تو اسے ہر صورت میں بجالانا واجب ہے اگر واپس گھر آجائے اور واپس جانا ممکن نہ ہو تو کسی معتبر شخص کو نائب بنانا چاہئے۔

حکم نمبر ۵:

اگر محرم خود طواف کرنے کے قابل نہیں اور وقت کے ختم ہونے تک عذر رفع ہونے کا امکان بھی نہ ہو تو اس صورت میں ممکن ہو تو خود اسے لے جا کر طواف کرایا جائے چاہے کاندھے، وہیل چیئر، پالکی میں بٹھا کر ہی کیوں نہ ہو لیکن اگر خود کا لے جانا ممکن نہ ہو تو نائب بنایا جائے۔

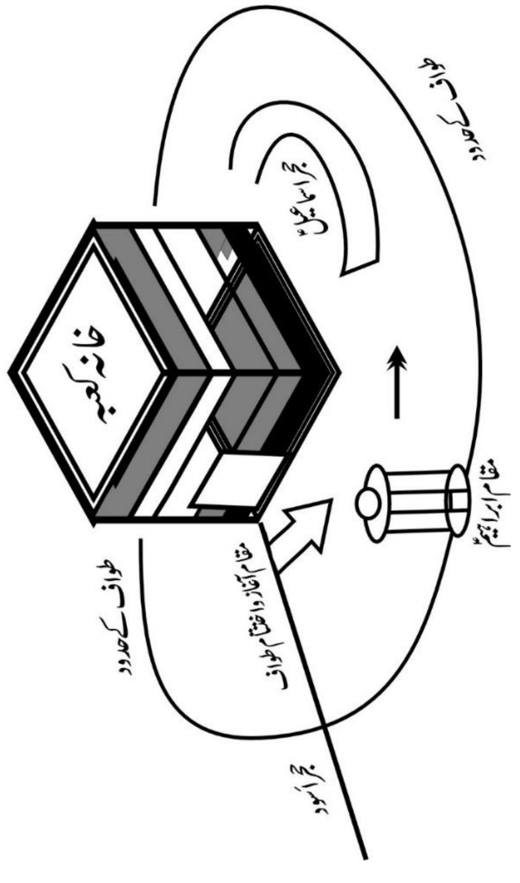

خانہ کعبہ، حجر اسود، حجر اسماعیل اور حدود طواف کا ایک منظر

واجبات طواف:

واجبات طواف کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم.......شرائط طواف

حکم نمبر ا:

نیت کرے کہ میں طواف کرتا / کرتی ہوں۔ عمرہ تمتع حجتہ الاسلام / طواف زیارت حج کے لئے واجب قربتہ الی اللہ حج کے ہر عمل کی بجا آوری میں صرف اللہ کی رضا شامل ہوا اگر کسی اور کی رضا کا دخل عمل ہوا تو عمل باطل ہو گا۔

حکم نمبر ۲:

طواف عمرہ، حج، طواف النساء کرنے والا / والی جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں نہ ہو اور وضو بھی کیا ہوا ہو۔ اگر کوئی جان بوجھ کر یا بھولے سے وضو اور غسل یا تیمم کے بغیر واجب طواف بجالائے تو اس کا طواف باطل ہو گا البتہ مستحب طواف میں وضو نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ تاہم وضو کی سخت تاکید ہے۔

حکم نمبر ۳:

اگر دوران طواف چوتھے چکر کے بعد حدث صادر ہو جائے (یعنی کوئی ایسا کام جس سے وضو باطل ہو جائے) تو طواف وہیں چھوڑ کر وضو کرے اور جہاں سے طواف چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرے۔ لیکن اگر چوتھا چکر پورا ہونے سے پہلے حدث صادر ہو جس سے وضو باطل ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس طواف کو مکمل کر کے از سر نو اوّل سے طواف مکمل کرے۔

حکم نمبر ۴:

اگر طواف کے دوران کوئی مجنب ہو جائے یا عورت کو حیض آنے لگ جائے تو فورا مسجد الحرام سے باہر نکل جائے۔ اگر چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے اس صورت کا سامنا ہو تو غسل کر کے از سر نو طواف کرے۔ استحاضہ والی عورت مخصوص اعمال پر کر کے طواف کر سکتی ہے۔

حکم نمبر ۵:

طواف کے دوران جسم اور لباس کا پاک ہونا واجب ہے۔ بنابر احتیاط واجب طواف میں اس نجاست سے بھی پرہیز کرنا چاہیے جو نماز میں معاف ہے۔ یعنی درہم بغلی کے برابر خون اور نجس ٹوپی، موزہ، ازار بند وغیرہ نجس انگوٹھی سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

حکم نمبر ۶:

اگر دوران طواف بدن یا لباس کو کوئی نجاست لگ جائے تو اظہر یہ ہے کہ طواف چھوڑ کے بدن کو پاک کر کے جہاں طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے شروع کر دے۔

حکم نمبر ۷:

مردوں کا مختون ہونا ضروری ہے۔ یہ شرط عورتوں کے لئے نہیں ہے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ نابالغ بچوں میں بھی اس شرط کا خیال رکھا جائے۔ اگر کوئی بچہ پیدائشی طور پر مختون ہو تو اس کا طواف صحیح ہے۔

حکم نمبر ۸:

کسی غیر مختون کو احرام باندھنے پر مجبور کیا جائے تو اس کا احرام تو صحیح ہو گا لیکن طواف

صحیح نہیں ہو گا۔ اگر اس بچے نے حج کا احرام باندھا ہے تو اس کا طواف نساء باطل ہے۔ اور عورت کا اس کے لئے حلال ہونا مشکل ہے۔ لہٰذا اس کو ختنہ کرا کے طواف کرایا جائے یا وہ خود طواف کرے گا تو تب عورت حلال ہو گی۔

حکم نمبر۹:

شرمگاہ کو چھپانا واجب ہے۔ اگر کوئی شخص شرمگاہ چھپائے بغیر طواف کرے تو اس کا طواف باطل ہے۔ غصبی چیز سے شرمگاہ چھپانا جائز نہیں اور وہ طواف کے لئے کافی نہیں ہو گی۔ طواف میں نمازی کے لباس کی شرائط کا خیال رکھا جائے۔

حکم نمبر۱۰:

احتیاط واجب ہے کہ طواف کے دوران موالات عرفی کا خیال رکھا جائے، یعنی ہر چکر کے بعد دوسرا چکر اسی طرح سات مکمل کئے جائیں۔ زیادہ دیر وقفہ کرنا جائز نہیں۔ اگر صفائی یا نماز جماعت کی وجہ سے طواف رک جائے تو صبر کرے جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے۔ (جواد آملی)

دوسری قسم ...... طریقہ طواف

حکم نمبر۱:

حجر اسود کے کسی بھی حصے کے مقابل سے طواف شروع کرنا کافی ہے۔ حجر اسود کے سامنے تمام اجزا بدن کا ہونا ضروری نہیں ہے اور حجر اسود کے سامنے سے شروع کرنا اتنا ہو کہ عرف عام میں اسے سامنے سے شروع کرنا کہا جائے۔ یاد رہے کہ حجر اسود کے جس حصے سے طواف شروع کیا ہے ساتواں چکر وہیں پر ختم ہو گا۔

حکم نمبر ۲:

ہر چکر حجر اسود پر ختم کرنا واجب ہے اور بغیر ٹھہرے ہوئے ساتوں چکر لگانا۔ ہر چکر ختم کر کے کھڑا ہونا اور پھر شروع کرنا ضروری نہیں، یہ جاہلوں کا طرز عمل ہے۔ طواف کرتے وقت خانہ کعبہ کو طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہونا ضروری ہے۔

حکم نمبر ۳:

اگر خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت کسی وقت کاندھا مد مقابل نہ بھی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ عام لوگوں کی طرح معمول کے مطابق طواف خانہ کعبہ حجر اسود، حجر اسماعیل علیہ اسلام اور حدود طواف کا خیال کرے۔ اس صورت میں تقریباً پشت بہ قبلہ بھی ہو جائے تو بھی طواف صحیح ہے۔

حکم نمبر ۴:

طواف کا ہر چکر اپنے سہارے پر لگانا چاہیے۔ اگر کوئی بھیڑ کی وجہ سے بغیر اختیار کے چکر لگالے تو کافی نہیں ہو گا۔ طواف کرتے وقت جس طرح چل سکتا ہے. چلے۔ آرام سے بھی اور دوڑ کر بھی چل سکتا ہے۔

حکم نمبر ۵:

حجر اسماعیل علیہ اسلام جو خانہ کعبہ سے متصل جگہ کا نام ہے اس کو بھی طواف کے اندر قرار دینا واجب ہے۔ اگر کوئی اس کے اندر سے طواف کرے گا تو طواف باطل ہو گا۔ خواہ وہ بھولے سے اندر سے گزرا ہو۔

حکم نمبر ۶:

اگر کوئی شخص طواف کے کسی چکر میں حجر اسماعیل علیہ اسلام شامل نہ کر سکے یا دیوار کے

اوپر سے گزرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اتنا طواف پھر سے کرے اور پھر طواف کا اعادہ کرے۔ اگرچہ بظاہر دوبارہ طواف کرنا ضروری نہیں ہے۔

حکم نمبر ۷:

خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ اسلام کے اندر جتنا فاصلہ ہے، چاروں طرف اتنے فاصلے کے اندر طواف کرنا واجب ہے یعنی تقریباً ساڑھے چھتیں ہاتھ لہذا اگر کوئی مقام ابراہیم علیہ اسلام کے باہر سے گزرتے ہوئے اس مقام کو بھی طواف میں شامل کرلے تو اس کا طواف باطل ہے۔ (آقای خمینی، آقای فاضل، آقای بہجت)

- دوران طواف مقام ابراہیم علیہ اسلام کے باہر مسجد الحرام کی دیواروں تک اور اسی طرح اوپر کی منزلوں پر طواف کرنا صحیح ہے۔ (آقای شیرازی، آقای خوئی، آقای گلپایگانی، آقای تبریزی آقای مکارم شیرازی، آقای سیستانی، آقای صافی، آقای وحید خراسانی آقای نوری، آقای خامنہ ای صرف نیچے والی اس منزل پر جو خانہ کعبہ کی چھت سے نیچے ہے حافظ بشیر حسین)(جوادی آملی)
- اُوپر کی منزل پر اضطراری صورت میں طواف کرنے والا خود بھی جتنا فوری ممکن ہو نماز مقام ابراہیم علیہ اسلام پر آکر پڑھے اور نہ ممکن ہو تو اوپر جانے سے پہلے نائب کے بھی ذمہ لگائے. جو اس کے پہنچنے سے پہلے نماز پڑھے۔(جوادی آملی)
- دوسرے طبقے پر طواف کرنا اور سعی کرنا جائز ہے اور اضطراری صورت میں سعی کے لیے نئے مسعی میں سعی کرنا بھی جائز ہے۔ (سیّد صادق شیرازی)(جوادی آملی)
- اگر مسعی کا موجودہ دوسرا طبقہ صفا و مروہ کے درمیان ہے اور ان سے اونچا نہیں ہے تو جائز ہے

اور بعید نہیں کہ زمین اور سقف کعبہ مکرمہ کے محاذی سطح کے درمیان فضا میں طواف بھی کافی ہو گا اگرچہ خلاف احتیاط ہو گا۔(آقای خامنہ ای)

- جہاں تک طواف کرنیوالوں کا ہجوم ہو اور اس ہجوم کے ساتھ متصل طواف خواہ دیوار حرم تک چلا جائے، جائز ہے۔(گلپایگانی قدس سرہٗ)(جواد آملی)(سیستانی)(بشیر حسین نجفی)
- مقام ابراہیم علیہ اسلام طواف میں داخل ہونے سے طواف باطل ہو جائے گا اور اعادہ لازم ہے۔ لیکن اضطرای حالت میں جائز ہے۔

(آقای فاضل لنکرانی) لیکن اضطراری حالت میں جائز ہے۔

حکم نمبر ۸:

طواف کرنے والے کا ان مقامات سے باہر طواف کرنا جو خانہ کعبہ کا جزو شمار کئے جاتے ہیں، واجب ہے۔ لہٰذا شاذروان جو خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ "پشتہ" بلند جگہ بنی ہوئی ہے اس کو بھی طواف میں داخل کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی دوران طواف دیوار کعبہ پر چڑھ جائے تو اتنا طواف باطل ہو گا۔ اس کا اعادہ کرنا چاہیے۔(آقای فاضل، آقای خوئی، آقای نوری) دوران طواف دیوار کعبہ پر اس جگہ پر ہاتھ رکھنا جائز ہے جہاں شاذروان ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب اجتناب کرنے میں ہے۔ اسی طرح حجر اسماعیل علیہ اسلام کی دیوار پر ہاتھ رکھنا جائز ہے۔ اگرچہ مستحب یہ ہے کہ ہاتھ نہ رکھا جائے۔(آقای سیستانی، آقای بہجت، آقای صافی)

حکم نمبر ۹:

طواف کے لئے پورے سات چکر لگانا واجب ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی طواف کرنے والا جان بوجھ کر سات چکروں سے کم یا زیادہ کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کا طواف باطل ہے اور اگرچہ طواف کرنے

والا جان بوجھ کر سات چکروں پر ہی طواف ختم کر دے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ غفلت یا بھول کر ایسا کرے تو بھی دوبارہ طواف صحیح ہے۔

حکم نمبر ۱۰:

اگر کوئی شخص طواف کر رہا ہو اور نماز واجب کا وقت تنگ ہو جائے تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھنی چاہیے۔ اگر چار چکر مکمل کرنے کے بعد طواف چھوڑا ہو تو وہیں سے طواف مکمل کرنا چاہیے جہاں سے چھوڑا تھا۔ اگر چار چکر مکمل کرنے سے پہلے طواف چھوڑا تھا تو دوبارہ طواف کرے۔ اسی طرح نماز جماعت یا واجب نماز کو وقت فضیلت میں پڑھنے کے لئے طواف کو چھوڑنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

حکم نمبر ۱۱:

اگر کسی کو حجر اسود پر ساتواں چکر ختم کرنے کے بعد یہ شک ہو کہ یہ سات چکر ہوئے ہیں یا آٹھ یا زیادہ تو شک کی پرواہ نہ کرے، طواف صحیح ہے۔ البتہ کسی کو حجر اسود تک پہنچنے سے پہلے ساتویں یا آٹھویں چکر کا شک ہو تو طواف باطل ہو گا۔ اسی طرح اگر چکر کے آخر یا بیچ میں چھٹے ساتویں یا کسی اور کم عدد میں شک ہو جائے تو طواف باطل ہے۔ کثیر الشک کو طواف کے چکر کی تعداد میں اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔ احتیاطاً کسی دوسرے شخص کو تعداد یاد رکھنے کے لئے ساتھ رکھ لے۔

حکم نمبر ۱۲:

اگر کوئی شخص کسی مریض یا بچے کو طواف کرائے اور خود بھی طواف کا قصد کرے تو دونوں کے طواف صحیح ہوں گے۔

حکم نمبر ۱۳:

طواف کرتے وقت ہنسنے، بولنے، شعر پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں۔ البتہ مکروہ ہے۔ طواف کرتے وقت ذکر خدا، دعائیں اور قرآن کی تلاوت کرنا چاہیے۔ اسی طرح دوران طواف دائیں، بائیں، آگے، پیچھے دیکھنا جائز ہے دوران طواف استراحت و آرام کے لئے بیٹھنا اور لیٹنا جائز ہے۔

طواف کی دُعائیں:

طواف کے دوران ہر چکر شروع کرتے وقت بالترتیب یہ دعائیں پڑھیں۔ ان کا پڑھنا مستحب ہے۔

پہلے چکر کی دُعا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى ظُلَلِ الْمَآءِ كَمَا
اے میرے اللہ میں تیرے اس نام کے صدقے میں مانگتا ہوں جس کے ذریعے پانی کی لہروں پر چلا جاتا
يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى جُدَدِ الْاَرْضِ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يَهْتَزُّ لَهٗ
ہے۔ جس طرح زمین کی سطح پر چلا جاتا ہے اور میں مانگتا ہوں تیرے اس نام کے صدقے میں جس کے ذریعے تیرا
عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ تَهْتَزُّ بِهٖ أَقْدَامُ مَلٰئِكَتِكَ وَ
عرش قائم ہے۔ اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے اس اسم کے صدقے میں جس کے ذریعے تیرے فرشتوں کے

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰى مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ
پاؤں ٹھہرتے ہیں اور میں مانگتا ہوں تیرے اس اسم کے صدقے میں جس کے ذریعے کوہ طور کے دامن میں حضرت
فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِـاِسْمِكَ
موسیٰ نے تجھے پکارا اور تو نے اس کو جواب دیا اور اس کے دل میں اپنی محبت کو ڈالا۔ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس
الَّذِيْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ
نام کے صدقے میں جس کے ذریعے تو نے حضرت محمد ﷺ کی اگلی پچھلی تکلیفیں دُور کر دیں اور ان پر تو نے اپنی نعمتیں
عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تمام کر دیں۔ یہ کہ تو مجھے دُنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرما۔

دوسرے چکر کی دُعا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَاِنِّيْ خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ وَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِيْ
اے میرے اللہ میں تیری طرف محتاج ہوں، میں ڈرنے والا ہوں، پناہ چاہنے والا ہوں، تو نہ میرے جسم کو
وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ
تبدیل فرما اور نہ ہی میرے نام کو بدل دے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

- جب خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے پہنچیں۔ تو یہ دعا پڑھیں۔

سَآئِلُكَ فَقِيرُكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ
تیرے حضور سوال کرنے والا محتاج تیرا مسکین تیرے دروازے پر ہے۔ پس اسے جنت عطا فرما۔ اے میرے اللہ
اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا
یہ تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے۔ اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے۔ اور یہ مقام تیرے حضور پناہ لینے والا مقام
مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيْرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِيْ وَوَالِدَيَّ وَ
ہے۔ جہنم کی آگ سے تیری پناہ لینے والا ہوں۔ میری گردن میرے ماں باپ میرے اہل و عیال میری اولاد
اَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاِخْوَانِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَّادُ يَا كَرِيْمُ
اور میرے مومن بھائیوں کو اے سخی اور اے کریم جہنم سے آزاد کر دے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

تیسرے چکر کی دُعا:

جب حجر اسماعیل علیہ اسلام کے پاس پہنچیں تو اپنے چہرے کو میزاب رحمت "پرنالہ" کی طرف کریں اور سر بلند کر کے کہیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ وَأَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِيْ مِنَ
میرے اللہ مجھے جنت میں داخل کر اور اپنی رحمت کے صدقے میں مجھے جہنم سے بچالے۔ بیماری

سے مجھے سلامتی
السُّقْمِ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ
عطافرما۔ میرے رزق حلال میں وسعت عطافرما مجھ سے فاسق وفاجر جنوں اور انسانوں کے شر کو دُور فرما۔
الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
اور عرب و عجم کے فاسقوں کے شر کو دُور فرما۔

- پھر یہ دُعا پڑھیں۔

يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ إِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ
اے صاحب احسان اور مہربانی کرنیوالے اے صاحب سخاء اور کرم کرنیوالے بیشک میرے اعمال کمزور
لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
ہیں۔ ان کو کئی گنا بڑھادے اور ان کو مجھ سے قبول فرمالے بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔

چوتھے چکر کی دُعا:

جب رکن یمانی پر پہنچیں تو ہاتھ اٹھا کر یہ کہیں:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا اللهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَرَازِقُ الْعَافِيَةِ وَالْمُنْعِمُ بِالْعَافِيَةِ
اے اللہ! اے عافیت و سلامتی کے مالک' اے سلامتی کے خالق اور عافیت و سلامتی کے ساتھ انعام عطا فرمانے
وَالْمَنَّانُ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمٰنَ
والے' مجھ پر اور اپنی ساری مخلوق پر عافیت کیساتھ فضل و کرم کرنیوالے۔ اے دُنیا اور آخرت میں مہربان اور

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ
دونوں میں رحم کرنے والے محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں دُنیا اور آخرت میں سلامتی عطا فرما۔
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پانچویں چکر کی دُعا:

خانہ کعبہ کی طرف سر بلند کر کے یہ کہیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ شَرَّفَكَ وَعَظَّمَكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَ
سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے شرف عطا کیا اور تجھے عظمت عطا کی۔ اور سب تعریفیں اس اللہ کے
مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلِيًّا إِمَامًا اَللّٰهُمَّ اهْدِلَهُ خِيَارَ خَلْقِكَ
لئے ہیں جس نے محمد ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا اور علی علیہ اسلام کو امام بنایا اے میرے اللہ اس کے صدقے میں اپنی مخلوق میں سے
وَجَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِكَ
بہترین ہستی کیلئے ہدایت فرما اور اپنی مخلوق کے بدترین فرد کے شر سے محفوظ فرما۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

- جب حجر اَسود اور رکن یمانی کے درمیان پہنچیں تو یہ کہیں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیکی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

چھٹے چکر کی دُعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَللّٰھُمَّ الۡبَیۡتُ بَیۡتُكَ وَالۡعَبۡدُ عَبۡدُكَ وَھٰذَا مَقَامُ الۡعَائِذِ بِكَ مِنَ
اے میرے اللہ۔ یہ گھر تیرا گھر ہے۔ اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ مقام جہنم کی آگ سے تیرے حضور پناہ لینے کا
النَّارِ اَللّٰھُمَّ مِنۡ قِبَلِكَ الرَّوۡحُ وَالۡفَرَجُ وَالۡعَافِیَۃُ اَللّٰھُمَّ إِنَّ عَمَلِیۡ
مقام ہے۔ اے میرے اللہ تیری جانب سے خوشحالی، کشادگی اور عافیت ہے۔ اے میرے اللہ بیشک میرے اعمال
ضَعِیۡفٌ فَضَاعِفۡهُ لِيۡ وَاغۡفِرۡ لِي مَا اطَّلَعۡتَ عَلَیۡهِ مِنِّيۡ وَخَفِيَ عَلٰی
کمزور اور ضعیف ہیں۔ انکو میرے لئے کئی گنا بڑھا دے اور میرے جن گناہوں سے تو باخبر ہے اور تیری مخلوق
خَلۡقِكَ اَسۡتَجِیۡرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ
سے پوشیدہ ہیں ان کو معاف فرما دے۔ اے اللہ جہنم کی آگ سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

ساتویں چکر کی دُعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَللّٰهُمَّ إِنَّ عِنْدِيْ أَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَ أَفْوَاجًا مِنْ خَطَايَا وَعِنْدَكَ
اے میرے اللہ میرے پاس گناہوں کی فوجیں ہیں اور غلطیوں و کوتاہیوں کی فوجیں ہیں اور تیرے پاس رحمت
أَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَةٍ وَأَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَةٍ يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِأَبْغَضِ
اور بخشش کی فوجیں ہیں اور اے وہ ذات جو اپنی مخلوق کے بدترین فرد شیطان کی درخواست قبول کرنے والا ہے اور اس
خَلْقِهٖ إِذْ قَالَ أَنْظِرْنِيْ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ. اِسْتَجِبْ لِيْ
سے فرماتا ہے۔ جس دن سب دوبارہ زندہ ہوں گے اس دن تک تجھے مہلت دیتا ہوں میری دعاؤں کو قبول فرما۔

- پھر یہ دُعا پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا آتَيْتَنِيْ
اے میرے اللہ تونے جو رزق مجھے عطا فرمایا ہے اس میں مجھے قناعت عطا فرما اور جو کچھ تونے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما

پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے خداوند عالم سے ان کی مغفرت طلب کریں۔ جو چاہیں دُعا مانگیں انشاء اللہ مستجاب ہو گی۔ پھر رکن یمانی کو استلام کریں اور حجر اَسود کے قریب اپنے طواف کو ختم کریں۔

نمازِ طواف:

نیت: نماز طواف پڑھتاہوں (پڑھتی ہوں) عمرہ مفردہ / عمرہ تمتع / حج تمتع کی حجتہ الاسلام کیلئے واجب قربتاً الی اللہ

- یہاں چند احکام ہیں۔

حکم نمبر ۱:

طواف عمرہ / حج کو پورا کرنے کے بعد نماز صبح کی طرح دو رکعت نماز مقام ابراہیم علیہ اسلام کے پاس پڑھنا واجب ہے۔ مقام ابراہیم علیہ اسلام کی پشت کے جتنا نزدیک ہو سکے پڑھنا بہتر ہے۔ البتہ دوسروں کیلئے باعث زحمت نہ بنیں۔ بھیڑ کی صورت میں مقام ابراہیم علیہ اسلام کے پاس جتنا نزدیک ہو سکے نماز پڑھی جائے ۔ مستحب طواف کیلئے مسجد الحرام کی دیوار تک نماز طواف پڑھنے میں کوئی امر مانع نہیں ہیں۔ (سیّد شیرازی۔ حافظ بشیر حسین نجفی۔ جواد آملی۔ جعفر سبحانی)

مقام ابراہیم علیہ اسلام کے پیچھے عورتیں اور مردوں کے درمیاں معمولی سا فاصلہ ہو اگرچہ ایک بالشت ہی ہو یا مرد عورت سے تھوڑا آگے ہو تو نماز صحیح ہے۔ (آقای خامنہ ای، جعفر سبحانی، جوادی آملی)

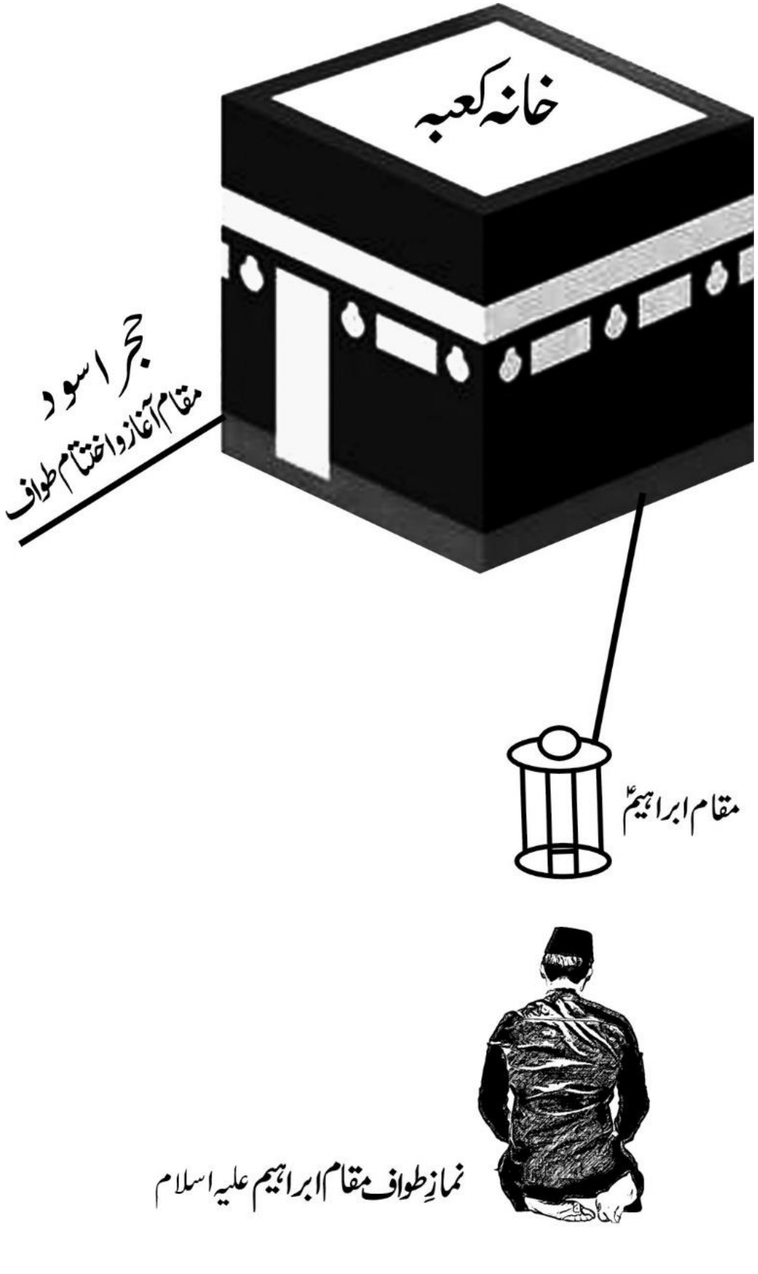
خانہ کعبہ
حجر اسود
مقام آغاز و اختتام طواف
مقام ابراہیمؑ
نمازِ طواف مقام ابراہیم علیہ اسلام

حکم نمبر ۲:

نماز طواف میں سجدے والے سوروں کے علاوہ کوئی بھی سورہ پڑھا جا سکتا ہے البتہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کا پڑھنا مستحب ہے۔

حکم نمبر ۳:

نمازِ طواف کو نماز صبح کی طرح آواز سے یا ظہر کی طرح آہستہ پڑھنا جائز ہے۔ طواف کے بعد نماز کا جلد بجالانا احوط ہے۔

حکم نمبر ۴:

نماز طواف کو پڑھے بغیر بعد کے اعمال بجالائے تو بظاہر دوسرے اعمال کا نماز طواف کے بعد دوبارہ بجالانا ضروری نہ ہو گا۔ اگرچہ احتیاط مستحب اعادہ کرنے میں ہے۔

حکم نمبر ۵:

اگر کوئی شخص قرأت اور واجب اذکار کو یاد نہ کر سکے تو جس طرح نماز پڑھ سکتا ہے پڑھے، کافی ہو گا۔ اگر ممکن ہو تو دوسرے شخص کو پڑھانے کیلئے نائب مقرر کرے۔ احتیاط یہ ہے کہ مقام ابراہیم علیہ اسلام پر کسی عادل شخص کی اقتداء کرے۔ لیکن نماز جماعت پر اکتفاء نہ کرے۔ اسی طرح نائب مقرر کرنا بھی کافی نہ ہو گا۔

حکم نمبر ۶:

نماز طواف بھول جانے والے شخص کے لئے اگر مسجد الحرام پلٹ کر آنا مشکل ہو تو جہاں

بھی یاد آئے پڑھ لینا چاہیے اور آسانی کی صورت میں حرم پلٹ کر آنا ضروری ہے بصورت دیگر کسی کو نائب بنائے جو مقام ابراہیم علیہ اسلام پر نماز پڑھے بجالانے کے بعد والے اعمال کا دوبارہ انجام دینا ضروری نہیں۔(امام خمینی)

اگر بھول کر نماز طواف ترک ہو جائے تو جب جہاں یاد آئے ادا کرے اور لاعلمی کی وجہ سے ترک کرنے والے کے لیے بھی بھول جانے کا حکم ہے۔(آقای فاضل لنکرانی، آقای صادق شیرازی) جو جان بوجھ کر نماز طواف ترک کرے وہ ادا کرے۔(آقای فاضل لنکرانی، آقای صادق شیرازی)

مسجد الحرام میں عورت مرد کا برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا صحیح ہے۔(آقای فاضل لنکرانی، آقای صادق شیرازی)

حکم نمبر ۷:

ہر قسم کے پتھروں پر سجدہ جائز ہے چاہے وہ سنگ مرمر ہو یا معدنی سیاہ پتھر۔ اسی طرح چونے پیچ کے پتھروں پر بھی پکائے جانے سے پہلے سجدہ جائز ہے۔ مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں اس طرح کے لگے ہوئے پتھروں اور قالینوں پر سجدہ کرنا جائز ہے۔ تقیہ کی حالت میں ان پر سجدہ گاہ رکھ کر سجدہ کرنا حرام ہے اور اس وجہ سے نماز میں بھی اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔

امام مسجد حرام و مسجد نبوی کی اقتداء میں نماز جماعت اور قالینوں پر سجدہ صرف حالت اضطرار میں جائز ہے۔(سیّد شیرازی۔بشیر حسین نجفی)

حکم نمبر ۸:

نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثناء کرنا محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر صلوات بھیجنا اللہ سے قبول

کر لینے کی دعا کرنا نیز اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلۡ مِنِّيۡ وَلَا تَجۡعَلۡهُ اٰخِرَ الۡعَهۡدِ مِنِّيۡ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ
اے میرے اللہ مجھ سے قبول فرما اور اس کو میرے لئے آخری نہ قرار دے۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ اس کی تمام
كُلِّهَا عَلٰى نِعۡمَائِهٖ كُلِّهَا حَتّٰى يَنۡتَهِيَ الۡحَمۡدُ إِلٰى مَا يُحِبُّ وَيَرۡضٰى اَللّٰهُمَّ
تعریفوں کے ساتھ اس کی تمام نعمتوں پر اتنی تعریفیں کہ تعریفیں ہی ختم ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ پسند کرے اور راضی
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلۡ مِنِّيۡ وَطَهِّرۡ قَلۡبِيۡ وَزَكِّ عَمَلِيۡ
ہو جائے۔ اے اللہ تو محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھ سے قبول فرما۔ میرے دل کو پاک فرما۔ میرے عمل کو خالص فرما

- دوسری روایت کے مطابق یہ بھی پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَللّٰهُمَّ ارۡحَمۡنِيۡ بِطَاعَتِيۡ إِيَّاكَ وَطَاعَةِ رَسُوۡلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيۡهِ
اے اللہ تیری اس اطاعت اور تیرے رسول ﷺ پر اور اس کی آل علیھم اسلام پر تیری رحمت ہو جسکی اطاعت کی وجہ سے
وَآلِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبۡنِيۡ أَنۡ أَتَعَدّٰى حُدُوۡدَكَ وَاجۡعَلۡنِيۡ مِمَّنۡ يُّحِبُّكَ
مجھ پر رحم فرما اور مجھے اپنی حدود سے تجاوز کرنے سے محفوظ فرما اور مجھے ان میں سے قرار دے جو تجھے اور
وَيُحِبُّ رَسُوۡلَكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِيۡنَ

تیرے رسول ﷺ کو تیرے فرشتوں کو اور تیرے نیک بندوں کو پسند فرماتے ہیں۔

اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام نماز طواف کے بعد سجدے میں جا کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سَجَدَ لَكَ وَجْهِيْ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ حَقًّا حَقًّا الْأَوَّلُ قَبْلَ
میں نے تیرے لئے سجدہ کیا۔ تیرا عبد اور غلام ہوتے ہوئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر تو ہی معبود حق
كُلِّ شَيْءٍ وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ
ہے۔ تو ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد بھی ہے۔ اور میں تیرے حضور تیرے ہاتھوں میں میری باگ ڈور
بِيَدِكَ فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِيْ
ہے۔ کھڑا ہوں۔ مجھے معاف فرمادے کیونکہ تیرے بغیر بڑے بڑے گناہ کوئی بھی معاف نہیں کرے گا۔ مجھے
فَإِنِّيْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ
معاف فرمادے۔ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ تیرے بغیر بڑے بڑے گناہ کوئی بھی دور نہیں کرے گا۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

- اپنے لیے اور اپنے عزیز و اقارب مومنین و مومنات کے لیے دعائے خیر کریں۔

سعی اور اس کے احکام:

حکم نمبر ۱:

نمازِ طواف ادا کرنے کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے۔ جو صفا پہاڑی سے شروع کر کے مروہ پر جانا اور مروہ پہاڑی سے صفا پر آنے جانے میں کل سات چکر لگانے کا نام سعی ہے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہو گا۔

حکم نمبر ۲:

صفا اور مروہ کے درمیان سواری پر سعی کرنا اختیاری اور اضطراری دونوں صورتوں میں جائز ہے۔ لیکن پیدل چلنا زیادہ بہتر ہے۔ سعی میں حدث اور خبث سے پاک ہونا ضروری نہیں ہے۔

حکم نمبر ۳:

صفا اور مروہ کے عین اوپر یا نیچے زمین میں سعی کے لئے بنائے گئے راستہ پر سعی کرنا بھی صحیح ہے۔ سعی کرتے وقت صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے مروہ کی طرف منہ کرنا اور مردہ سے صفا کو جاتے وقت صفا کی طرف رخ کرنا واجب ہے۔ الٹے پاؤں چلنے سے سعی باطل ہو گی۔ لیکن دائیں بائیں یا کبھی پیچھے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح استراحت کے لئے صفا یا مردہ پر کسی عذر کے بغیر بھی بیٹھنا اور سونا جائز ہے۔ (الٹے پاؤں چلنے سے بھی سعی صحیح ہے۔ آقای زنجانی)

حکم نمبر ۴:

نمازِ طواف کے بعد عذر یا بغیر عذر تاخیر سے سعی کے بجالانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حکم نمبر۵:

سعی عبادت ہے لہٰذا قربۃ الی اللہ خوشنودی خدا کی نیت کی جائے۔ طواف کی طرح جان بوجھ کر سعی میں سات سے کم یا زیادہ چکر لگانے کی نیت سے چکر لگانے سے سعی بھی باطل ہو جائے گی۔

حکم نمبر۶:

اگر کوئی شخص بھول کر سعی کم بجالائے تو جب یاد آئے پورا کرنا واجب ہے۔ اگر وطن پہنچ چکا ہے اور پلٹنا مشکل نہیں تو خود آئے ورنہ کسی کو نائب بنائے جو اس کو پورا کرے۔

حکم نمبر۷:

احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی چیزیں سعی کرنے سے حلال نہ ہوں گی۔ لہذا اگر کوئی بھول کر عمرہ تمتع کی سعی کا بعض حصہ بجانہ لایا ہوا اور اعمال عمرہ کے بعد خیال کرے کہ وہ محل ہو گیا ہے اور بیوی سے ہم بستری کر لی ہے تو اس صورت میں سعی کر مکمل کرنا واجب اور بناء بر احتیاط واجب سعی کو مکمل کرے اور ایک گائے بطور کفارہ ذبح کرے۔

حکم نمبر۸:

اگر کوئی بھول کر عمرہ تمتع کی سعی کا بعض حصہ نہ بجالائے اور ناخن کاٹ لے اور اس کے بعد بیوی سے ہم بستری کر لی ہو تو بناء بر احتیاط واجب سعی کو مکمل کرے اور ایک گائے بطور کفارہ ذبح کرے اور یہ حکم عمرہ تمتع عمرہ مفردہ اور حج کی سعی کو بھی شامل ہے۔

حکم نمبر۹:

اگر کسی کو سعی مکمل کرنے اور تقصیر کرنے کے بعد شک ہو کہ صحیح چکر پورے کئے ہیں یا

نہیں تو اس شک کی پر واہ نہ کرے۔

سعی کے مستحبات:

سعی سے پہلے اور نماز طواف کے بعد آب زم زم کا پینا سر شکم اور پشت پر ڈالنا اور یہ پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَسُقْمٍ
اے اللہ اس کو فائدہ پہنچانے والا علم وسیع رزق اور ہر بیماری اور تکلیف کے لئے باعث شفاء قرار دے۔

سکون کے ساتھ کوہ صفا پر جا کر خانہ کعبہ کو دیکھنا اور جس رکن میں حجر اسود ہے اس کی طرف منہ کر کے اللہ کی حمد و ثناء کرنا اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کر کے ان اذکار کا پڑھنا مستحب ہے: '' اَللّٰهُ اَكْبَرُ '' (سات مرتبہ) '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ '' (سات مرتبہ) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ (سات مرتبہ)

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلئے حکومت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ وہی
وَيُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ خود زندہ ہے نہیں مرے گا۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔

- اس کے بعد محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر درود پڑھیں۔

پھر تین مرتبہ یہ کہیں:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا أَبْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
اللہ سب سے بڑا ہے۔ جو کہ اس نے ہماری ہدایت فرمائی اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ جو اس نے ہمارا امتحان لیا
اَلْحَيُّ الْقَیُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَيُّ الدَّائِمِ
اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو زندہ ہے قائم ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو زندہ ہے اور ہمیشہ کیلئے ہے۔

- پھر تین مرتبہ پڑھیں۔

أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لَا نَعْبُدُ
میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ﷺ ہیں۔ ہم سوائے اسکے
إِلَّا إِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔
کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اس کے دین کیلئے مخلص ہیں۔ اگرچہ مشرک اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔

- پھر تین مرتبہ یہ کہیں۔

''اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْیَقِیْنَ فِيْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ''
اے میرے اللہ میں تجھ سے معافی عافیت وسلامتی اور دنیا و آخرت میں یقین کا سوال کرتا ہوں۔

- پھر تین مرتبہ کہیں۔

''اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِيْ الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِي الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ''
اے میرے اللہ ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں نیکی عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔''

پھر سو مرتبہ '' اللّٰہُ أَکْبَرُ'' سو مرتبہ '' لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ'' سو مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ '' سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ ''کہیں۔

- اس کے بعد یہ پڑھیں۔

لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ أَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَغَلَبَ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ وہ یکتا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے عبد کی مدد کی۔ وہ
الْأَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ
لشکروں پر اکیلا غالب آیا اس کے لئے حکومت ہے۔ اور صرف اس کے لئے حمد و ثنا ہے۔ اے میرے اللہ میرے
لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ ظُلْمَةِ
لئے میری موت میں اور میری موت کے بعد برکت عطا فرما اے میرے اللہ میں قبر کی تاریکی اور خوف سے تیری
الْقَبْرِ وَوَحْشَتِہٖ اَللّٰھُمَّ أَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ
پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ مجھ پر اپنے عرش کا سایہ کرنا جس دن سوائے عرش کے سائے کے کوئی سایہ نہ ہوگا

- نیز اپنے اہل و عیال مال دین و نفس کو اللہ کے سپرد کرنیکی زیادہ تکرار کریں اور یہ پڑھیں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِيْ لَاتَضِيْعُ وَدَائِعُہٗ دِيْنِيْ وَ
میں رحمن ورحیم اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو امانت کو ضائع نہیں کرتا۔ اپنے دین کو اپنی جان کو اپنے اہل و عیال کو۔

نَفۡسِيۡ وَأَهۡلِيۡ اَللّٰهُمَّ اسۡتَعۡمِلۡنِيۡ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ
اے میرے اللہ مجھ کو مشغول فرما۔ اپنی کتاب اور اپنے رسول کی سنت پر عمل کرنے میں۔ اور مجھے انکی ملت پر ہوتے
تَوَفَّنِيۡ عَلٰى مِلَّتِهٖ ، وَأَعِذۡنِيۡ مِنَ الۡفِتۡنَةِ''
ہوئے موت دینا اور فتنہ فساد سے مجھے بچالینا۔

پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر پہلی والی دعا کی دو مرتبہ تکرار کریں اس کے بعد ایک مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر پھر دعا کو دہرائیں اگر ان تمام اعمال کو انجام نہ دے سکیں تو جتنا ممکن ہو پڑھیں۔ کعبہ کی طرف رُخ کرکے اس دُعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ كُلِّ ذَنۡبٍ أَذۡنَبۡتُهٗ قَطُّ فَاِنۡ عُدۡتُ فَعُدۡ عَلَيَّ بِالۡمَغۡفِرَةِ
میرے اللہ مجھ سے جو بھی گناہ ہوتے ہیں تو سب کو معاف فرمادے' اگر میں دوبارہ گناہ کروں تو دوبارہ معاف فرمادے
فَإِنَّكَ أَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ۔ اَللّٰهُمَّ افۡعَلۡ بِيۡ مَا أَنۡتَ أَهۡلُهٗ فَإِنَّكَ
کیونکہ تو ہی معاف کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے، اے میرے اللہ میرے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے، کیونکہ تو ہی
أَنۡ تَفۡعَلۡ بِيۡ مَا أَنۡتَ اَهۡلُهٗ تَرۡحَمۡنِيۡ وَأَنۡ تُعَذِّبۡنِيۡ فَأَنۡتَ غَنِيٌّ عَنۡ عَذَابِيۡ
تو میرے ساتھ وہ سلوک کرے گا جس کا تو اہل ہے۔ تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو مجھے عذاب دے گا تو تجھے میرے عذاب
وَأَنَا مُحۡتَاجٌ إِلٰى رَحۡمَتِكَ فَيَامَنۡ أَنَا مُحۡتَاجٌ إِلٰى رَحۡمَتِهٖ ارۡحَمۡنِيۡ
کی کوئی پرواہ نہیں اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، پس اے وہ ذات جسکی رحمت کا میں محتاج

ہوں، مجھ پر رحم فرما، اے
اَللّٰھُمَّ لَاتَفْعَلْ بِيْ مَا أَنَا أَھْلُهٗ فَإِنَّكَ أَنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا أَنَا أَھْلُهٗ تُعَذِّبْنِيْ
میرے اللہ میرے ساتھ وہ نا کرنا جس کا میں اہل ہوں۔ اگر تو نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا جس کا میں اہل ہوں تو
وَلَمْ تَظْلِمْنِيْ أَصْبَحْتُ أَتَّقِيْ عَدْلَكَ وَلَا أَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ ھُوَ
تو مجھے عذاب دیگا، لیکن تو مجھ پر ظلم نہیں کریگا، میں تیرے عدل سے ڈرتا ہوں، مجھے تیرے ظلم کا کوئی خوف نہیں
عَدْلٌ لَا يَجُوْرُ ارْحَمْنِيْ ''يَا مَنْ لَا يَخِيْبُ سَائِلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهٗ صَلِّ
اے وہ ذات جو عین عدل ہے اور ظلم نہیں کرتی، مجھ پر رحم فرما، اے وہ ذات جو سوال کرنیوالوں کو مایوس نہیں کرتی اور
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ''
پانے والوں کو محروم نہیں کرتی۔ محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور اپنی رحمت کے صدقے میں مجھے جہنم سے بچالے

حدیث میں ہے کہ جو شخص مال اور رزق میں زیادتی اور وسعت کا خواہاں ہو وہ صفا پر دیر تک کھڑا رہے۔ جب اُترنے لگے تو کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَغُرْبَتِهٖ وَوَحْشَتِهٖ
اے میرے اللہ میں قبر کے عذاب، فتنہ و آزمائش، تنہائی اور خوف، تاریکی، تنگی اور سختی سے
وَظُلْمَتِهٖ وَضِيْقِهٖ وَضَنْكِهٖ۔ اَللّٰھُمَّ أَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ
پناہ مانگتا ہوں اور مجھے اپنے عرش کے سائے میں ڈھانپ لینا۔ جس دن سوائے تیرے
لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ

عرش کے سائے کے کوئی سایہ نہ ہو گا۔

- پھر نیچے آجائے اور احرام کو کمر سے ہٹا کر یہ کہے۔

يَا رَبَّ الْعَفْوِ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ	اے معافی کے پروردگار، اے وہ جس نے معافی کا حکم دیا ہے۔
يَا مَنْ هُوَ اَوْلىٰ بِالْعَفْوِ	اے وہ ذات جو معافی سے بلند ہے۔
يَا مَنْ يُثِيْبُ عَلَى الْعَفْوِ	اے وہ ذات جو معاف کرنے پر ثواب دیتی ہے۔
اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ يَا جَوَّادُ	معاف فرمادے۔ معاف فرمادے اے سخی۔
يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا بَعِيْدُ	اے کریم۔ اے قریب۔ اے بعید۔
اُرْدُدْ عَلىٰ نِعْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ	مجھے اپنی نعمت کی طرف لوٹا دے اور مجھے
بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ	اپنی اطاعت اور رضا میں مشغول فرما۔

مستحب یہ ہے کہ سعی پیدل کریں۔ صفا سے سبز ستونوں تک درمیانی رفتار سے جائیں جس کی نشاندہی سبز ستونوں اور سبز ٹیوب لائیٹوں کی صورت میں کر دی گئی ہے۔ ان کے درمیان ہرولہً مستحب ہے یعنی اُونٹ کی طرح تیز چلیں اور اگر سواری ہو تو اپنی سواری کی رفتار ونسبتاً تیز کر دیں اور وہاں سے مردہ تک پھر درمیانی رفتار سے جائیں۔ پلٹنے کے وقت بھی اسی ترتیب کا لحاظ رکھیں۔ عورتوں کیلئے ہرولہً نہیں ہے۔ درمیانی ستون پر پہنچ کر یہ کہنا مستحب ہے۔

"بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ"
اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ

ے اللہ تو معاف فرما اور رحم فرما اور جو کچھ جانتا ہے اس سے در گزر فرما کیونکہ تو ہی عزت، بزرگی اور کرامت والا ہے۔"تو ہی
"وَاهْدِنِي لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيفٌ فَضْعِفْهُ
مجھے اس کی ہدایت فرما جو بہت مضبوط ہے۔اے میرے اللہ میرے عمل کمزور ہیں تو ان کو میرے لئے کئی گنا کر
لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ"
دے اور مجھ سے قبول فرما۔
"اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِيْ، وَبِكَ، حَوْلِيْ وَ قُوَّتِيْ تَقَبَّلْ مِنِّيْ عَمَلِيْ يَا مَنْ يَقْبَلُ
اے میرے اللہ میں نے تیرے لئے سعی کی۔ تیری وجہ سے میری طاقت ہے تو ہی میرے عمل کو قبول فرما۔اے وہ
عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ"
ذات جو متقین کے عمل کو قبول فرماتی ہے۔

- (سبز ستونوں) سے گزرتے ہی یہ کہیں۔

يَاذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجَوَادِ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا
اے فضل وکرم، احسان و نعمتوں کے مالک میرے گناہوں کو معاف فرما کیونکہ تیرے سوا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ
گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا۔

جب مروہ پر پہنچیں تو مروہ کے اوپر چلے جائیں اور جو کچھ صفا کے ذیل میں ذکر ہوا ہے اس کو بجالائیں اور اس جگہ کی تمام دعاؤں کو جس ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے اسی ترتیب سے پڑھیں۔

اس کے بعد یہ کہیں..........

اللَّهُمَّ يَا مَنْ أَمَرَنَا الْعَفْوَ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَيَا مَنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ
اے میرے اللہ جس نے معافی کا حکم دیا ہے جو معافی کو پسند فرماتا ہے اے وہ جو معاف کرنے پر عطا فرماتا ہے
يَا مَنْ يَعْفُو عَلَى الْعَفْوَ يَارَبَّ الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ
اے وہ جو معاف کر دینے پر معاف کر دیتا ہے۔ اے معافی کے پرورد گار۔ معاف فرما۔ معاف فرما۔

اور رونے کی کوشش کریں۔ اپنے کو گریہ کے لئے آمادہ کریں۔ حالت سعی میں بہت زیادہ دعائیں مانگنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ صِدْقِ النِّيَّةِ فِي
اے میرے اللہ میں تیرے بارے میں ہر حالت میں اچھے گمان اور سچی نیت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ پر
التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ
توکل کرتا ہوں۔"

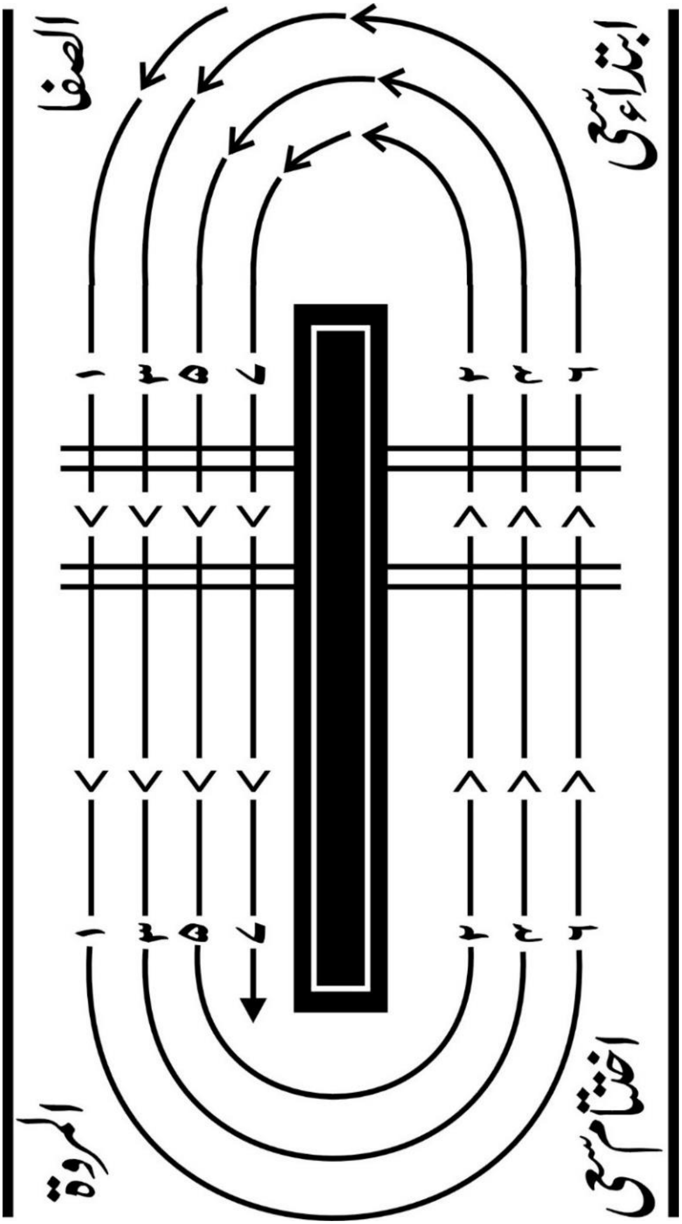
ابتداءِ سعی
الصفا
۱ ۳ ۵ ۷
۲ ۴ ۶
المروۃ
اختتامِ سعی

سعی کی دُعائیں:

پہلے چکر کی دُعا(صفا سے مروہ):

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ
اللہ سب سے بڑا ہے جس طرح بڑا ہونے کا حق ہے اور بہت ہی زیادہ تعریفیں صرف اللہ کیلئے ہیں۔
الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ الْکَرِیْمُ بُکْرَۃً وَّأَصِیْلًا وَّ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْجُدْلَہٗ
عظمت والے اللہ منزہ و پاک ہیں اور رب کریم کے لئے تعریف ہے۔ صبح اور شام اور رات میں اس کو سجدہ کریں
وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ
اور لمبی رات اس کی تسبیح کریں۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔
وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا شَيْءَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ یُحْیِيْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَيٌّ
اپنے بندے کی مدد کی۔ تنہا لشکروں کو شکست دی۔ نہ اس سے پہلے کوئی شے ہے اور نہ اس کے بعد ہے۔
دَائِمًا لَا یَمُوْتُ وَلَا یَفُوْتُ أَبَدًا ا بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَإِلَیْہِ الْمَصِیْرُ وَھُوَ عَلٰی
اور وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور کبھی اسے موت نہیں آئے گی۔ اسکے ہاتھ میں
کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
خیر اور بھلائی ہے اور اسی کی طرف بازگشت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے معاف
إِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنکَ أَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ رَبَّنَا نَجِّنَا مِنَ
فرما اور تو عزت دے اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما کیونکہ تو وہ کچھ جانتا ہے۔ جو ہم نہیں جانتے۔
النَّارِ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ فَرِحِیْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ
بے شک تو ہی اللہ ہے۔ غالب اور عزت والا ہے۔ اے میرے اللہ ہمیں آگ سے نجات دے۔ صحیح و سالم فائدہ

الَّذِيْنَ مَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ
اٹھانے والے خوش ومسرور اپنے نیک بندوں کیساتھ۔ وہ بندے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل فرمایا۔
وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولَٰٓئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ وَكَفٰى
نبیوں میں سے سچوں شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ اور انہی کا بہترین ساتھی ہے۔ یہ اللہ کا فضل وکرم ہے
بِاللهِ عَلِيْمًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ حَقًّا حَقًّا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا إِلٰهَ
اور جاننے والا اللہ ہی کافی ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں۔ سوائے اللہ کے عبادت کے کوئی
إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ
بھی لائق عبادت نہیں۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا
سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کیلئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے
جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ
درمیان طواف کریں۔ پس جنہوں نے خیر کی اطاعت کی بیشک اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
اے معبود رحمت نازل کر محمد ﷺ و آل محمد ﷺ" پر۔

دوسرے چکر کی دُعا (مروہ سے صفا):

اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ
اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں۔ سوائے خدائے
الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ

واحد و یکتا و بے نیاز کے کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے۔ نہ اسکی بیوی ہے اور نہ اولاد نہ اس کی حکومت میں اس کا کوئی
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ
شریک ہے اور نہ ہی اسکی معاونت کیلئے کوئی مدد گار ہے۔ اس کی کبریائی اور بڑائی کو بیان کرو۔ اے اللہ تو نے اپنی نازل
قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ دَعَوْنَاكَ رَبَّنَا
کردہ کتاب میں فرمایا ہے۔ مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔ ہم نے تجھے پکارا ہے اے ہمارے پروردگار ہمیں معاف
فَاغْفِرْ لَنَا كَمَا أَمَرْتَنَا إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
فرما، تونے ہمیں حکم دیا ہے، بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا، اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک ندا دینے والے کو
يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ اَنْ آمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ
ندا دیتے ہوئے سنا ہے جو ایمان کیلئے ندا دے رہا تھا۔ کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے اے
عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ
ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہماری خطاؤں کو معاف فرما اور ہمیں نیک لوگوں کیساتھ شمار فرما، اے ہمارے
وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا
پروردگار جو کچھ تونے اپنے رسولوں کے ذریعے ہمارے ساتھ وعدہ فرمایا ہے اس کو پورا فرما، اور روز قیامت ہمیں رسوانہ فرما، بے

وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا، اے ہمارے پروردگار ہم نے تجھ پر توکل کیا ہے، تیری طرف توجہ معافی کی طرف بازگشت ہے
بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوْفٌ
اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے ہیں ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے ٹیڑھا پن پیدا نہ فرما
الرَّحِيْمُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ
اے ہمارے پروردگار بے شک تو رحم کرنیوالا ہے، اے میرے پروردگار مجھے معاف فرما، اور جو
تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما اسلئے کہ جو کچھ تو جانتا ہے وہ ہم نہیں جانتے تو غلبے والا محترم اللہ ہے، بیشک صفا اور مردہ اللہ کی
شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ
نشانیوں میں سے ہیں، پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کیلئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف
مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
کریں، پس جنہوں نے خیر کی اطاعت کی بیشک اللہ شکر کرنیوالا اور جاننے والا ہے، اے معبود رحمت نازل کر محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر

تیسرے چکر کی دُعا (صفا سے مروہ):

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں، اے ہمارے
وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ
پروردگار ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل فرما، اور ہمیں معاف فرما، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے، میرے اللہ میں تجھ سے
عَاجِلَهُ وَاٰجِلَهُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
جلدی اور تمام خیر کا سوال کرتا ہوں، اور تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں، اے رحم کرنے والوں میں سے
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ
سب سے زیادہ رحم کرنے والے میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے میرے پروردگار معاف فرما، رحم فرما
مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَّلَا
معاف کر دے، اور جو کچھ تو جانتا ہے، اس سے در گزر فرما، کیونکہ ہم وہ نہیں جانتے، کیونکہ تو غلبے اور عزت والا پروردگار
تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
ہے، اے میرے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما، اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما، اور اپنی طرف
الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ
سے رحمت عطا فرما، اے عطا کرنیوالے اے میرے اللہ میرے کانوں اور آنکھوں میں سلامتی عطا فرما، تیرے سوا

أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ
کوئی معبود نہیں، اے میرے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر کی پناہ مانگتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو منزہ ہے بیشک
الظَّالِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ . مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ
میں تجاوز کرنیوالوں میں سے ہوں، اے میرے اللہ میں تجھ سے کفر اور فقر کے بارے میں پناہ مانگتا ہوں، میرے اللہ
بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ
میں تیری خوشنودی کے صدقے میں تیری نافرمانی سے پناہ مانگتا ہوں، اور جو کچھ تیری اطاعت کی ہے اسکے صدقے میں
مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ
تیرے عذاب سے پناہ مانتا ہوں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری بے شمار تعریف کرتا ہوں، جتنی تونے اپنی آپ
حَتّٰى تَرْضٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
تعریف فرمائی ہے، تیرے لئے حمد ہے، اتنی حمد کہ تو راضی ہو جائے بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں
أَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ وَعَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ
پس جو کوئی بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرے تو اس کیلئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کریں، پس جس نے
شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
خیر کی پیروی کی بے شک اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے، اے معبود رحمت نازل کر

محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر

چوتھے چکر کی دُعا (مروہ سے صفا):

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ
اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں
خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا
میرے اللہ میں تجھ سے تیری اس خیر کے بدلے سوال کرتا ہوں، جو تو جانتا ہے، اور اس شر سے تیری
تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے، اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کے شر کو تو جانتا ہے اور
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِيْنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ كَمَا
تجھ سے ان تمام گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں، کیونکہ تو غیب کا علم رکھتا ہے اے
هَدَيْتَنِيْ لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَأَنَا مُسْلِمٌ
بادشاہ حق روشن دلائل والے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، سچے وعدے والے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ
اور امانت دار ہیں، اے اللہ میں تجھ سے اسی طرح سوال کرتا ہوں جس طرح تو نے اسلام کے لئے
اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ
ہدایت کی ہے، اس ہدایت کو مجھ سے میرے مرنے تک نہ چھیننا، اور میں مسلمان ہوں، اے میرے
الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا
اللہ میرے سینے کو کھول دے، میرے کام کو آسان کردے، اور سینے کے وسوسوں سے مجھے بچالے

يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ
اور اس شر سے محفوظ فرما جو رات میں داخل ہوتے ہیں، اور اس شر سے محفوظ فرما جو دن میں داخل ہوتا ہے
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اَللّٰهُ
اس شر سے جو ہواؤں میں ہے، اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ تو پاک و
سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ يَا اَللّٰهُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
پاکیزہ ہے، ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا، اے اللہ ہم نے تیری یاد کا حق ادا نہیں کیا، اسے اللہ
وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ
اے پروردگار معاف فرما، رحم فرما، اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما، کیونکہ ہم وہ نہیں جانتے
أَنْتَ اللّٰهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ
بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو کوئی اللہ کے گھر کا حج یا عمرہ کرے اس
حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ
کیلئے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے اور جو خیر کی پیروی کرے پس اللہ شکر
خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
کرنے والا اور جاننے والا ہے، اے معبود! رحمت نازل کر محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر

پانچویں چکر کی دُعا (صفا سے مروہ):

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ
اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں
حَقَّ شُكْرِكَ يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوْبِنَا
تو منزہ ہے، اور کتنی بلند و بالا شان ہے اے اللہ ہماری طرف سے ایمان کو پسند فرما اور اس کے

ذریعے ہمارے
وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ رَبِّ
دلوں کو مزین فرما اور ہماری طرف سے کفر ونافرمانی اور فسق وفجور کو ناپسند فرما اور ہمیں عقلمندوں میں سے
اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا
قرار دے، اے میرے اللہ معاف فرما، رحم فرما، معاف فرما، اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما
لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اللهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ
کیونکہ وہ ہم نہیں جانتے، اے اللہ تو غلبے والا اور کرامت والا ہے، اے اللہ تو مجھے اس دن کے عذاب سے
تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِيْ
محفوظ فرما جس دن تو لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا، اے میرے اللہ مجھے ہدایت کیساتھ ہدایت فرما اور
الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ
تقویٰ کے ساتھ مجھے پاک فرما، اور آخرت میں مجھے معاف فرما، اور بہتر یہ ہے، اے میرے اللہ تو ہم پر
وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ
اپنی برکتوں، رحمتوں، فضل وکرم اور رزق کے دروازے کھول دے، اے میرے اللہ میں تیری ان نعمتوں کا
لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ أَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ
سوال کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والی ہوں، میرے اللہ میرے دل کو نورانی بنا، میرے کانوں اور آنکھوں کو نورانی
نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ
بنا، میری زبان میں نور پیدا فرما، میرے دائیں بائیں اور اوپر نور قرار دے، اور میرے نفس میں نور قرار دے
فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ
میرے لئے نور کو عظیم قرار دے، اے میرے اللہ میرے سینے کو کشادہ فرما، میرے لئے کام کو آسان فرما
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں
جُنَاحَ عَلَيۡهِ أَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَـاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ
کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے، اور جو خیر کی پیروی کرے، پس اللہ تعالی شکر کرنے والا اور جاننے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
والا ہے، اے معبود! رحمت نازل کر محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر

چھٹے چکر کی دُعا (مروہ سے صفا):

اَللّٰهُ أَكۡبَرُ اَللّٰهُ أَكۡبَرُ اَللّٰهُ أَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ
اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں، سوائے
صَدَقَ وَعۡدَهٗ وَنَصَرَ عَبۡدَهٗ وَهَزَمَ الۡأَحۡزَابَ وَحۡدَهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
اللہ کے کوئی معبود یکتا نہیں، اس نے اپنے وعدے کو سچا کیا، اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا لشکروں کو
وَلَا نَعۡبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكَافِرُوۡنَ اَللّٰهُمَّ
شکست دی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے دین کے مخلص ہیں
إِنِّي أَسۡئَلُكَ الۡهُدٰى وَالتُّقٰى وَالۡعَفَافَ وَالۡغِنٰى اَللّٰهُمَّ لَكَ الۡحَمۡدُ
کافر ناپسند ہی کیوں نہ کریں، اے میرے اللہ میں ہدایت تقویٰ پاکدامنی اور ثروتمندی کا سوال کرتا ہوں، اے
كَالَّذِيۡ تَقُوۡلُ وَخَيۡرًا مِمَّا نَقُوۡلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيۡ أَسۡئَلُكَ رِضَاكَ وَالۡجَنَّةَ
اللہ جس طرح تو نے فرمایا ہے ویسے ہی تیری حمد ہے، اور اس سے بھی بہتر جو تو نے فرمایا ہے، اے میرے اللہ میں
وَأَعُوۡذُبِكَ مِنۡ سَخَطِكَ وَالنَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيۡ إِلَيۡهَا مَا مِنۡ قَوۡلٍ أَوۡ

تیری خوشنودی اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیری نافرمانی اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز سے جو قول و
فِعْلٍ أَوْعَمَلٍ اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْنَا وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَفِيْ
فعل اور عمل کے ذریعے مجھے جہنم کے قریب کرے، اے میرے اللہ تو نے اپنے نور سے ہمیں ہدایت فرمائی، اپنے
كَنَفِكَ وَاِنْعَامِكَ وَعَطَائِكَ وَاِحْسَانِكَ أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا أَنْتَ
فضل و کرم سے مستغنی فرمایا، اور تیرے کرم تیری عطا اور تیرے احسان میں ہم نے صبح و شام کی، تو ایسا پہلا ہے
اَلْأَوَّلُ فَلَا قَبْلُكَ شَيْءٌ وَّالْاٰخِرُ فَلَا بَعْدُكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَا
کہ جس سے پہلے کوئی شے نہیں، اور تو وہ آخری ہے جس کے بعد کوئی شے نہیں، تیرے اوپر کوئی شے نہیں، تیرے
شَيْءَ وَفَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءٍ دُوْنَكَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْأَفْلَاسِ
بغیر کوئی شے اور باطن نہیں، ہم تیری پناہ مانگتے ہیں مفلسی سے سستی سے عذاب قبر سے اور دولتمندی کے فتنے سے اور
وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْغِنٰى وَنَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ رَبِّ
جنت کیلئے کامیابی کا سوال کرتے ہیں، اے پروردگار معاف فرما اور رحم فرما، اور معاف فرما اور کرم فرما، اور جو کچھ
اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَا
تیرے علم میں ہے، اس سے درگزر فرما، کیونکہ ہم وہ کچھ نہیں جانتے، بیشک تو غالب اور عزت والا اللہ ہے، بے

نَعۡلَمُ اِنَّكَ اَنۡتَ اللهُ الۡاَعَزُّ الۡاَكۡرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَائِرِ
شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ بجالائے اس کیلئے کوئی حرج نہیں
اللهِ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنۡ
کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے، اور جو بھلائی کی پیروی کرے پس بیشک اللہ تعالی شکر کرنے والا اور
تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَاِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
جاننے والا ہے، اے معبود رحمت نازل کر محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر

ساتویں چکر کی دُعا (صفا سے مروہ):

اَللهُ اَكۡبَرُ اَللهُ اَكۡبَرُ اَللهُ اَكۡبَرُ كَبِيۡرًا وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبۡ
اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور بہت زیادہ تعریفیں صرف اللہ ہی کیلئے ہیں، اے
اِلَيَّ الۡاِيۡمَانَ وَزَيِّنۡهُ فِيۡ قَلۡبِيۡ وَكَرِّهۡ اِلَيَّ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ
اللہ میری طرف سے ایمان کو پسند فرما، اور اسکے ذریعے میرے دل کو زینت عطا فرما، اور میری طرف سے کفر، فسق وفجور اور
وَاجۡعَلۡنِيۡ مِنَ الرَّاشِدِيۡنَ رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاعۡفُ وَتَكَرَّمۡ وَتَجَاوَزۡ
نافرمانی کو ناپسند فرما اور مجھے ہدایت پانیوالوں میں سے قرار دے اے میرے پروردگار معاف فرما اور رحم فرما اور معاف فرما اور
عَمَّا تَعۡلَمُ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا لَا نَعۡلَمُ اِنَّكَ اَنۡتَ اللهُ الۡاَعَزُّ الۡاَكۡرَمُ اَللّٰهُمَّ
عزت عطا فرما، اور جو کچھ تیرے علم میں ہے اس سے درگزر فرما، کیونکہ تو وہ کچھ جانتا ہے جو ہم

نہیں جانتے، بے شک تو اللہ
اخْتِمْ بِالْخَيْرَاتِ أَجَالَنَا وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ آمَالَنَا وَسَهِّلْ لِبُلُوْغِ رِضَاكَ
غالب عزت والا ہے، اے میرے اللہ ہمارے انجام کو بالخیر قرار دے اور اپنے فضل وکرم سے ہماری تمناؤں کو پورا فرما، اور
سُبُلَنَا وَحَسِّنْ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ أَعْمَالَنَا يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰي يَا مُنْجِيَ
ہمارے لئے اپنی خوشنودی کے راستوں کو آسان فرما، اور ہر حالت میں ہمارے اعمال کو حسین بنا، اے غرق ہونیوالے کو
الْهَلْكٰي يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا قَدِيْمَ الْإِحْسَانُ
بچانے والے ہلاک ہونیوالے کو نجات دلانے والے اے ہر راز کے گواہ، ہر شکایت کی آخری منزل، اے ہمیشہ سے
يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا مَنْ لَّا غَنِيَّ بِشَيْءٍ عَنْهُ وَلَا بُدَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ يَا
احسان کرنے والے اور ہمیشہ کیلئے نیکی کرنیوالے اے وہ جس سے کوئی شے، بے نیاز نہیں اور ہر شے کیلئے تو ضروری ہے، اے
مَنْ رِزْقُ كُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِ وَمَصِيْرُ كُلِّ شَيْءٍ إِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ
وہ ہر شے کا رزق جسکے ذمہ ہے، اور ہر شے کو رزق دیتا جس کیلئے ضروری ہے اور ہر شے کی بازگشت اسی کی طرف ہے، اے
مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَالْحِقْنَا
میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جو تونے ہمیں عطا فرمائی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو تونے ہم
بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ رَبِّ أَتْمِمْ

سے روک لی ہے اسے اللہ ہمیں حالت اسلام میں موت دینا اور نیک لوگوں کیساتھ ملحق کرنا نہ کہ ذلیل وخوار اور فتنہ وفساد کا شکار
بِالْخَيْرِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ
ہونے والوں کے ساتھ، اے پروردگار آسان فرما اور مشکل نہ فرما اور خیر کیساتھ تمام فرما، بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ
میں سے ہیں، پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کیلئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے
عَلِيمٌ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
جو خیر کی پیروی کرے گا۔ پس اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل فرما محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر

تقصیر کے احکام:

حکم نمبر ۱:

عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع بجالانے والے پر سعی کے بعد تقصیر کرنا یعنی تھوڑے سے ناخن کاٹنا یا سر یا مونچھ یا داڑھی کے کچھ بال کٹوانا واجب ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ناخن کے ساتھ کچھ مقدار بال بھی ضرور کاٹیں اور تقصیر کی نیت سے پورا سر منڈوانا نہ صرف کافی نہیں بلکہ منڈوانا حرام ہے۔ تقصیر قصد قربت خدا سے ادا کی جائے۔ ریاکاری کی صورت میں عمرہ باطل ہو جائے گا البتہ اس کا تدارک کرے تو باطل نہیں ہو گا۔

حکم نمبر ۲:

اگر کوئی احرام حج تک عمداً تقصیر چھوڑ دے تو بنابر اقوی حج باطل ہے۔ بظاہر اس کا حج، حج افراد ہو گا اور احتیاط واجب ہے کہ حج افراد کو پورا کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور آئندہ سال حج کا اعادہ کرے۔

حکم نمبر ۳:

عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے۔ سر منڈوانے کے علاوہ تقصیر کے بعد محرم پر سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بیوی کے ساتھ ہمبستری بھی جائز ہو جاتی ہے۔

حج تمتع کا حج افراد میں بدل جانا:

درج ذیل صورتوں میں حج تمتع، حج افراد میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

حکم نمبر ۱:

- عمرہ تمتع کا احرام باندھنے والے شخص کو کسی عذر کی وجہ سے مکہ پہنچنے میں اتنی تاخیر ہو جائے کہ عمرہ بجالانے کی صورت میں وقوف عرفات کا وقت نکل جانے کا خطرہ ہو۔
- اگر کوئی عورت احرام باندھ کر مکہ جائے اور حیض و نفاس کی وجہ سے وقوف عرفات کے وقت تک طواف نہ کر سکے اور بصورت انتظار وقوف عرفات کو حاصل نہ کر سکے۔
- اگر کوئی معذور شخص بغیر احرام کے مکہ پہنچے اور وقت تنگ ہو تو مکہ میں ہی حج افراد کیلئے احرام باندھ لے۔
- ان صورتوں میں حج افراد کا احرام باندھ کر حج افراد کے اعمال بجالائے جائیں اور حج افراد

کے بعد عمرہ مفردہ بجالانا چاہیے۔ ان کا حج صحیح اور حجتہ الاسلام کی جگہ کافی ہو گا۔

حکم نمبر ۲:

اگر جان بوجھ کر بلاوجہ احرام نہ باندھے اور عمرہ باطل کرلے اور عمرہ تمتع کا وقت نہ رہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ حج افراد کر کے عمرہ مفروہ بجالائے اور آئندہ سال حج کا اعادہ کرے۔ یہی حکم اس شخص کیلئے بھی ہے جو واجب حج کیلئے احرام باندھ کر عمداتاخیر کرے۔

حکم نمبر ۳:

حج تمتع والے حاجی کو احرام باندھتے وقت علم ہو جائے کہ وقوف عرفات کے وقت تک پہنچنا مشکل ہے تو ابتدا اسے ہی حج افراد کیلئے احرام باندھے اور حج افراد کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے۔

حکم نمبر ۴:

مکہ میں موجود شخص عمرہ تمتع کرنا چاہے اور کسی وجہ سے میقات تک نہ جاسکے تو اس کیلئے حرم سے باہر اور ادنی الحل سے احرام باندھنا کافی ہے۔

حکم نمبر ۵:

عمرہ تمتع کے بعد اور حج تمتع سے پہلے عمرہ مفردہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس صورت میں عمرہ مفردہ کی صحت میں اشکال ہے۔ البتہ عمرہ تمتع اور حج تمتع میں کوئی خرابی لازم نہیں ہو گی۔

- حج افراد بجالانے والے پر قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب نہیں۔

حج تمتع کے اعمال:

حکم نمبر ا:

عمرہ تمتع بجالانے کے بعد ہر مکلف پر حج تمتع کی ادائیگی کے لئے سب سے پہلے مکہ معظمہ اور بہتر یہ ہے کہ بیت اللہ سے احرام باندھنا واجب ہے کیونکہ حج تمتع کی احرام کے لئے جدید و قدیم پورا شہر مکہ مکرمہ میقات ہے اگرچہ اور بہتر یہ ہے کہ بیت اللہ سے احرام باندھنا واجب ہے۔ احرام کے تمام واجبات بیان ہو چکے ہیں۔ کیا حج کیلئے احرام صرف قدیم مکہ مکرمہ میں باندھا جا سکتا ہے یا موجودہ مکہ مکرمہ کے سارے نقاط سے؟ اس بارے مختلف مراجع کی آراء درج ذیل ہیں۔

تمام موجودہ مکہ مکرمہ شہر کے کسی مقام سے احرام حج باندھنا جائز ہے۔ (آقای فاضل)

تمام مکہ مکرمہ سے جائز لیکن افضل مسجد الحرام میں حجر اسماعیل علیہ اسلام سے ہے۔ (آقای صادق شیرازی، آیت اللہ سیستانی)

موجودہ مکہ مکرمہ کے تمام نقاط سے حج کا احرام باندھا جاسکتا ہے لیکن احتیاط ہے کہ قدیم مکہ مکرمہ کے اندر سے باندھا جائے اور افضل یہ ہے کہ مسجد الحرام کے اندر سے احرام باندھا جائے۔ (آقای خامنہ ای)

جو شخص عمرہ مفردہ کا احرام مسجد تنعیم مسجد عمرہ سے باندھ کر محرم ہو اس کے لیے دن ہو یا رات چھت والی سواری میں سفر کرنا جائز ہے اور کفارہ نہیں کیونکہ یہ مسجد اب مکہ مکرمہ کا حصہ بن چکی ہے۔ (آقای صادق شیرازی)

حکم نمبر ۲:

حج تمتع کا احرام باندھنے کا مقام و وقت وسیع ہے۔ تاہم ترویہ کے دن یعنی آٹھویں ذی

الحجہ کو مقام ابراہیم علیہ اسلام یا حجر اسماعیل علیہ اسلام سے باندھنا مستحب ہے۔

حکم نمبر ۳:

بنا پر احتیاط واجب عمرہ تمتع سے فارغ ہو جانیوالے شخص کو بلا ضرورت مکہ مکرمہ سے باہر نہیں جانا چاہیے۔ اگر باہر جانے کی کوئی ضرورت پیش آجائے تو بنا بر احتیاط واجب احرام حج باندھ کر باہر نکلے اور اسی احرام میں اعمال حج بجالانے چاہئیں۔

حکم نمبر ۴:

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عرفہ و مشعر میں وقوف کے چھوٹ جانے تک احرام نہ باندھے تو اس کا حج باطل ہو گا۔

وقوف عرفات تک احرام حج کے مستحبات:

احرام عمرہ کی مستحب چیزیں احرام حج میں بھی مستحب ہیں۔ جب حاجی احرام باندھ کر مکہ سے باہر آئے تو جونہی اوپر سے وادی ابطح دکھائی دینے لگے تو باآواز بلند لبیک کہے۔

- جب منٰی جانے لگے تو یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ أَرْجُو وَإِيَّاكَ أَدْعُو فَبَلِّغْنِي أَمَلِي وَأَصْلِحْ لِي عَمَلِي
اے میرے اللہ میں تجھ سے اُمید رکھتا ہوں تجھی سے پناہ مانگتا ہوں، مجھے میری اُمید تک پہنچا دے اور میرے عمل کی اصلاح فرمادے

اور سکون واطمینان کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے جائے۔

- جب منٰی پہنچے تو یہ کہے۔

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَقْدَمَنِيْهَا صَالِحًا فِيْ عَافِيَةٍ وَبَلَّغَنِيْ هٰذَا الْمَكَانَ ''
سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے آگے بڑھایا اور عافیت کیساتھ مجھے صلاحیت دی اور اس مکان تک مجھے پہنچایا

- اس کے بعد یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنٰى وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاسْئَلُكَ
اے میرے اللہ یہ منیٰ ہے اور یہی وہ مقام ہے جسکی وجہ سے تو نے ہم پر مناسک کے ذریعے احسان فرمایا، میں تجھ سے یہی سوال کرتا ہوں
أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَنْبِيَآئِكَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ
کہ مجھ پر بھی اسی طرح احسان فرما جس طرح تو نے اپنے نبیوں پر احسان فرمایا کیونکہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے قبضے میں ہوں

عرفہ کی رات منیٰ میں گزارنا اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہنا سنت ہے۔ ساری عبادتیں خصوصاً نمازوں کا مسجد خیف میں بجالانا بہتر ہے۔ صبح کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھ کر عرفات کیلئے روانہ ہونا اور فجر کے بعد جانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن سنت یہ ہے کہ طلوع آفتاب پہلے وادی محسر سے نہ گزرے۔ نیز صبح سے پہلے روانہ ہونا مکروہ ہے۔

- عرفات کا رُخ کرے تو یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ قَصَدْتُ وَإِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ أَرَدْتُ اسْئَلُكَ
اے میرے اللہ میں نے تیری طرف ارادہ کیا ہے، تجھی پر اعتماد کیا ہے اور تیری ذات کا ہی ارادہ کیا ہے تجھ سے
أَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ رِحْلَتِيْ وَأَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ وَأَنْ تَجْعَلَنِيْ
سوال کرتا ہوں کہ میرے سفر کو بابرکت بنا، میری حاجت کو پوری فرما اور مجھے ان میں سے قرار

دے جو روزِ قیامت
مِمَّنْ تُبَاهِيَ بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنِّيْ
فخر سے یہ کہیں کہ وہ کون ہے جو مجھ سے افضل ہو۔

وقوف عرفات کے احکام:

حکم نمبر ۱:

میدان عرفات کی حدود عرنہ، توبہ، اور نمرہ کے میدان سے ذی المجاز تک اور مازین کے آخر موقف (وقوف) کی جگہ تک ہے البتہ یہ خود حدود عرفات ہیں اور وقوف کی جگہ سے خارج ہیں۔ عرفات میں وقوف کرنا واجب ہے۔ وقوف سے مراد عرفات میں نیت قربت خدا کے ساتھ جس طرح بھی ہو سکے زوال سے غروب تک رہنے کا نام ہے البتہ اگر کوئی شخص وقوف کے پورے عرصہ میں بے ہوش رہے یا سوتا رہے تو اس کا وقوف باطل ہو گا۔ وقوف عرفات کی یوں نیت کریں وقوف عرفات بجالاتا (لاتی) ہوں حج تمتع کا حجتہ الاسلام کیلئے واجب قربتہ الی اللہ۔ حج افراد یا حج قِران والے اپنے فریضہ کے مطابق نیت کریں۔

حکم نمبر ۲:

بنا پر احتیاط واجب نویں ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے غروب شرعی تک عرفات میں رہنا ضروری ہے۔ تاخیر کر کے عصر کے وقت آکر وقوف کرنا جائز نہیں۔

حکم نمبر ۳:

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر "وقوف رکنی" کو چھوڑ دے یعنی ظہر سے مغرب کے درمیان

کسی وقت بھی عرفات میں حاضر نہ رہے تو اس کا حج باطل ہو گا اور ان کیلئے اضطراری وقوف شب عید کرنا کافی نہ ہو گا۔

حکم نمبر ۴:

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر غروب شرعی سے پہلے عرفات سے نکل کر پشیمان ہو کر یا پشیمان ہوئے بغیر واپس آجائے اور غروب تک بہ نیت قربت وقوف کرے بناء بر اقویٰ اسکے ذمہ کچھ نہ ہو گا ورنہ ایک اونٹ کا کفارہ واجب ہو گا جو عید کے دن منیٰ قربان گاہ ذبح کرو اور اگر اونٹ کی قربانی کسی بھی مقام پر ممکن نہ ہو تو گھر آ کر پے در پے اٹھارہ روزے رکھے۔ (آیت اللہ سیستانی)

حکم نمبر ۵:

اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی بناء پر نویں ذی الحجہ کو غروب شرعی تک عرفات میں وقوف نہ کر سکے تو اس کیلئے شب عید تھوڑی دیر کیلئے وقوف اضطراری کر لینا کافی ہے۔ اگر شب عید جان بوجھ کر وقوف اضطراری نہیں کرے گا تو حج باطل ہو جائے گا۔ چاہے مشعر میں وقوف کر بھی لے۔

حکم نمبر ٦:

اگر سنی قاضی پہلی چاند کی تاریخ کے ثبوت کا اعلان کر دے اور شیعوں کے نزدیک پہلی ثابت نہ ہو اور تقیہ کا مورد بھی نہ ہو تو شیعہ حضرات اپنی تحقیق سے ثابت شدہ تاریخوں کے مطابق اعمال حج بجالائیں گے۔ تقیہ کی صورت میں سنی قاضی کے حکم کے مطابق عمل کریں گے۔ لیکن دوران اعمال حج جس مرحلہ پر بھی مورد تقیہ ختم ہو جائے "شیعہ حضرات اپنی تحقیق کے مطابق اعمال بجالائیں اور تقیہ کی صورت میں کئے جانے والے اعمال حجۃ الاسلام کیلئے کافی ہوں گے۔

- اگر سنی قاضی کے نزدیک روز عرفہ کا اعلان کر دیا جائے تو اظہر یہ ہے وہی روز عرفہ ہے خواہ شیعہ کے نزدیک ثابت نہ ہو۔ لیکن اگر اختلاف میں کوئی حرج نہ ہو تو مستحب ہے کہ وقوف عرفہ کا اعادہ کیا جائے۔(آقای روحانی)
- ایسے مسافر کے لئے جس کا حکم یہ ہے کہ اس کو پوری نماز پڑھنے اور قصر کرنے کے درمیان اختیار ہے، کیا یہ احکام صرف مسجد الحرام یا مسجد النبیؐ تک محدود ہے یا تمام شہر مکہ اور مدینہ اس میں شامل ہیں اور کیا اس سلسلے میں جدید اور قدیم محلوں کے درمیان کوئی فرق ہے؟
- قصر اور پوری نماز میں کے درمیان تخییر کا حکم مکہ اور مدینہ کے سارے شہر کے لئے جاری ہے اور ظاہر احکم اطلاق دونوں شہروں کے عنوان پر ہے اور قدیم اور جدید محلوں میں کوئی فرق نہیں لیکن اس مسئلے میں احوط یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کے قدیم حدود بلکہ مسجد الحرام اور مسجد النبی ﷺ پر ہی اکتفا کیا جائے۔(آقای خامنہ ای)
- رہے وہ افراد جنہوں نے مکہ مکرمہ دس دن قیام کا قصد کیا ہے ان کا عرفات مشعر اور منی میں مکہ واپس ہونے کے بعد کیا فریضہ ہے؟
- دس روز قیام کے قصد کی صورت میں اگر یہ قصد صحیح ہے اور اقامت کا حکم تحقق پاتا ہے تو ان کی نماز پوری ہو گی۔(آقای خامنہ ای)

مسجد الحرام میں نماز جماعت کا دائرہ کی صورت میں منعقد ہونا کافی ہے؟

کافی ہے۔(آقای خامنہ ای)

وقوف عرفات کے مستحبات:

- حالت وقوف میں باطہارت رہنا۔

- غسل کرنا۔ ظہر کے قریب غسل کرنا بہتر ہے۔
- حواس باختہ ہونے کے اسباب سے دُور رہنا تاکہ ساری توجہ بار گاہِ احدیت کی طرف رہے۔
- وقوف اس حصے میں کرنا جو مکہ سے آنیوالے قافلے کے اعتبار سے پہاڑ کے بائیں طرف ہو۔
- "جبل الرحمہ" پہاڑ کے دامن اور ہموار زمین پر وقوف کرنا۔ پہاڑ کے اوپر جانا مکروہ ہے۔
- ظہرین کی نماز کو اول وقت میں ایک اذان اور دو اقامت سے بجالانا۔
- حضور قلب کیساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تہلیل و تقدیس الٰہی اور اس کی حمد و ثنا کرنا۔

اس کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھنا اور جو چاہے دُعا کرنا پھر اللہ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگنا اور یہ دُعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ
اے تمام مشاعر کے پروردگار جہنم سے میری گردن آزاد فرما.
رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَ ادْرَاٴْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
میرے رزق میں وسعت عطا فرما اور مجھ سے جنوں اور انسانوں کے شر کو دور فرما۔
اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِيْ وَلَا تَخْدَعْنِيْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِيْ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ
اے میرے اللہ مجھ سے نہ تو فریب ہونے دے اور نہ ہی کسی دھوکہ اور فریب سے دوچار فرما۔ سننے والوں میں سے سب زیادہ
وَيَا أَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ أَسْئَلُكَ
سننے والے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ دیکھنے والے اور بہت جلد حساب لینے والے، اے رحم کرنے والوں میں سے
أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَ كَذَا

سب سے زیادہ رحم کرنے والے میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم و آل محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر رحمت نازل فرما۔

کذا و کذا کی جگہ پر اپنی حاجتیں بیان کرے۔

- پھر ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر یہ کہیں:

''اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيْ إِلَيْكَ الَّتِيْ إِنْ أَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَنِيْ وَإِنْ
میرے اللہ میری حاجت تیری طرف ہے، اگر تو مجھے عطا فرمادے تو وہ مجھے نقصان نہیں پہنچائے گی، جس کو تو مجھ
مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا أَعْطَيْتَنِيْ''
سے روک لیے وہ مجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی، جو تو نے مجھے عطا فرمائی۔
أَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ نَاصِيَتِيْ
میں تجھ سے اپنی گردن کی جہنم سے آزادی کا سوال کرتا ہوں، اے میرے اللہ میں تیرا بندہ ہوں۔
بِيَدِكَ وَاَجَلِيْ بِعِلْمِكَ أَسْئَلُكَ أَنْ تُوَفِّقَنِيْ لِمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ
میری جان تیرے قبضہ میں ہے، میری موت کا تجھے علم ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ
وَأَنْ تُسَلِّمَ مِنِّيْ مَنَاسِكِيَ الَّتِيْ اَرَيْتَهَا خَلِيْلَكَ إِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ
مجھے اس چیز کی توفیق دے جس پر تو راضی ہو، اور میرے مناسک کو صحیح قرار دے، وہ مناسک جو تو نے اپنے خلیل
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَدَلَلْتَ عَلَيْهَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ . اَللّٰهُمَّ
ابراہیم کو دکھائے، اور تو نے حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو ان کی رہنمائی فرمائی، میرے اللہ مجھے ان میں سے
اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ عُمْرَهٗ وَأَحْيَيْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ
قرار دے جن کے عمل پر تو راضی ہو۔ جس کی عمر طولانی فرمائے اور موت کے بعد اسے زندہ کرے۔

۸ اس دُعا کا پڑھنا۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے حکومت ہے، اسی کے لئے
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
سب تعریفیں ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ خود زندہ ہے اور اسے موت نہیں، اس کے ہاتھ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ
میں بھلائی ہے، اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اے میرے اللہ تیرے لئے ہی سب تعریفیں ہیں، جس
الْقَائِلُونَ. اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَلَكَ
طرح تو نے فرمایا ہے بلکہ اس سے بہتر تعریف جو ہم کرتے ہیں، بلکہ تیری تعریف کرنے والوں کی
تُرَاثِي وَبِكَ حَوْلِي وَمِنْكَ قُوَّتِي. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ
تعریف سے بھی بلند تعریف، اے میرے اللہ میری نماز میرے اعمال میری زندگی میری موت تیرے لئے
مِنْ وَسَاوِسِ الصُّدُوْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْأَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ
ہے، میری میراث تیرے لئے ہے، تیری وجہ سے میری طاقت اور قوت ہے، اے میرے اللہ میں
إِنِّي أَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا يَجِيْ بِهِ الرِّيَاحُ
فقر، سینوں کے وسوسوں، حوادث اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں، میرے اللہ میں اچھی ہواؤں کا
وَأَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا
سوال کرتا ہوں، اور اس شر سے پناہ مانگتا ہوں، میرے اللہ میرے دل میں نورانیت پیدا فرما، میرے کانوں اور
وَفِي سَمْعِي وَبَصَرِي نُوْرًا وَفِي لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَعُرُوْقِي
آنکھوں کو نور عطا فرما، میرے گوشت، خون، ہڈیاں، رگوں، میری نشست و برخاست، میرے داخل
وَمَقْعَدِي وَمَقَامِي وَمَدْخَلِي وَمَخْرَجِي نُوْرًا وَأَعْظِمْ لِي نُوْرًا يَارَبِّ
ہونے اور نکلنے کے مقامات کو نور عطا فرما، اور میرے اللہ میرے لئے نور کو عظیم بنا، اس دن کے لئے
يَوْمَ أَلْقَاكَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

جس دن تجھ سے ملاقات ہوگی، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

اس دن صدقات اور خیرات دینے میں کوتاہی نہ کریں، کنجوسی اور بخالت کا مظاہرہ نہ کریں۔ اپنے مرحوم عزیز و اقارب کے ثواب کیلئے بھی صدقہ و خیرات کریں۔ کیونکہ سفر حج میں استعمال کئے جانے والے مال کا نہ صرف خدا حساب و کتاب نہیں لے گا بلکہ کئی گنا ثواب و اَجر بھی عطا فرمائے گا۔

۹ کعبہ کی طرف رخ کرکے ان اذکار کا پڑھنا۔

سُبْحَانَ اللهِ "اللہ پاک و پاکیزہ ہے" سو مرتبہ

اَللهُ اَكْبَرُ "اللہ سب سے بڑا ہے" سو مرتبہ

مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ
جو اللہ چاہے سوائے اللہ کے کوئی طاقت نہیں۔
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
میں گواہی دیتاہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کیلئے حکومت ہے
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
اس کیلئے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے، اور مارتا ہے، اور مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے، اور اسے موت نہیں، اس کے
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سو مرتبہ)
ہاتھ میں بھلائی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے۔

۱۰ اس کے بعد سورۂ بقرہ کی ابتدائی دس آیتوں کا پڑھنا پھر تین مرتبہ سورۂ توحید

۱۱ اور پوری آیت الکرسی پڑھ کر ان آیات کا پڑھنا۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
بے شک تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا، پھر عرش
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
کی طرف متوجہ ہوا، رات کی تاریکی سے دن کی روشنی کو نکالتا ہے، سورج چاند اور ستارے اس کے
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
حکم کے سامنے سرنگوں ہیں، وہی پیدا فرماتا ہے اور اس کے لئے حکم ہے، بابرکت ہے اللہ جو عالمین کا
الْعٰلَمِيْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَلَا
پروردگار ہے، اپنے پروردگار سے گریہ وزاری کے ساتھ اور خفیہ طور پر طلب کرو، وہ زیادتی کرنے
تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ
والوں کو پسند نہیں فرماتا، زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، اللہ کو خوف ورجاء کے ساتھ پکارو
اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ
بے شک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔

۱۲ پھر سورۃ فلق اور سورۃ ناس کو پڑھ کر اللہ کی جتنی نعمتیں یاد ہوں ایک ایک کا تذکرہ کر کے اللہ کی حمد وثنا کرنا۔ اسی طرح اہل وعیال مال وثروت اور دوسری تمام چیزیں جو اللہ نے عطا کی ہیں۔ ان کو یاد کر کے حمد کرنا اور یہ کہنا۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَائِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى بِعَدَدٍ وَّلَا تُكَافَا بِعَمَلٍ
اے اللہ تیری ہی تعریف ہے، تیری ان نعمتوں پر جو تعداد کے لحاظ سے شمار نہیں کی جاسکتیں اور نہ عمل کے ساتھ ان کا بدلہ دیا جاسکتا ہے

۱۳ پھر قرآن کی وہ آیتیں پڑھ کر حمد خدا بجالانا جن میں باری اقدس کی حمد کی گئی ہے۔ جن

آیات میں اس کی تسبیح کی گئی ہے۔ ان آیات میں اس کی تسبیح کرنا اور جن آیات میں اس کی بڑائی بیان کی گئی ہے۔ ان سے اس کی بزرگی اور بڑائی بیان کرنا تہلیل والی آیتوں سے اس کی تہلیل کرنا۔ نیز محمد ﷺ وآل محمد ﷺ پر بہت زیادہ درود بھیجنا اور جو اسمائے خدا قرآن میں موجود ہیں ان سے خدا کو پکارنا اور اللہ کے جتنے نام یاد ہوں ان کے ذریعہ خدا کو یاد کرنا اور سورہ حشر کے آخر میں جو اسمائے حسنیٰ مذکور ہیں۔ وہ نام لے کر اللہ کو پکارنا مستحب ہے۔ وہ اسمائے حسنیٰ یہ ہیں۔

''هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَالَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ
وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے وہی بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی حقیقی بادشاہ جو پاک ذات ہر عیب سے بری
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِیءُ الْمُصَوِّرُ''
امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا جو مشرکین کہتے ہیں اس سے پاک وپاکیزہ ہے جو تمام چیزوں کا خالق، موجد صورتوں کا بنانے والا ہے اُسی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط
اسی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں۔

۱۴ اور ستر مرتبہ یہ کہنا۔

أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں

۱۵ نیز ستر مرتبہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ'' کہنا مستحب ہے۔

''میں اپنے پروردگار اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں''

١٦ پھر اس دعا کو پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ فُکَّنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَ
اے میرے اللہ میری گردن کو جہنم سے آزاد فرما۔ میرے لئے حلال پاک وپاکیزہ
اَدْرَاَعَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
رزق کو زیادہ فرما اور مجھ سے جنوں انسانوں اور عرب وعجم کے فاسقوں کے شر کو دور فرما۔

١٧ غروب آفتاب کے وقت یہ دُعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاُمُوْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا
اے میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقر سے معاملات کے منتشر ہونے سے اور اس شر سے جو رات اور دن کے
يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَمْسٰى ظُلْمِيْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى خَوْفِيْ
ساتھ جنم لیتے ہیں، میرے گناہ کو اپنی معافی کی پناہ عطا فرما، میرے خوف کو اپنے امان کی پناہ عطا فرما، میرے
مُسْتَجِيْرًا بِأَمَانِكَ وَأَمْسٰى ذُنُوْبِيْ مُسْتَجِيْرَةً بِمَغْفِرَتِكَ وَأَمْسٰى
گناہوں کو اپنی بخشش کی پناہ عطا فرما، میری ذلت کو اپنی عزت کی پناہ عطا فرما، میرے فنا ہونیوالے چہرے کو
ذُلِّيْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزِّكَ وَأَمْسٰى وَجْهِيَ الْفَانِيْ الْبَالِيْ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ
اپنے باقی رہنے والے چہرے کی پناہ عطا فرما، اے وہ بہترین جس سے سوال کیا جائے، اے عطا کرنے والوں
الْبَاقِيْ يَاخَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَاأَجْوَدَ مَنْ أَعْطٰى جَلِّلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ
میں سے سب سے زیادہ عطا کرنے والے، مجھے بزرگی عطا فرما، اپنی رحمت کے
وَالْبِسْنِيْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ
صدقہ میں مجھے عافیت کا لباس پہنا اور مجھ سے اپنی ساری مخلوق کے شر کو دور فرما

١٨ اس مقدس دن کے سلسلے میں بہت سی دُعا میں وارد ہوئی ہیں جتنا ممکن ہو پڑھنا مناسب

ہے اور اس دن دعائے عرفہ سیّد الشہداء حضرت امام حسین علیہ اسلام اور صحیفہ کاملہ میں موجود

دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ اسلام کا پڑھنا بہت بہتر ہے۔

ضرور پڑھیں۔

۱۹غروب آفتاب کے وقت حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام کی دُعا پڑھ کر عرفات سے کوچ کرنا۔

۲۰زیارت حضرت امام حسین علیہ اسلام پڑھنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

وقوف مشعر الحرام:

- روز عید دس ذی الحجہ طلوع فجر صادق سے طلوع آفتاب تک مشعر الحرام میں وقوف کرنا واجب ہے۔
- مشعر الحرام میں وقوف کی نیت کرنا واجب ہے۔ اور احتیاط واجب یہ ہے کہ شب عید عرفات سے کوچ کرنے کے بعد سے لے کر طلوع آفتاب تک بہ نیت خالص مشعر الحرام میں گزاریں اور قصد وقوف طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کریں۔
- مستحب ہے طلوع آفتاب سے پہلے مشعر الحرام سے کوچ کریں لیکن وادی محسرّ سے آگے نہ جائیں۔
- اگر کوئی طلوع آفتاب سے پہلے وادیٔ محسرّ کو عبور کر گیا تو گناہ گار تو ضرور ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہو گا۔
- مستحب یہ ہے کہ ایسے وقت میں مشعر سے کوچ کریں کہ طلوع آفتاب سے پہلے وادی محسر میں داخل نہ ہونے پائیں۔
- مشعر الحرام میں وقوف ارکان حج میں سے ہے اور اتنی مقدار وقوف کرنا واجب ہے جس پر

وقوف کا اطلاق ہو سکے اگر چہ وہ ایک منٹ ہی کیوں نہ ہو، لہذا اگر کوئی جان بوجھ کر طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وقوف کو ترک کر دے تو اس تفصیل کے مطابق جو بعد میں ذکر کی جائے گی اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

- عید کی رات تھوڑی دیر وقوف کرنے کے بعد درج ذیل افراد کیلئے مشعر سے کوچ کرنا جائز ہے۔
  - وہ افراد جو طاقت نہیں رکھتے۔ جیسے عورتیں، بچے اور بوڑھے مرد۔
  - وہ افراد جو کسی عذر کی وجہ سے وہاں زیادہ دیر تک رک نہیں سکتے۔ جیسے خوف یا بیماری وغیرہ۔
  - جو افراد لوگوں کی رہنمائی اور حفاظت یا تیمار داری پر مامور ہیں بنابر احتیاط نصف شب سے پہلے مشعر الحرام سے کوچ نہ کیا جائے۔

ان صورتوں میں مندرجہ بالا افراد پر طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وقوف واجب نہیں۔

حکم نمبر ا:

جو کوئی بغیر عذر کے طلوع فجر سے پہلے مشعر سے خارج ہو جائے اور طلوع آفتاب تک واپس لوٹ کر نہ آئے البتہ وقوف عرفات کو ترک نہ کیا ہوا اور شب عید طلوع فجر تک مشعر میں رہا ہو بنابر مشہور اس کا حج صحیح ہے، اسے ایک دنبہ کفارہ دینا چاہیے۔ اگر چہ احوط اس کے خلاف ہے اور بنا احتیاط واجب حج کو تمام کرے اور سال آئندہ دوبارہ حج بجالائے۔

حکم نمبر ۲:

اگر کسی نے کسی عذر و مجبوری کی وجہ سے دونوں طلوعوں کے درمیان رات کو وقوف نہ

کیا ہو البتہ وقوف عرفات بجالایا ہوا اور روز عید کچھ مقدار طلوع فجر کو ظہر تک پالیا ہو اور مشعر میں اگرچہ بہت کم وقوف کیا ہو اس کا حج صحیح ہے۔

گزشتہ مسائل سے مشعر الحرام اور عرفات کا جو وقت اضطراری اور اختیاری معلوم ہوا ہے اس کی تفصیل یوں ہے۔

ا۔	عرفات کا اختیاری وقت	نو ذی الحجہ زوال سے غروب
۲۔	عرفات کا اختیاری وقت	معذور افراد کیلئے عید کی رات
۳۔	مشعر الحرام کا اختیاری وقت	طلوع فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانی وقت
۴۔	مشعر الحرام کا اضطراری وقت (۱)	معذور افراد کیلئے عید کی رات
۵۔	مشعر الحرام کا اضطراری وقت (۲)	طلوع آفتاب سے عید کے دن ظہر تک

اس لحاظ سے دونوں وقوفوں میں سے ایک یا دونوں میں اختیاری یا اضطراری جان بوجھ کر یا جہالت اور بھول کر ترک کرنے کی بہت سی صورتیں بن سکتی ہیں لیکن یہاں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عرفہ اور مشعر میں وقوف اختیاری اور اضطراری کے احکام:

عرفات میں پہنچنے کی کیفیت	مشعر الحرام میں پہنچنے کی کیفیت	حکم:
۱) اختیاری وقت میں پہنچنا		بغیر کسی شک وشبہ کے حج صحیح ہے۔
۲)	اختیاری و اضطراری کسی وقت میں بھی نہ پہنچنا	بغیر کسی شک وشبہ کے حج باطل خواہ عمداً ہو جہالت کی وجہ سے ہو یا بھول کر ترک کیا ہو۔

۳)اختیاری وقت میں پہنچنا	دن کے اضطراری وقت میں پہنچا	اگر مشعر کے اختیاری وقت کو عمداًترک نہ کیاہو تو حج صحیح ہے۔
۴)اضطراری وقت میں پہنچنا	اختیاری وقت میں پہنچنا	اگر جان بوجھ کر اضطراری وقوف نہ کیاہو تو حج صحیح ہے۔
۵)اضطراری وقت میں پہنچنا	دن کے اضطراری وقت میں پہنچنا	عذر کی صورت میں حج صحیح ہے۔
۶)اضطراری وقت میں پہنچنا	رات کے اضطراری وقت میں پہنچنا	عذر کی صورت میں اقویٰ قول کے مطابق حج صحیح ہے۔
۷)اختیاری وقت میں پہنچنا	رات کے اضطراری وقت میں پہنچنا	عذر کی صورت میں حج صحیح ہے۔
۸) صرف عرفات میں اختیاری وقت میں پہنچنا	کسی مجبوری کی وجہ سے مشعر میں نہ پہنچنا	بناپر احوط حج باطل ہے۔
۹)اضطراری وقت میں پہنچنا	کسی مجبوری کی وجہ سے مشعر میں نہ پہنچنا	حج باطل ہے۔
۱۰) کسی عذر کی وجہ سے نہ پہنچنا	اختیاری وقت میں پہنچنا	حج صحیح ہے۔
۱۱) کسی عذر کی وجہ سے نہ پہنچنا	دن کے اضطراری وقت میں پہنچنا	حج باطل ہے۔
۱۲) کسی عذر کی وجہ سے نہ پہنچنا	رات کے اضطراری وقت میں پہنچنا	اگر صاحب عذر ہے تو اقویٰ قول کے مطابق حج صحیح ہے۔

حکم نمبر ۱:

ہر حاجی کو منیٰ میں رمی جمرات کے لئے کنکریاں مشعر الحرام سے ہی جمع کر لینی چاہئیں، جن کی تعداد کم از کم ستر ہونا چاہیے جو نہ بہت بڑی ہوں اور نہ ہی بہت چھوٹی ہوں، زمین سے کھود کر نکالنا مستحب ہے۔ مشعر الحرام کے قریب پہنچ کر توبہ و استغفار کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيْ الْعَوْدَ اَبَدًا
میرے اللہ اس موقف پر میری زندگی کا یہ آخری وقوف نہ ہو، بلکہ جب تک مجھے باقی رکھے بار بار
مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَاَقْلِبْنِيْ الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِيْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا
مجھے وقوف کی توفیق عطا فرما اور میرے لیے اس دن کو کامیابی اور دعا کی مقبولیت بخشش اور رحمت
لِيْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ أَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَ حُجَّاجِ بَيْتِكَ
کا دن قرار دے اور اس دن کو اس طرح بدل دے جس طرح تو اپنے حرمت والے گھر کے حجاج اور کاروانوں کیلئے
الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِيْ الْيَوْمَ مِنْ أَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاعْطِنِيْ اَفْضَلَ
بہترین طریقہ سے بدلے گا، آج کے دن کو اپنے حضور بہترین وفد کی حاضری کا دن قرار دے اور مجھے خیر و برکت
مَا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ
رحمت و رضوان اور مغفرت اس بہترین طریقہ سے عطا فرما جو تو ان میں سے کسی ایک کو افضل طریقہ سے
وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ فِيْمَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلٍ أَوْ مَالٍ أَوْ قَلِيْلٍ أَوْ كَثِيْرٍ
عطا فرمائے گا، اور برکت عطا فرما کہ میں اپنے اہل و عیال تھوڑے یا بہت مال کی طرف لوٹ سکوں
وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ
اور ان تمام میں میرے لیے برکت نازل فرما۔

- اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ
اے میرے اللہ مشعر الحرام کے پروردگار، جہنم سے میری گردن کو آزاد فرمادے، میرے لئے حلال پاک وپاکیزہ
رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. اَللّٰهُمَّ
رزق میں وسعت عطافرما، اور جنوں اور انسانوں کے شر سے مجھے دور فرما، اے اللہ تو بہترین ذات ہے جس سے
أَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوْبٍ إِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُوْلٍ. وَلِكُلِّ وَافِدٍ
طلب کیا جائے جس سے مانگا جائے میرے اللہ تیری طرف سے ہر آنے والے کاروان کیلئے انعام واکرام
جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ فِيْ مَوْطِنِيْ وَمَوْقِفِيْ هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِيْ عَثْرَتِيْ
ہے، میرے لئے اس مقام اور موقف میں بہترین انعام یہ ہے کہ میری لغزشوں کو معاف فرما، میرے عذر کو قبول
وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِيْ وَتَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا
فرما، میری خطاؤں سے درگزر فرما، پھر دنیا میں تقوی کو میرا زادراہ بنا، اپنی رحمت کے صدقہ میں، اے رحم کرنے
زَادِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

- اپنے لئے، والدین، اہل وعیال اور دیگر مؤمنین و مومنات کیلئے زیادہ سے زیادہ دُعا کریں۔ نیز سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور سو مرتبہ صلوات پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی موجب ثواب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ وَأَنْقِذْنِيْ مِنَ الْجَهَالَةِ وَاجْعَلْ لِيْ خَيْرَ
اے میرے اللہ مجھے گمراہی سے ہدایت دے، مجھے جہالت سے بچالے، میرے لئے دنیا اور آخرت

الدُّنيَا وَالْاٰخِرَةِ وَخُذْ بِنَاصِيَتِيْ إِلىٰ هُدَاكَ وَانْقِلْنِيْ إِلىٰ رِضَاكَ
کو خیر بنا، مجھے اپنی ہدایت کی طرف گامزن فرما، اپنی خوشیوں کی طرف موڑ دے، اس موقف میں میرا
فَقَدْ تَرٰى مَقَامِيْ بِهٰذَا الْمَشْعَرِ الَّذِيْ انْخَفَضَ لَكَ فَرَفَعْتَهٗ وَذَلَّ
مقام تو نے دیکھا ہے، جو تیرے لئے جھکا تھا تو نے بلند کر دیا، تیرے سامنے سرنگوں تھا تو نے عزت
لَكَ فَأَكْرَمْتَهٗ وَجَعَلْتَهٗ عَلَمًا لِلنَّاسِ . فَبَلِّغْنِيْ مُنَایَ وَنَيْلَ رَجَائِيْ
عطا فرمائی تو نے اسے لوگوں کیلئے پرچم بنا دیا، پس میرے اللہ مجھے اپنے مقصد اور اُمیدوں تک پہنچا دے
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ أَنْ تُحَرِّمَ شَعْرِيْ وَبَشَرِیْ
میرے اللہ میں تجھ سے مشعر الحرام کے صدقے میں سوال کرتا ہوں کہ میرے بال اور کھال کو جہنم پر
عَلَى النَّارِ وَأَنْ تَرْزُقَنِيْ حَيَاةً فِيْ طَاعَتِكَ وَبَصِيْرَةً فِيْ دِيْنِكَ وَ
حرام قرار دے، اور اپنی تابعداری کرنے والی مجھے زندگی عطا فرما، اپنے دین کی بصیرت اور فرائض پر
عَمَلاً بِفَرَائِضِكَ وَاتِّبَاعًا لِاَمْرِكَ وَخَيْرَ الدَّارَيْنِ وَ أَنْ تَحْفَظَنِيْ
عمل کرنے اور اپنے حکم کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما، دونوں جہانوں میں خیر عطا فرما، تو مجھے
فِيْ نَفْسِيْ وَوَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَإِخْوَانِيْ وَجِيْرَانِيْ بِرَحْمَتِكَ
میرے والدین میری اولاد میرے بھائیوں اور میرے پڑوسیوں کی اپنی رحمت کے صدقہ میں حفاظت فرما۔

- نیز بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ
اے میرے اللہ مجھے جہنم سے آزاد فرما۔

- ٹیلہ کے قریب پہنچ کر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَفِّقْنِيْ وَزِدْنِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ مَنَاسِكِيْ

اے میرے اللہ میرے اس وقوف میں مجھ پر رحم فرما، میرے عمل میں اضافہ فرما، میرے دین کو محفوظ فرما اور مجھ سے میرے مناسک کو قبول فرما

- پھر کثرت سے کہیں۔ اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَعۡتِقۡنِیۡ مِنَ النَّارِ
اے میرے اللہ مجھے جہنم سے آزاد فرما۔

- اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ أَنۡ تَجۡمَعَ لِيۡ فِيۡهَا جَوَامِعَ الۡخَيۡرِ اَللّٰهُمَّ لَا
اے میرے اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس جگہ میرے لئے تمام بھلائیاں اکٹھی کر دے، میرے اللہ مجھے اس خیر و
تُوۡئِ يِسۡنِيۡ مِنَ الۡخَيۡرِ الَّذِيۡ اَسۡئَلُكَ أَنۡ تَجۡمَعَهٗ لِيۡ فِيۡ قَلۡبِيۡ ثُمَّ أَطۡلُبُ مِنۡكَ
بھلائی سے مایوس نہ فرما تا جس کا میں نے تجھ سے سوال کیا ہے کہ اس کو میرے دل میں قرار دے، پھر میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
أَنۡ تُعَرِّفَنِيۡ مَا عَرَّفۡتَ أَوۡلِيَاءَكَ فِيۡ مَنۡزِلِيۡ هٰذَا وَاَنۡ تَقِيَنِيۡ جَوَامِعَ الشَّرِّ
کہ اس کی مجھے پہچان کرا جو تو نے اس مقام میں اپنے اولیاء اور دوستوں کو کرائی ہے، اور یہ کہ مجھے ہر قسم کے شر سے محفوظ فرما

منیٰ کے نزدیک ایک جگہ کا نام وادی مُحَسَّرُ ہے۔ وہاں سے تیزی سے گزریں کیونکہ اس وادی میں ابرہہ اور اس کے ہاتھیوں کے لشکر پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا اور مقامِ عذاب پر قیام کرنا منع ہے۔

- اور یہ دُعا پڑھیں۔۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِيْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَاخْلُفْنِيْ بِخَيْرٍ
میرے اللہ میرے عہد کو سالم فرما، میری توبہ کو قبول فرما، میری دعا کو منظور فرما، جو کچھ میں اپنے پیچھے چھوڑوں اس کو
فِيْمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
میرے لئے خیر قرار دے، میرے اللہ مجھے معاف فرما، رحم فرما، جو کچھ تو جانتا ہے، اس سے در گزر فرما
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ
بے شک تو غلبے والا اور عزت والا ہے۔

روزِ عرفہ ثواب زیارتِ امام حسین علیہ اسلام:

فریضہ حج ادا کرنے کے بعد روزِ عرفہ میدانِ عرفات میں وقوف کرنے والوں سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ زیارتِ امام حسین علیہ السلام کرنے والوں پر نظر رحمت فرماتا ہے اور روزِ عرفہ کی زیارت کا ثواب ایک ہزار حج ایک ہزار عمرہ وہ بھی نبیُ خدا یا وصی نبیُ خدا کی اقتداء میں ادا کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔(حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام)

واجباتِ منیٰ:

حاجی کے لئے منی میں تین اعمال یکے بعد دیگرے اس ترتیب کے ساتھ انجام دیناواجب ہیں۔

رمی جمرہ عقبہ (بڑے شیطان کو پتھر مارنا):

نیت: بڑے شیطان جمرہ عقبہ، درمیانے شیطان جمرہ وسطی، چھوٹے شیطان جمرہ اولیٰ کو

سات کنکریاں مارتا یا مارتی ہوں حج تمتع کی حجۃ الاسلام کیلئے واجب قربتہً الی اللہ

حکم نمبر ۱:

منیٰ پہنچتے ہی حاجی پر سب سے پہلا واجب عمل بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا ہے کنکریاں نہ بہت بڑی ہوں اور نہ بہت چھوٹی ہوں۔ اسی طرح کنکریوں کے علاوہ لکڑی کوئلہ اور جواہرات وغیرہ کا مارنا کافی نہیں ہے۔ البتہ سنگ مرمر کے سنگریزے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

حکم نمبر ۲:

کنکریاں حدود حرم سے لی گئی ہوں۔ حدود حرم سے باہر کی نہ ہوں۔ تازی ہوں۔ پہلے استعمال نہ ہوئی ہوں۔ مباح ہوں۔ غصبی کنکریوں کا استعمال ناجائز اور ناکافی ہے۔ مستحب ہے کہ مشعر الحرام سے کنکریوں کو جمع کیا جائے۔

حکم نمبر ۳:

جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت روز عید طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے۔

حکم نمبر ۴:

واجب ہے کہ دوسری عبادات کی طرح نیت قربتہ الی اللہ کی ہو کنکریوں کو پھینکا جائے نہ کہ اوپر جا کر رکھ دے۔ کنکریوں کا پھینکنا ہاتھوں سے ہو۔ کنکریوں کا لگنا ضروری ہے۔ اگر کوئی کنکری جمرہ کو نہ لگے تو وہ حساب میں شمار نہیں ہوگی اور اسی طرح ایک ہی دفعہ ساتوں کنکریوں کا پھینکنا ایک ہی شمار ہوگا لہذا تعداد معینہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح کنکریوں کا پاک ہونا بھی شرط نہیں۔

حکم نمبر۵:

بچے مریض اور وہ افراد جو کسی عذر کی وجہ سے کنکریوں مارنے سے معذور ہوں تو ان کی نیابت میں کسی کو کنکریاں مارنا چاہیے اگر چہ مستحب اور احتیاط یہ ہے کہ امکان کی صورت میں بیمار کو جمرہ کے قریب لے جایا جائے اور نائب کی طرف سے رمی جمرات کے بعد بیمار کے صحت یاب ہونے کے باوجود اعادہ ضروری نہیں ہے۔

حکم نمبر٦:

وہ افراد جو دن کے وقت رمی جمرات کرنے میں معذور ہوں تو وہ رات میں رمی جمرات کے عمل کو بجالاسکتے ہیں۔

حکم نمبر۷:

شیطان کو پہلے منزل سے کنکریاں مارنا ضروری نہیں بلکہ دوسری منزل سے بھی کنکریاں ماری جاسکتی ہیں۔

حکم نمبر۸:

جمعرات کو کشتی نمالی دیوار کی صورت میں بنادیا گیاہے احتیاط یہ ہے کہ ان کے وسط میں کنکریاں ماری جائیں۔

حکم نمبر۹:

10 ذوالحجہ بروز عید الاضحی صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا واجب ہیں جبکہ گیارہ بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گزارنے والوں پر تیرہ ذی الحجہ کے دن تینوں شیطانوں کو اس

ترتیب سے کہ پہلے چھوٹے شیطان، پھر درمیانے شیطان اور پھر بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا واجب ہیں۔

ذکر اللہ کا قیام:

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے طواف خانہ کعبہ، سعی صفا و مروہ اور رمی جمرات کے اعمال کو اپنے ذکر کو قائم رکھنے کے لیے فرض قرار دیا ہے۔

رمی جمرات کے مستحبات:

شیطان کو کنکریاں مارنے میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

- کنکریاں مارتے وقت باوضو ہونا۔
- جب کنکریاں ہاتھ میں لے کر مارنے کے لئے آمادہ ہوں تو یہ پڑھیں۔

''اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ حَصَیَاتِیْ فَاَحْصِھِنَّ لِیْ وَارْفَعْھُنَّ فِیْ عَمَلِیْ''
اے میرے اللہ یہ میری کنکریاں ہیں، ان کو میرے لئے شمار کر لے اور ان کو میرے عمل میں بلندی عطا فرما۔

- ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہیں۔
- ہر کنکری مارتے وقت یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ عَنِّی الشَّیْطَانَ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِكَ وَعَلٰی
اللہ سب سے بڑا ہے، میرے اللہ شیطان کو مجھ سے دُور فرما، میرے اللہ تیری کتاب کی تصدیق کیساتھ تیرے
سُنَّةِ نَبِیِّكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَعَمَلاً مَقْبُوْلاً وَسَعْیًا

نبی کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے میرے لئے میرے حج کو حج مبرور قرار دے، میرے عمل کو قبول فرما، میری سعی
مَّشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا''
کو مشکور اور میرے گناہوں کو معاف فرما۔

- بڑے شیطان کو کنکری مارتے وقت حاجی اور شیطان کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور چھوٹے شیطان اور منجھلے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت ان کے قریب کھڑا ہو۔
- بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے والے کا رُخ شیطان کی طرف اور پشت قبلہ کی طرف ہو اور چھوٹے شیطان اور منجھلے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت روبہ قبلہ کھڑا ہو۔
- کنکری انگوٹھے پر رکھ کر شہادت کی انگلی کے ناخن سے پھینکے۔
- منی میں اپنی جگہ واپس آکر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
میرے اللہ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا ہے، تجھ پر توکل کیا ہے، تو بہترین رب ہے، بہترین آقا اور بہترین مددگار ہے

قربانی:

واجبات منی میں دوسرا عمل قربانی ہے۔

حکم نمبر ۱:

حج تمتع کرنے والے ہر حاجی پر ایک اُونٹ یا اُونٹنی، گائے یا بیل، دُنبہ یا بھیڑ، بکری یا بکرے کو قربانی کے طور پر منیٰ میں ذبح کرنا واجب ہے۔ ان حیوانوں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی

کافی نہیں یہ قربانی موجودہ قربان گاہ میں کرنا کافی ہے۔ جو وادی منیٰ کی حدود سے خارج ہے۔ (آقای شیرازی، آقای گلپایگانی، آقای فاضل لنکرانی، آقای ناصر مکارم، آقای حافظ بشیر حسین نجفی)

- اگرچہ حتی الامکان منٰی میں قربانی کا جانور ذبح کیا جائے بصورت اضطرار موجودہ قربانگاہ کے تمام حصوں میں قربانی کرنا کافی ہے۔ (آقای گلپائیگانی، آقای فاضل لنکرانی)
- اگر منیٰ میں قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو مکہ مکرمہ میں قربانی کی جائے اور اگر مکہ مکرمہ میں بھی ممکن نہ ہو تو حدود حرم کے اندر اندر قربانی کا جانور ذبح کرنا صحیح اور کافی ہے۔
- بیرون منٰی پوری دنیا کے کسی بھی مقام پر قربانی کا جانور ذبح کرنا جائز اور کافی ہے۔ قربانی کا جانور ذبح کرنے کیلئے نائب مقرر کیا جاسکتا ہے۔ (آقای ناصر مکارم شیرازی، آقای حافظ بشیر حسین)

قربانی کے جانور کی شرائط:

- اُونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو۔ چھٹے سال میں داخل ہو۔
- گائے بنابر احتیاط واجب دو سال سے کم نہ ہو۔ تیسرے سال میں داخل ہو۔
- بھیڑ کی عمر بنابر احتیاط واجب ایک سال سے کم نہ ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو۔ (تمام مراجع)
- بکری بنابر احتیاط واجب دو سال سے کم نہ ہو۔ تیسرے سال میں داخل ہو۔ (تمام مراجع) ایک سال کی ہو کافی ہے۔ (آقای زنجانی)
- جانور صحیح و سالم صحت مند ہو۔ کمزور لاغر - بیمار اور بہت بوڑھا نہ ہو اس کے بدن کے اجزا کامل ہوں۔ اندھا، لنگڑا کان کٹا سینگ کٹا یا ٹوٹا نہ ہو خصی نہ ہو اس کے خصیتین کو کوٹا گیا ہو اور نہ ہی انہیں نکالا گیا ہو۔ کان میں سوراخ وغیرہ کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر غیر خصی جانور نہ

مل سکے تو بعید نہیں ہے کہ خصی کا ذبح کرنا کافی ہو۔ اگرچہ احتیاط اسی سال یا آئندہ سال خصی و غیر خصی دونوں جانور ذبح کرے یا پھر خصی جانور ذبح کرے اور روزہ بھی رکھے۔ (آقای فاضل لنکرانی)

- اگر کوئی کسی حیوان کو ذبح کرے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ کمزور یا ناقص تھا تو دوبارہ ذبح کرے۔
- اگر ذبح کرنے کے بعد یہ شک ہو کہ اس میں تمام شرائط پائی جاتی تھیں یا نہ تو اس شک کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ البتہ اگر یہ شک کرے کہ نائب نے جانور کو ذبح کیا ہے یا نہیں تو اس صورت میں یقین حاصل کرنا ضروری ہے۔
- اگر نائب جان بوجھ کر ان شرائط کا خیال نہیں کرے گا تو ضامن ہو گا اور جان بوجھ کر ایسا نہ کرے تو اس صورت میں ضامن ہونا معلوم نہیں البتہ دونوں صورتوں میں قربانی دوبارہ کی جائے گی۔
- احوط یہ ہے کہ رمی جمرہ عقبہ کے بعد قربانی کی جائے اور روز عید قربان سے موخر نہ ہو لیکن کسی عذر کی وجہ سے روز عید قربانی نہ کی جاسکے تو عید قربان کے تین دن بعد تک قربانی کرے۔ اگر ان دنوں میں بھی ممکن نہ ہوسکے تو آخر ماہ ذی الحجہ تک ضرور قربانی کر دی جائے۔

  قربانی کرتے وقت بھی قربتہ الی اللہ کی نیت واجب ہے۔
- کوئی دوسرا شخص جانور ذبح کرنے کیلئے ایک حاجی یا کئی حاجیوں کا نائب بن سکتا ہے۔ اس صورت میں نائب نیت کرے گا اور احتیاطا خود حاجی کو بھی نیت کرنا چاہیے جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اجازت لئے بغیر نیابت کرنا جائز ہے یا نہیں؟
  - اس میں اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ بغیر وکالت کے ذبح پر اکتفاء نہیں کرنا

چاہیے۔(آقای خامنہ ای)

- ○ اسی طرح کیانائب قربانی اور رمی میں کسی اور کو نائب بنا سکتا ہے یا کہ خود انجام دے؟
- ○ ذبح میں جائز ہے۔(آقای سیستانی، آقای فاضل لنکرانی)
- ○ جس نے بھی مکلف کی طرف سے رمی میں نیابت قبول کی ہے اسکو خود ہی انجام دینی چاہئے لیکن ذبح میں دوسرے کو نائب بنانے میں حرج نہیں۔(آقای خامنہ ای)

- مستحب ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں۔ایک تہائی خود استعمال میں لائیں۔ایک تہائی حاجت مندوں میں تقسیم کریں اور ایک تہائی ہدیہ کریں۔
  - ○ احوط یہ ہے کہ کچھ مقدار خود بھی کھائیں اگرچہ واجب نہیں ہے۔(آقای خوئی آقای منتظری آقای گلپائیگانی آقای اراکی)احتیاط مستحب ہے۔
- قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

وَجَّهۡتُ وَجۡهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا وَّمَا
میں نے اس ذات کا ارادہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، دین حنیف اور اسلام کا اقرار کرتے
اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اِنَّ صَلٰوتِيۡ وَنُسُكِيۡ وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِيۡ لِلّٰهِ رَبِّ
ہوئے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز میرے اعمال، میری زندگی اور میری موت عالمین
الۡعٰلَمِيۡنَ لَا شَرِيۡكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ اَللّٰهُمَّ
کے پروردگار اللہ کیلئے ہے،اس کا کوئی شریک نہیں،اور اسی کا حکم مجھے دیا گیا ہے،اور میں مسلمانوں میں سے
مِنۡكَ وَلَكَ بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكۡبَرۡ
ہوں۔اے میرے اللہ تجھ سے اور تیرے لئے اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔

- پس ذبح کرے اور کہے:-

''اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ''　　　اے میرے اللہ مجھ سے قبول فرما

- بہتر ہے کہ یہ پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ إِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِكَ وَمُوْسٰی کَلِیْمِكَ
اے اللہ مجھ سے اس قربانی کو اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ اسلام اور اپنے کلیم موسیٰ علیہ اسلام
وَمُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَعَلَیْهِمْ
اور اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ سے قبول فرمائی تھیں۔

قربانی کے بدلے دس روزے:

حکم نمبر ۱:

اگر قربانی نہ کر سکتا ہو تو ماہ ذی الحجہ میں بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ پے در پے ساتویں آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو تین روزے رکھے اور بقیہ سات روزے حج سے واپس وطن آکر رکھے۔ یہ تین روزے حالت سفر میں بھی رکھے جاسکتے ہیں۔ البتہ عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد رکھے جائیں۔

حکم نمبر ۲:

قربانی پر قدرت نہ ہونے سے مراد جانور نہ ہو یا اس کی قیمت نہ ہو۔ قربانی کیلئے اگرچہ آسانی سے قرض ادا کر سکتا ہو۔ تو قرض لے کر قربانی کی جائے۔ لیکن قربانی کی غرض سے مزدوری کرنا ضروری نہیں۔

حکم نمبر۳:

۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کے دوران ہر شخص پر روزہ رکھنا حرام ہے خواہ وہ حج کر رہا ہو یا نہ۔ اسی طرح عیدین کے دنوں میں بھی روزے رکھنا تمام مسلمانوں پر حرام ہیں۔

حلق یا تقصیر:

نیّت: حلق یا تقصیر کرتا ہوں حج تمتع کی حجۃ الاسلام کیلیئے واجب قربتہً الی اللہ۔ قربانی کے بعد واجبات منی میں تیسرا عمل تقصیر یا حلق ہے۔ یہاں چند احکام ہیں۔

حکم نمبر۱:

جس کا پہلا حج ہے اس کو بناء بر احتیاط واجب سر منڈوانا چاہیے۔

حکم نمبر۲:

عورتوں کے لئے سر منڈوانا کافی نہیں ہے۔ ان کے لئے صرف کچھ مقدار بال یا ناخن کاٹنا واجب ہے۔

حکم نمبر۳:

مندرجہ ذیل افراد کے علاوہ ہر مکلف کو اختیار ہے کہ قربانی کے بعد سر منڈوائے یا کچھ ناخن یا تھوڑے سے بال کاٹے۔

پہلی دفعہ حج کرنے والے کیلیئے:

اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ سر منڈوائے لیکن منڈوانے اور تقصیر میں اختیار کا قول بھی قوت

سے خالی نہیں اور تقصیر بھی کافی ہے۔(آقای فاضل لنکرانی، آقای امام خمینی)

صرف تقصیر ہی کافی ہے۔ (آقای محمد شیرازی)

تقصیر اور حلق میں اختیار ہے۔ (آقای بشیر حسین نجفی)

حکم نمبر۴:

بنابر احتیاط سر منڈوانے والے کو پورا سر منڈوانا چاہیے البتہ تقصیر میں داڑھی یا مونچھ کے بال کسی طرح اور کسی بھی چیز سے کانا یا ناخن کاٹنا کافی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تھوڑے سے بال اور تھوڑے سے ناخن بھی کاٹے اور تقصیر کرتے وقت قربتہ الی اللہ کی نیت ضروری ہے۔

حکم نمبر۵:

خود سر مونڈنا یا کسی دوسرے سے منڈوانا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ البتہ نیت خود کرنی چاہیے اور دوسرے کو بھی نیت کرنی چاہیے۔ یاد رہے کہ داڑھی منڈوانے سے تقصیر نہیں ہوتی۔ تقصیر کرنے اور سر منڈوانے کی جگہ منیٰ ہے۔ اختیار کی حالت میں منیٰ کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر جائز نہیں۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ حلق و تقصیر عید کے دن منی میں ہی ہو۔ لہٰذا اگر کوئی جان بوجھ کر یا بھول کر منیٰ چھوڑ جائے تو امکان کی صورت میں واپس آجائے۔ قربانی کا جانور ذبح کرنے والے افراد جو منی سے باہر ہوتے ہیں جانور ذبح کرکے بال کاٹ سکتے ہیں لیکن بال واپس منیٰ لائیں اور منیٰ میں دوبارہ تقصیر یا حلق کریں۔(جعفر سبحانی)

حکم نمبر۶:

سر منڈانے یا تقصیر کرنے سے پہلے حج کا طواف اور سعی بجالانا جائز نہیں۔

حکم نمبر ۷:

جس محرم کا وظیفہ سر منڈانا یا تقصیر ہو اور وہ یہ عمل بجالائے تو عورت اور خوشبو کے علاوہ اس پر احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی۔ اور اسی طرح حرم میں شکار بھی حرام ہو گا کیونکہ شکار اور درختوں کا کاٹنا، پتے توڑنا حرم میں محرم اور محل دونوں پر حرام ہے۔

حکم نمبر ۸:

سر منڈاتے وقت یہ دُعا پڑھنا مستحب ہے۔

''اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ''
''اے میرے اللہ مجھے ہر بال کے بدلے میں روزِ قیامت نور عطا فرما۔''
وَحَسَنٰاتٍ مُتَضٰاعِفٰاتٍ, وَكَفِّرْ عَنِّيْ السَّيِّئَاتِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
''اور کئی کئی گنا نیکیاں عطا فرما میرے گناہوں کو معاف فرما بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔''

- اسی طرح سر کے بالوں کو منٰی میں اپنے خیمہ میں دفن کریں۔

منٰی کے مستحبات:

حاجی کیلئے مستحب ہے کہ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ ذی الحجہ کے دن منٰی میں رہے اور مستحب طواف کیلئے بھی منٰی سے باہر نہ جائے۔ نیز منٰی میں پندرہ نمازوں کے بعد اور منٰی کے علاوہ دوسری جگہ دس نمازوں کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے جس کی ابتداء عید کے دن نماز ظہر سے ہو گی اور بعض علماء نے اسے واجب قرر دیا ہے۔ تکبیر کہنے کی بہتر صورت یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَاھَدَانَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَارَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ
اللہ کیلئے تمام تعریفیں ہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اس پر اللہ کی تعریف کہ اس نے ہمیں ہدایت فرمائی، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اس
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا
پر اس کی تعریف کہ اس نے ہمیں چوپایوں کا رزق عطا فرمایا ہے، اور سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں، جس نے ہماری آزمائش فرمائی

جو منٰی میں قیام پذیر ہے اس کیلئے مستحب ہے کہ وہ تمام نمازیں مسجد خیف میں پڑھے، اور افضل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پر نماز پڑھی تھی وہاں پر نماز پڑھی جائے۔

حدیث میں ذکر ہوا ہے کہ منٰی سے نکلنے سے پہلے مسجد خیف میں سو رکعت نماز پڑھنا ستر سال کی عبادت کے برابر ہے۔ مستحب ہے تسبیح پڑھی جائے۔

حدیث میں ذکر ہوا ہے جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھا اس کے لئے سو غلام آزاد کرانے کا ثواب لکھا جائے گا۔ جس نے سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اس کو ایک انسان کے زندہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے سو مرتبہ الحمد للہ پڑھا اس کے لئے عراقیوں کے تمام خراج کو راہ خدا میں خرچ کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

مستحب ہے کہ چھ رکعت نماز اصل مسجد میں پڑھی جائیں۔

منیٰ میں رات گزارنے کے احکام:

حکم نمبر ۱:

حاجی کے لئے گیارہ بارہ ذی الحجہ کی رات منٰی میں "بیتوتہ" کرنا یعنی غروب سے آدھی رات تک وہاں رہنا واجب ہے۔ اس کے بعد چلے جانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی حاجی بغیر کسی عذر کے اوّل رات منٰی میں نہ رہ سکا ہو تو وہ آدھی رات سے پہلے منٰی میں آکر صبح تک ہر صورت میں منٰی میں رہے۔ (آدھی رات کے بعد طلوع فجر سے پہلے منٰی آجائے تو بیتوتہ صحیح ہے۔ جعفر سبحانی)

حکم نمبر ۲:

چند افراد کیلئے تیرہویں کی رات بھی بیتوتہ منٰی واجب ہے۔ وہ جس نے عمرہ تمتع یا حج کے احرام میں شکار کیا ہو۔ اگر شکار کو صرف پکڑا ہو مارا نہ ہو تو پھر بھی بناء بر احتیاط واجب تیرہ ذی الحجہ کی رات منٰی میں رہنا واجب ہے۔ دوسرا وہ شخص جس نے عمرہ تمتع یا حج کے احرام میں اپنی بیوی یا کسی اور عورت سے قُبُلً یا دُبُرً میں ہمبستری کر کے دخول میں کیا ہو تو اس پر تیرہویں کی رات منٰی میں بسر کرنا واجب ہے۔

تیسرا وہ شخص جو بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک منٰی سے کوچ نہ کر سکا ہو۔

حکم نمبر ۳:

درج ذیل افراد کیلئے گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کی رات منٰی میں گزارنا واجب نہیں۔

- وہ لوگ جو مکہ میں حاجیوں کو پانی پلانے کے ذمہ دار ہوں۔
- وہ لوگ جو مکہ میں صبح تک بیدار اور عبادت میں مشغول رہیں۔ البتہ عبادت کے علاوہ کھانا، پینا، تجدید وضو جیسے امور مستثنیٰ ہیں۔

حکم نمبر ۴:

جس رات منیٰ میں رہنا واجب ہے اگر کوئی شخص اس رات نہ رہے تو ہر رات کے بدلے میں ایک دُنبہ ذبح کرے۔ کفارہ کے جانور کو منیٰ میں یا کسی بھی مقام پر ذبح کیا جا سکتا ہے۔

رمی جمرات کے احکام:

حکم نمبر ۱:

جن راتوں کو منیٰ میں گزارنا واجب ہے ان کے دنوں میں "تینوں جمرات" جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبیٰ کو کنکریاں مارنا چاہئیں۔ اگر کوئی نہ مارے تو حج صحیح ہو گا البتہ گنہگار ضرور ہو گا۔ کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب تک ہے۔

حکم نمبر ۲:

کنکریاں اس ترتیب سے ماری جائیں کہ پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانے شیطان کو اور پھر بڑے شیطان کو۔ اگر کوئی جان بوجھ کر یا بھول کر اس ترتیب کے مطابق کنکریاں نہ مارے تو اس کیلئے ترتیب کے ساتھ اعادہ کرنا ہو گا۔ مطلقاً ایک دن کی کنکریاں بھول جانے پر دوسرے دن قضاء کرے گا۔ اگر کنکریاں مارے بغیر مکہ سے نکل جائے اور وطن واپس آجائے تو اگلے سال خود جا کر کنکریاں مارے یا نائب مقرر کرے۔

مکہ مکرمہ کے واجبات:

حکم نمبر ۱:

منیٰ کے تینوں اعمال انجام دینے کے بعد مکہ مکرمہ کے واجب اعمال کو بجالانے کے لئے

واپس مکہ مکرمہ آنا واجب ہے۔

حکم نمبر ۲:

اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر روز عید حج کے بقیہ اعمال کی انجام دہی کے لئے مکہ مکرمہ آنا مستحب ہے۔ اگرچہ بعید نہیں کہ ماہ ذی الحجہ کے آخر تک تاخیر کرنا جائز ہے۔

حکم نمبر ۳:

مکہ مکرمہ میں طواف حج جسے طواف زیارت بھی کہتے ہیں۔ نماز طواف، سعی، طواف نساء اور نماز طواف نساء کا ہر مرد وزن بالغ ونابالغ بچہ وبچی پر بجالانا واجب ہے۔ ان کا طریقہ اعمال عمرہ والا ہی ہے۔ صرف نیت میں فرق ہے۔ یہ اعمال اختیاری حالت میں عرفات ومشعر جانے سے پہلے حج کی نیت سے بجالانا جائز نہیں۔

حکم نمبر ۴:

مندرجہ ذیل افراد کے لئے عرفات ومشعر جانے سے پہلے ان اعمال کا بجالانا جائز ہے اور کافی ہے۔

- وہ عورتیں جنہیں خوف ہو کر واپسی تک خون حیض یا نفاس آنے لگ جائے گا اور وہ پاک ہونے تک ٹھہر نہ سکتی ہوں۔
- دو بوڑھے مرد اور عورتیں جن کے لئے واپسی پر بھیڑ کی وجہ سے طواف اور سعی کرنا ممکن نہ ہو یا مکہ آنا ممکن نہ ہو۔
- وہ مریض جو بھیڑ کے وقت خوفزدہ یا عاجز ہو اور وہ افراد جنہیں علم ہو کہ وہ کسی وجہ سے آخری

ذی الحجہ تک طواف و سعی نہ کر سکیں گے۔

حکم نمبر۵:

طواف اور سعی کے بعد محرم پر خوشبو بھی حلال ہو جاتی ہے اور طواف نساء اور نماز طواف نساء انجام دینے کے بعد مرد کے لیے عورت اور عورت کے لیے مرد بھی حلال ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ طواف نساء اور نماز طواف نساء اگرچہ واجب ہے لیکن رکن حج نہیں لہٰذا ادا نہ کرنے کی صورت میں حج صحیح ہے لیکن بناء بر احتیاط واجب عورت سے عقد کرنا، شادی کا پیغام دینا اور گواہ بننا حلال نہ ہو گا۔

حکم نمبر٦:

اگر کوئی بھول کر طواف نساء چھوڑ جائے تو امکان کی صورت میں واپس آ کر خود طواف کرے ورنہ کسی کو نائب مقرر کرے۔

حکم نمبر۷:

اگر کوئی شخص جاہل مسئلہ ہونے کی وجہ سے طواف حج یا طواف عمرہ کو انجام دیئے بغیر واپس وطن آ جائے تو اسے دوبارہ حج کرنا چاہیے اور ایک اُونٹ کا کفارہ بھی دے۔

حکم نمبر۸:

اگر کسی شخص نے کئی عمرہ مفردہ کئے ہوں اور کسی عمرہ میں طواف نساء نہ کیا ہو تو سب کے لئے ایک ہی طواف نساء کافی ہو گا۔

- ظاہراً ہر ایک (حج یا عمرہ) کے لئے ایک جداگانہ طواف نساء انجام دیا جائے اگرچہ بعید نہیں کہ ایک

طواف النساء سے تحلیل حاصل ہو جاتا ہے۔(یعنی عورت حلال ہو جاتی ہے)۔(آقای خامنہ ای)

طوافِ حج، نمازِ طواف اور سعی کے مستحبات:

منیٰ کے جملہ احکام بجالانے کے بعد ہر حاجی پر واجب ہے کہ وہ مکہ مکرمہ واپس آکر طواف حج، نماز طواف حج، سعی صفاء مروہ، طواف النساء اور نماز طواف النساء بجالائے۔

عمرہ کے طواف، نماز طواف اور سعی کے سارے مستحبات یہاں بھی مستحب ہیں۔ طواف حج کرنے کی غرض سے آنے والے شخص کے لئے مستحب ہے کہ وہ عید الاضحی کے دن مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑا ہو کر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی نُسُکِکَ وَسَلِّمْنِیْ لَہٗ وَسَلِّمْہُ لِیْ اَسْئَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْعَلِیْلِ
میرے اللہ اپنے اعمال کیلئے میری مدد فرما، اس کی وجہ سے مجھے محفوظ فرما اور اس کو میرے لئے محفوظ فرما، میں تجھ سے
الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَنْ تُرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ
ایسے شخص کی طرح سوال کرتا ہوں جو مریض ہو، ذلیل ہو، اپنے گناہوں کا اعتراف کرنیوالا ہو، یہ سوال کہ میرے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتَ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ
گناہ معاف فرمادے، مجھے اپنی حاجت براری کے بعد لوٹانا، میرے اللہ میں تیرا بندہ ہوں، اور یہ شہر تیرا شہر ہے
رَحْمَتَکَ وَاَوُمُّ طَاعَتَکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْئَلُکَ
اور یہ گھر تیرا گھر ہے، میں تیری رحمت لینے کیلئے آیا ہوں، اور تیرے حکم کی پیروی کرنے کیلئے تیری تقدیر پر راضی

مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَیکَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ
رہتے ہوئے، میں تیری طرف ایک مجبور انسان کی طرح سوال کرتا ہوں جو تیرے حکم کا تابعدار ہو، تیرے عذاب
الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَکَ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ
کے صدقے میں مجھے جہنم سے بچالے، میں تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں تاکہ تو مجھے اپنی بخشش تک پہنچادے اور اپنی رحمت کے صدقے میں

اس کے بعد حجر اسود کے نزدیک آئے۔ اسے ہاتھ سے مس کرے اور بوسہ دے۔ اگر حجر اَسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ حجر اسود پر پھیر کر ہاتھ کو بوسہ دے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجر اَسود کے مقابل کھڑے ہو کر تکبیر کہے اور اس کے بعد طواف عمرہ میں جو اعمال کئے تھے وہی اعمال بجالائے۔

مکہ مکرمہ کے دوسرے مستحبات:

مکہ مکرمہ کے دوسرے آداب و مستحبات مندرجہ ذیل ہیں۔

- زیادہ سے زیادہ ذکر خدا کرنا اور قرآن پڑھنا۔
- قرآن ختم کرنا۔
- آبِ زم زم پینا اور پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا۔

’’اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ‘‘
’’اے میرے اللہ (اس زم زم کو) میرے لیے فائدہ مند علم، وسیع رزق اور ہر بیماری اور تکلیف سے شفاء دینے والا قرار دے‘‘

- اور یہ بھی کہنا۔

''بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالشُّکۡرُ لِلّٰہِ''''اے اللہ کے نام کیساتھ اور اللہ ہی کیلئے شکر ہے''۔

- کعبہ کو دیکھنا اور اس عمل کی زیادہ سے زیادہ تکرار کرنا۔
- دن رات میں اس ترتیب سے اس مرتبہ طواف کرنا۔ تین مرتبہ اوّل شب میں، تین مرتبہ آخر شب میں، صبح ہونے پر دو مرتبہ ظہر کے بعد۔
- مکہ میں قیام کے دوران سال کے دنوں کے برابر یعنی تین سو ساٹھ مرتبہ طواف کرنا اور اگر اتنا ممکن نہ ہو تو باون مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو جتنی مرتبہ بھی ممکن ہو طواف کرنا مستحب ہے۔
- خانہ کعبہ کے اندر اس شخص کے لئے جو پہلی بار آیا ہو مقام اسماعیل علیہ السلام کے اندر اور میزابِ رحمت کے نیچے کا حصہ جو طواف میں شامل ہوتا ہے وہ بھی خانہ کعبہ شمار ہوتا ہے اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا اور داخل ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھنا۔

''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلۡتَ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ آمِنًا فَاٰمِنِّیۡ مِنۡ عَذَابِ النَّارِ''
''میرے اللہ تونے فرمایاہے، جو کوئی اس میں داخل ہوگیا وہ امن میں آگیا، پس میرے اللہ مجھے جہنم کے عذاب سے بچالے''

- خانہ کعبہ کے چاروں گوشوں میں دو دو رکعت نماز پڑھیں اور نماز کے بعد یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَنۡ تَھَیَّأَ اَوۡتَعَبَّأَ اَوۡاَعَدَّ اَوِاسۡتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ اِلٰی مَخۡلُوۡقٍ رَجَاءَ
اے میرے اللہ جو اپنی مخلوق کے لئے نصرت، مدد، سرداری، انعام و کرام کا ارادہ فرماتا ہے، اے میرے
رِفۡدِہٖ وَجَائِزَتِہٖ وَنَوَافِلِہٖ وَفَوَاضِلِہٖ فَاِلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ تَھۡیِئَتِیۡ وَتَعۡبِئَتِیۡ
اللہ میں تیری طرف ہی متوجہ ہوا ہوں اور تیری ذات سے اُمیدیں وابستہ کی ہیں، تیری مدد اور تیرے

وَاِعْدَادِیْ وَاسْتِعْدَادِیْ رَجَاءَ رِفْدِکَ وَنَوَافِلِکَ وَجَائِزَتِکَ فَلَا
انعام کا ارادہ کیا ہے، مجھے میری اُمیدوں میں آج ناکام نہ کرنا، اے وہ ذات جو کسی بھی سائل کو خالی
تُخَیِّبِ الْیَوْمَ رَجَائِیْ یَامَنْ لَایَخِیْبُ عَلَیْہِ سَائِلٌ وَلَایَنْقُصُہٗ نَائِلٌ
نہیں لوٹاتی اور ان اُمیدوں کو ادھورا نہیں چھوڑتا، اے میرے اللہ آج کے دن میں کوئی اچھا عمل
فَاِنِّیْ لَمْ اٰتِکَ الْیَوْمَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَدَّمْتُہٗ وَلَاشَفَاعَۃِ مَخْلُوْقٍ رَجَوْتُہٗ
تیرے حضور پیش کرنے کیلئے نہیں لایا، اور نہ ہی تیری مخلوق کے ذریعے کوئی سفارش لایا ہوں کہ
وَلٰکِنِّیْ اَتَیْتُکَ مُقِرًّا بِالظُّلْمِ وَالْاِسَائَۃِ عَلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّہٗ لَاحُجَّۃَ لِیْ
جس کی میں اُمید کروں، لیکن اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کا اقرار کرتے ہوئے میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے
وَلَاعُذْرَ فَاَسْاَلُکَ یَامَنْ ھُوَکَذٰلِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
اور نہ ہی عذر ہے، اے میرے اللہ جو اسی شان کا مالک ہے، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر
وَتُعْطِیَنِیْ مَسْاَلَتِیْ تَقْلِبَنِیْ بِرَغْبَتِیْ وَلَاتَرُدَّنِیْ مَجْبُوْھًا مَمْنُوْعًا وَلَا
رحمت نازل فرما، مجھے میرے سوال کا جواب عطا فرما، میری توجہ کو موڑ دے، مجھے ناکام و نامراد
خَائِبًا یَاعَظِیْمُ یَاعَظِیْمُ یَاعَظِیْمُ اَرْجُوْکَ لِلْعَظِیْمِ، ''اَسْئَلُکَ یَاعَظِیْمُ
نہ لوٹا، عظمت والے اے عظیم، تجھے عظیم مانتے ہوئے تجھ سے اُمید کرتا ہوں ''اے عظیم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
اَنْ تَغْفِرَلِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔''
بڑے بڑے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے''۔

- اور مستحب ہے کہ کعبہ سے نکلتے وقت تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور اس کے بعد کہیں۔

''اَللّٰھُمَّ لَاتَجْھَدْ بَلَآءَنَا رَبَّنَا وَلَاتُشْمِتْ بِنَا اَعْدَاءَنَا فَاِنَّکَ
''اے ہمارے پروردگار ہم سے بلائوں کو دُور رکھ، ہمارے دشمنوں کو خوش نہ فرما، بیشک

اَنْتَ الضَّآرُّ النَّافِعُ''
تو نقصان کو نفع میں بدلتے والا ہے"۔

عمرہ مفردہ کا استحباب

اعمال حج سے فراغت کے بعد امکان کی صورت میں عمرہ مفردہ بجالانا مستحب ہے۔ گزشتہ عمرہ اور اس عمرہ کے درمیان فاصلہ کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ احتیاط یہ ہے کہ ایک مہینہ سے کم مدت کے اندر رجاء مطلوبیت کی نیت سے انجام دے۔ اس عمرہ کے کرنے کا طریقہ عمرہ مفردہ کے بیان میں گزر چکا ہے۔

طوافِ وداع:

مکہ مکرمہ سے باہر جانے والے شخص کیلئے مستحب ہے کہ طواف وداع کرے اور ہر چکر میں بصورت امکان حجر اَسود اور رکن یمانی کو ہاتھ سے مس کرے۔ مستجار پر پہنچ کر ان مستحبات کو انجام دے جن کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور جو چاہے دُعا کرے۔ حجر اَسود کو ہاتھ سے مس کر کے اپنا پیٹ خانہ کعبہ سے لگا کر ایک ہاتھ حجر اَسود پر اور دوسرے کو دروازے کی طرف رکھ کر حمد وثناء بیان کریں۔ رسول اللہ ﷺ اور آلِ رسول ﷺ پر صلوات اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَاَمِیْنِکَ وَحَبِیْبِکَ
اے میرے اللہ اپنے بندے اور رسول اللہ ﷺ، اپنے نبی، اپنے امین، اپنے حبیب اور اپنی مخلوق میں سے چنے ہوئے
وَنَجِیْبِکَ وَخِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ. اَللّٰھُمَّ کَمَا بَلَّغَ رِسَالَاتِکَ وَجَاھَدَ
حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما، اے اللہ جس طرح اس نے تیرے پیغامات کو پہنچایا اور

تیرے راستے میں جہاد
فِیْ سَبِیْلِکَ وَصَدَعَ بِاَمْرِکَ وَاُوْذِیَ فِیْ جَنْبِکَ وَعَبَدَکَ حَتّٰی اَتَاہُ
کیا، تیرے حکم کو پہنچایا اور تیرے لئے اس کو اذیتیں دی گئیں، اس نے تیری عبادت کی یہاں تک کہ یقین
الْیَقِیْنُ اَللّٰھُمَّ اَقْلِبْنِیْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِاَفْضَلِ مَایَرْجِعُ بِہٖ
(موت) کی منزل پر فائز ہو گئے، اے میرے اللہ مجھے کامیاب و کامران اور دعاؤں کی مقبولیت کیساتھ لوٹا
اَحَدٌ مِنْ وَفْدِکَ مِنَ الْمَغْفِرَۃِ وَالْبَرَکَۃِ وَالرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ وَالْعَافِیَۃِ''
اسی طرح جو کوئی تیرے دربار سے تیری مغفرت، برکت، رحمت اور خوشنودی اور عافت کو لے کر لوٹتا ہے

- طواف اور نماز طواف بجالانے کے بعد خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں دو دو رکعت نماز پڑھیں اور اُس سے دعا مانگیں اور مسجد الحرام سے باہر آتے وقت مستحب ہے کہ خداوند عالم سے دوبارہ مکہ مکرمہ آنے کی توفیق طلب کریں اور باہر نکلتے وقت کچھ کھجوریں خرید کر مفت تقسیم کریں۔

سعودی عرب میں عام بول چال کے الفاظ

اردو	عربی	اردو	عربی
پانی	مَآء ، مَوِیاَ	دودھ	حَلِیب
لسی	لَبَنْ	چائے	شَائی
روٹی	خُبز ، تَمِیز	کھجور	تَمر
مرغی (بھنی ہوئی)	دَجَاجِ (شوایا)	مرغی (سٹیم روسٹ)	دَجاج (مقلی)
چاول	اَرُزّ	دال	عَدَس
انڈہ	بَیْضَه	گوشت	لَحُمٌ
جوس	عَصِیْر	ہوٹل	فُنُدَق
بازار	سُوق	کھانا	طَعَام
ناشتہ	فَطُور	دوپہر کا کھانا	غَدَا
رات کا کھانا	عَشَآء	جنرل سٹور	بَقَالَه
ڈاکٹر	طَبِیب	میڈیکل سٹور	صَیُدَلِیّه
غسل خانہ	حَمّام	نائی	حَلاَّق
مردانہ	رِجَالِی	زنانہ	حَرِیم
بس	حَافِلَة	سرنگ	نَفَق
سڑک	طَرِیق	فلائی اوور، پل	کُبرِی
کارڈ	بَطَاقَه	موبائل فون	جَوَّالُ
ایئرپورٹ	مَطَار	جہاز	طَیَّارَہ
پولیس	شُرُطَه	پاسپورٹ	جَوَازُ سَفَر
ٹرین	قِطَار	ریلوے سٹیشن	مَحَطّۃُ الُقِطَار

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یکسوئی	توجہ سے	مجاز	بااختیار
مستند	سرکاری قابل بھروسہ	زرمبادلہ	کرنسی رقم
تبرکات	برکت کے لیے	متبرک	برکت والا
پورٹرز	سامان اٹھانے والے خدمت گار	فوقیت	اہمیت
نعم البدل	اچھابدلہ متبادل	محل وقوع	اردگرد
مطاف	طواف کی جگہ	مسنون	سنت کے مطابق
حجراسود کا استلام	حجراسود کی طرف ہاتھ کا اشارہ کرکے ہاتھ چومنا	تل دھرنے کی جگہ نہ ہونا	زیادہ رش ہونا
تجلیاں	روشنیاں	حلق یا قصر	بال منڈوانا یا کتروانا
مانوس	واقف شناسا	اذکار کا ورد	اللہ تعالی کو یاد کرنا
خلل	خرابی	تقویٰ	پرہیز گاری اللہ کا خوف
شناسائی	واقفیت	مقیم	رہائشی / مقامی
معین	مقرر	کموڈ	انگریزی طرز کی لیٹرین
وکیل	نمائندہ	کھپاچ	پلستر کی پٹی
سائبان	سائے کی جگہ	خشوع وخضوع	اچھی طرح سے
ازسرنو	دوبارہ	طواف قدوم	پہلا طواف
ساقط ہونا	اداہونا	ممتاز	اعلیٰ
نازاں	فخر محسوس کرنا	شاداں	خوش
خاتمہ بالخیر	انجام اچھاہونا	مسکن	رہائش کی جگہ

پاکستان میں رابطے کے لیے اہم ٹیلی فون نمبرز	
پاکستان میں حج معلومات / شکایات کے لیے	042-111-725-425
حج انفارمیشن سینٹر، وزارت مذہبی امور، اسلام آباد	051-9205696 051-9296981-2
ڈائریکٹوریٹ آف حج، اسلام آباد	051-9247574-5
ڈائریکٹوریٹ آف حج، کراچی	021-35688307 021-99204761
ڈائریکٹوریٹ آف حج، لاہور	042-99205087-8
ڈائریکٹوریٹ آف حج، پشاور	091-9217482-3
ڈائریکٹوریٹ آف حج، ملتان	061-9330058
ڈائریکٹوریٹ آف حج، سکھر	071-5816078 071-5816052
ڈائریکٹوریٹ آف حج، کوئٹہ	081-9213021 081-9213326